

حسب نسب، خصائص، جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جان وئی غزوات و صلہ فضائل اُمت
محبہ، فضائل و دو سلام، دعائیں اور جسمانی علاج کے قواعد پر مشتمل الاحزاب کتاب بنام

سیر خیر الوری

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم

اور تحلیات کے

(بصورت سوال و جواب)

مصنف

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر مسران ابن عمر حفظہ اللہ
استاذ مسجد کربلا کربلا

مترجم

علامہ محمد اذہن بخش آٹو سوی
مدرسہ جامعہ اسلامیہ لاہور

تقریریں

مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ
مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ

نظامیہ کتاب گھر

سیر خیر الوری

صلی علیہ وآلہ وسلم

انوار و تجلیات

بصورت سوال و جواب

مصنف

فضیلۃ الشیخ و اکرم سران ح بن عمر حفظہ تعالیٰ

استاذ مسجد حرام مکہ مکرمہ

مترجم

علامہ محمد اللہ بخش آٹو نوی

مدرس جامعہ اسلامیہ لاہور

نظامیہ کتاب گھر

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مختصر السيرة الذاتية لخير البرية ﷺ

نام کتاب

فضیلتہ الشیخ ڈاکٹر سراج بن عمر

مصنف

استاذ مسجد حرام مکہ مکرمہ

سیرت خیر الورای کے انوار و تجلیات

ترجمہ کا نام

(بصورت سوال و جواب)

علامہ محمد اللہ بخش تونسوی

مترجم

مدرس جامعہ اسلامیہ لاہور

حافظ محمد شرافت حسین

پروف ریڈنگ

مستعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محمد عمران عنصر قادری

حروف سازی

ملک محمد دلدار احمد اعوان صدر ملٹری اکاؤنٹس سوسائٹی لاہور

اہتمام

نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر 40

ناشر

اردو بازار لاہور

2015

اشاعت اول

ملنے کے پتے

ہردینی کتب خانہ میں دستیاب ہے۔۔۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الاهداء

میں اپنی اس عظیم کاوش کو عظیم صحابی رسول، فتانی الرسول
پابند سنت نبویہ ﷺ، مجتہد ربانی، محافظ قرآن و سنت

”سیدی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“

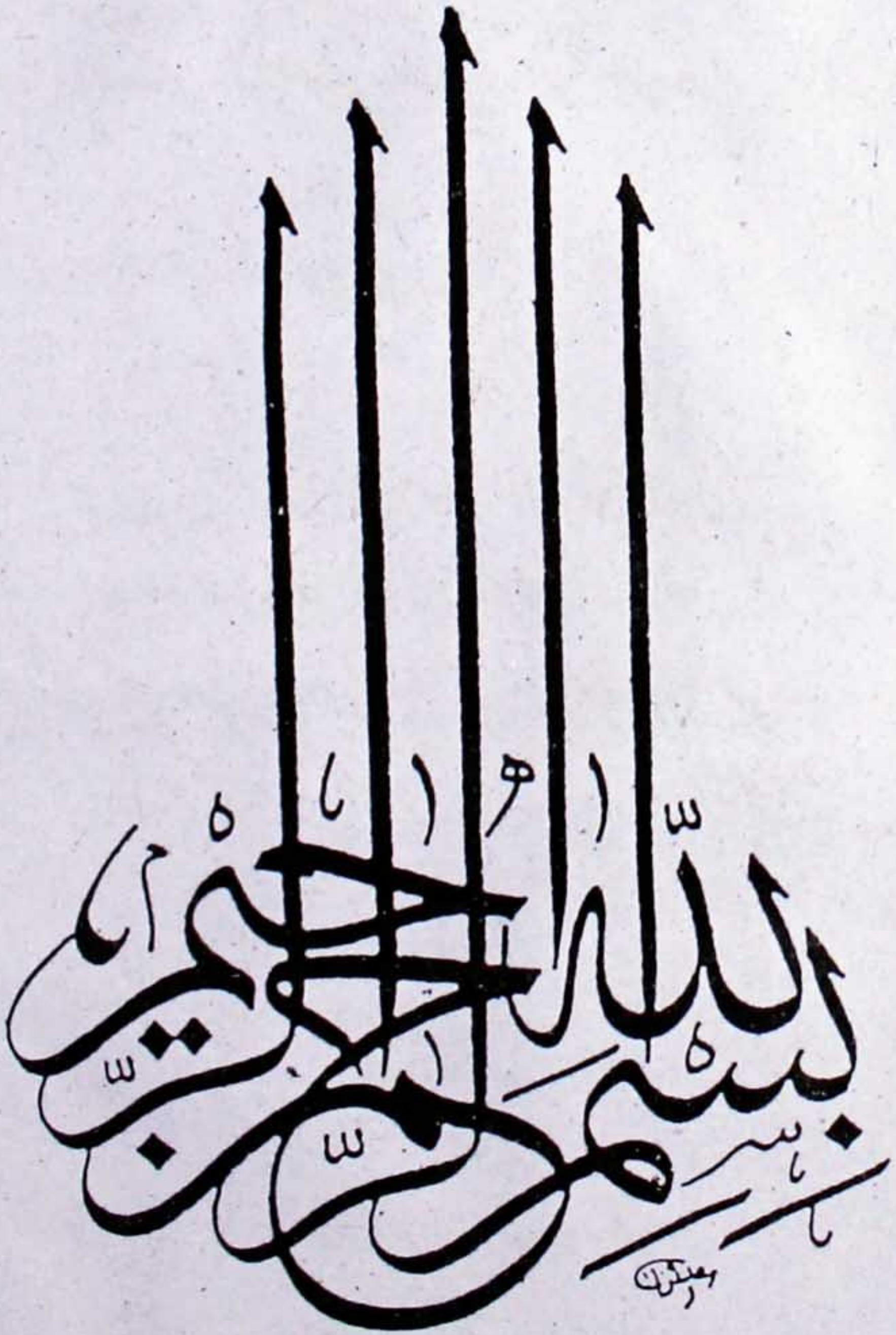
کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

اسلام اور اہل اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد اللہ بخش تونسوی غفرلہ

0333.4504953



الانتساب

میں اپنی اس عظیم کاوش کو اپنے والدین ، جمیع اساتذہ کرام اور بالخصوص استاذی المکرم واستاذ العلماء جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر فضل حنان سعیدی زید مجدہ کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

جن کے فیضان نظر اور حسن تربیت نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں یہ مساعی جھیلا نہ پیش کر سکا۔

اسلام اور اہل اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد اللہ بخش تونسوی عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ اسلامیہ لاہور

۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بروز منگل

بمطابق ۱۳ جنوری ۲۰۱۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	الابداء	3
	الانساب	5
	تقریظ جمیل، حضرت محقق العصر مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ	15
	تقریظ جمیل	18
	تقریظ جمیل	20
	تقریظ جمیل	22
	مقدمہ از مترجم	24
	مقدمہ از مصنف	31
	سابقہ آسانی کتب اور قرآن مجید میں تذکرہ حبیب خدا ﷺ	34
	نسب نبوی ﷺ	37
	ولادت کے وقت ظہور عجائبات	38
	رسالت مآب ﷺ کے والد گرامی کا انتقال بمع چند احوال خیر	39
	آپ ﷺ کو دودھ پلانے والی خواتین کا تذکرہ	41

- 42 سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک
- 44 حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک
- 45 قبل از بعثت تجارت اور دیگر افعال مبارکہ و عبادت کا ذکر خیر
- 47 رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بہن بھائی
- 48 رسول اللہ ﷺ کی اولاد مبارکہ
- 50 تذکرہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا
- 52 تذکرہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا
- 54 تذکرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا
- 56 تذکرہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
- 59 تذکرہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- 64 تذکرہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
- 67 تذکرہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
- 76 تذکرہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن
- 77 تذکرہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
- 78 تذکرہ سیدہ سوہہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
- 79 تذکرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
- 81 تذکرہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا
- 82 تذکرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
- 83 تذکرہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

- 84 تذکرہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
- 85 تذکرہ سیدہ زینب بنت حزیمہ رضی اللہ عنہا
- 87 تذکرہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا
- 87 تذکرہ سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا
- 88 تذکرہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
- 89 اعمام رسول ﷺ کا بیان
- 90 تذکرہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
- 92 تذکرہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ
- 93 تذکرہ عمات رسول ﷺ
- 94 تذکرہ سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا
- 95 جمال مصطفوی ﷺ
- 98 کاتبین وحی
- 99 آپ ﷺ کے اسماء گرامی
- 101 مؤذنین رسول ﷺ
- 102 خطیب رسول ﷺ
- 102 شاعر دربار نبوی ﷺ
- 103 خدام رسول ﷺ
- 104 محافظین رسول ﷺ
- 105 غلامان رسول ﷺ

- 107 غزوات رسول ﷺ
- 109 سرایا
- 112 رسول اللہ ﷺ کا سفر آخرت
- 119 خصائص مصطفیٰ ﷺ
- 121 دنیاوی خصائص
- 135 اخروی خصائص
- 141 حوض کوثر کا تذکرہ
- 143 فضائل درود و سلام
- 157 درود و سلام کے لیے منقول کلمات طیبہ
- 163 رسول اللہ ﷺ کی مقبول و مستجاب دعائیں
- 169 آپ ﷺ کے آثار مبارکہ سے صحابہ کرام کا برکت حاصل کرنا
- 171 دست مبارک سے برکت
- 172 قدیم شریفین سے برکت
- 173 ساق مبارک سے برکت
- 173 زلف مبارک سے برکت
- 174 بچے ہوئے پانی مبارک سے برکت
- 175 برتن مبارک سے برکت
- 175 لباس مبارک سے برکت
- 176 ریشم مبارک سے برکت

- 177 لعاب مبارک سے برکت
- 178 خون مبارک سے برکت
- 179 نعلین مبارک سے برکت
- 180 بیٹھنے والی جگہ سے برکت
- 181 عصا مبارک سے برکت
- 182 جسم انور سے برکت
- 185 فضائل اُمت محمدیہ
- 187 کھانا کھانے کی دعا
- 190 مجلس برخاست ہونے پر دعا
- 191 بیماری میں مبتلا شخص کو دیکھ کر دعا پڑھنا
- 200 سید الاستغفار
- 201 محبت و اطاعت نبوی ﷺ
- 205 بیماریوں کے علاج کا بیان
- 208 شکوک و شبہات کی بیماری
- 209 جسمانی علاج کے قواعد
- 211 طبعی دواؤں سے علاج کا بیان
- 211 بخار کا علاج
- 212 پچیس کا علاج
- 215 طاعون کا علاج

- 215 استثناء کا علاج
- 217 زخم کا علاج
- 217 سچنے لگوانے کا ذکر
- 218 مرگی کا علاج
- 222 عرق النساء کا علاج
- 223 خارش کا علاج
- 224 نمونیہ کا علاج
- 225 سردرد اور پاؤں کی پھشن کا علاج
- 226 تالو کی بیماری کا علاج
- 227 دل کی بیماری (HEART ATTACK) کا علاج
- 229 مریض کو پرہیز کا حکم
- 230 آنکھوں کی تکلیف کا علاج
- 231 کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو؟
- 232 حرام چیزوں سے علاج منع ہے
- 233 جوئیں ختم کرنے کا علاج
- 233 نظر بد کا علاج
- 234 دم اور جھاڑ پھونک کا ذکر
- 236 پچھو کے ڈنک کا علاج
- 239 بینائی کی کمزوری کا علاج

- 240 جسم میں درد کا علاج
- 241 مصیبتوں کا علاج
- 242 پریشانیوں کا حل
- 242 غم و حزن کا علاج
- 244 قرض کی ادائیگی کا آسان وظیفہ
- 245 گھبراہٹ اور بے چینی کا علاج
- 246 آگ بجھانے کا وظیفہ
- 249 مصادر و مراجع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

تقریظ جمیل

مترجم تفسیر کبیر محقق العصر

مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حیات مبارکہ کا ایک ایک گوشہ اتنا روشن و تابناک ہے کہ جس کی نظیر کائناتی تاریخ میں مفقود ہے سبب یہ ہے کہ محبوب رب العالمین ﷺ کا ایک ایک لمحہ منشاء خداوندی کے تابع ہے یہی وجہ ہے کہ تعمیر سیرت و کردار کے لیے بھی معیار سیرت طیبہ ہی کو بنایا گیا ہے، ولادت، بچپن، لڑکپن، عالم شباب، زندگی بھر کے معاملات و معمولات اور پھر سفر آخرت تک کو بنظر عمیق دیکھا جائے تو ہر گوشہ منور اور روشن تر نظر آتا ہے اہل بیت، صحابہ نے صحبت کا فیض پایا اور سیرت کے جلوؤں سے مستنیر ہو گئے ساڑھے چودہ صدیاں ہونے کو آئیں یہ سلسلہ ہنوز جاری رہے اور صبح قیامت تک جاری رہے گا سیرت طیبہ کے ایک طالب کی حیثیت سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انسانی زندگی ترقی و تیزی اور جدت کی جس قدر بھی منازل طے کر لے دارین میں فلاح و کامرانی کے لیے حیات مبارکہ سے ہی راہنمائی لینے کی پابند و محتاج رہے گی۔

سیرت طیبہ پر ابتدائے اسلام سے ہی لکھا جا رہا ہے ہر لکھنے والے نے

اپنے اپنے ذوق، صلاحیت اور نصیب کے مطابق لکھ کر اس بارگاہ عالی جناب سے فیض پایا، مکہ مکرمہ سے ہمارے معاصر عرب عالم فضیلۃ الشیخ سراج بن عمر بن محمد سعید خوندنہ نے بھی سوالاً جواباً نہایت مختصر مگر جامع و مدلل کتاب ”مختصر السیرة الذاتیة لخیر البریة ﷺ“ (بطریقہ، سوال و جواب) مرتب کی ہے جو دلچسپ اور موثر طریق پر مرتب کی گئی ہے دوران مطالعہ قاری کی دلچسپی اور تجسس میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہن کامل طور پر موضوع کی طرف متوجہ ہوتا ہے، نتیجتاً سیرت طیبہ کے وہ مبارک گوشے ذہن نشین ہوتے چلے جاتے ہیں سو یہ نہایت مفید اور اہم کتاب ہے۔

ہمارے ہاں جامعہ اسلامیہ لاہور میں صاحب مطالعہ استاذ مولانا محمد اللہ بخش تونسوی حفظہ اللہ تعالیٰ کو رب کریم نے گذشتہ برس اپنے گھر اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ کی حاضری کا شرف بخشا تو انہیں وہاں سے یہ مبارک کتاب ہاتھ آئی، مولانا تونسوی کا ذوق مطالعہ لائق تحسین ہے وہ ایک باصلاحیت اور عمدہ ذوق کے حامل عالم ہیں انہوں نے اس کتاب کا نہایت محنت اور شوق سے اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ قومی زبان اردو میں یہ ترجمہ اہمیت کا حامل ہے اس کی اشاعت سے اسلامیان پاکستان کو سیرت طیبہ کی مزید برکات نصیب ہونگی نوجوان طبقہ میں تفہیم سیرت کا شعور بیدار ہوگا۔

فاضل مترجم کا قلم رواں اور جذبہ جواں ہے۔

قبل ازیں ان کے قلم سے کئی تراجم و تصانیف مکمل ہو چکی ہیں جس میں ”مقدمہ مشکوٰۃ“ الشیخ الاستاذ علامہ عبدالعزیز پر ہاروی قدس سرہ کی ”کوشر النبی فی اصول الحدیث النبوی ﷺ“ اور امام نجم الدین مصری کی ”کتاب

الاربعین“ کے تراجم و شروحات جبکہ حضور اقدس ﷺ کی اپنے رب سے محبت، کے عنوان سے مستقل تصنیف شامل ہے ان میں سے بعض علمی جواہر پارے منظر اشاعت ہیں۔

اہل سنت کے علم دوست اشاعتی اداروں کو ایسے کاموں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ عزیز گرامی مولانا محمد اللہ بخش تونسوی مستقبل میں بھی مضبوط علمی موضوعات پر کام کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں ان کا خیال بڑا صائب ہے کہ الشیخ امام ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ کی کتاب ”الاستیعاب فی معرفة الاصحاب“ کو اردو زبان میں منتقل کر دیا جائے ایسے کام سے جہاں ”اصحابی کالنجوم“ کا مصداق ہستیوں کا مبارک تذکرہ ہمارے سماج میں فروغ پائے گا وہاں معاشرے سے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ختم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

میں ان کے حق میں دعا گو ہوں کہ رب کریم ان کی صلاحیتوں کو مزید جولانی عطا کرے اور وہ تاحیات خدمت دین متین میں شوق و شعور کے ساتھ محو مگن رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو آپ ﷺ کی سیرت اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

اسلام کا ادنیٰ خادم

(مفتی) محمد خان قادری

بانی و سربراہ: جامعہ اسلامیہ لاہور

۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

۱۱ جنوری ۲۰۱۵ء

تقریظ جمیل

علامہ مولانا حافظ محمد ریاض قصوری زیدہ مجددہ

ناظم تعلیمات: جامعہ اسلامیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی اشرف الانبیاء
والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

علامہ سراج بن عمر بن محمد کی سیرت النبی ﷺ پر تصنیف ”مختصر
السیرة الذاتیه لخبیر البریة“ کا اردو ترجمہ فاضل جلیل علامہ مولانا مفتی محمد اللہ
بخش تونسوی نے کیا ہے علامہ صاحب درس و تدریس، افتاء، افہام و تفہیم، وعظ
و تلقین، خطابت و ارشاد اور دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی بڑی
محنت اور لگن سے سرانجام دیتے ہیں جس کا ثبوت یہ ترجمہ ہے۔

بندہ ناچیز نے اس ترجمہ کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا ہے تو نہایت
ہی عمدہ الفاظ سے مزین پایا ہے اور سبحان اللہ ایسی کتاب کا انتخاب فرمایا ہے
جو شان رسالت حبیب خدا ﷺ کا سدا بہار مہکتا ہوا پھول اور گلستان ہے اہل
عشق و محبت، عوام و خواص کے لیے علمی و ایمانی روحانی سرمایہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اس ترجے کو قبول
فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

حافظ محمد ریاض قصوری

ناظم تعلیمات

جامعہ اسلامیہ لاہور

۷ جنوری ۲۰۱۵ء

تقریظ جمیل

علامہ محمد یونس مدنی قادری رضوی اعوان زید مجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء

والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين۔ اما بعد

نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ اسلام کے ماتھے کا جھومر ہیں اللہ تعالیٰ جل

جلالہ کی بُرہان ہیں اور اسلام کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ہیں۔

اس کائنات آب و گل میں بڑے بڑے محبت گزرے ہیں اور انہوں

نے اپنے محبوبوں کا بڑے اچھوتے انداز میں تذکرہ کیا، لیکن تاریخ انسانی گواہ

ہے کہ کسی بھی محبت نے اپنے محبوب کی زندگی کے ایک ایک گوشے کو اس طرح

صفحہ قرطاس پر قلمبند نہیں کیا جس طرح حبیب کردگار، احمد مختار، کل نبیوں کے

سردار کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا۔

کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں نقص

اور عیب ہے ہی نہیں بلکہ ہر خوبی جو خوبی کہلاتی ہے اللہ عزوجل نے اپنے حبیب

مکرم ﷺ میں جمع فرمادی ہے۔

بقول شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارد تو تنہا داری

اگر حالت حاضرہ پر ایک طائرانہ نظر دوڑائی جائے تو یہ منظر روئے زمین اور چشم فلک دیکھتی ہے کہ جزوی طور پر یہ منظر ہمیں نظر آتا ہے کہ آج مناظرے کی محافل طلوع فجر تک جاری رہتی ہے لیکن شب تار زیست محروم سحر ہے، مسند تدریس پر ترش رو معلم فروکش ہیں لیکن ضرورت نہاں خانہ دل میں اتر جانے والے مرد خلیق بھی ہے لغت حجازی کے قارون بہت زیادہ ہیں لیکن گدائے کوئے حجاز بہت کم ہیں۔

علامہ تونسوی صاحب کو مبدا فیاض نے بے شمار خوبیوں کے ساتھ مزین فرمایا ہے، علامہ تونسوی صاحب کا ترجمہ چیدہ چیدہ مقامات سے ملنے دیکھا ترجمے کی زبان عام فہم اور سادہ ہے جو ان کی عرق ریزی اور دماغی کام کا مظہر ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول اور منظور

فرمائے۔

آمین

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

محمد یونس مدنی قادری رضوی اعوان

تقریظ جمیل

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ حاجی محمد نقشبندی حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے آقا ﷺ کی سیرت پر مختلف انداز و طرق کی بے شمار کتب لکھی گئیں ہیں لیکن زیر نظر کتاب میں مؤلف زید مجدہ کا انداز بیان مختلف ہے اللہ تعالیٰ مؤلف، شیخ سراج بن عمر بن محمد سعید مدرس مسجد حرام، کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ خالق کائنات مختلف اوقات میں مختلف علاقوں اور اقوام کے لیے نفس امارہ کی رنگینیوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کی نجات کے لیے نبی، رسول مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن ایک ایسا مبارک زمانہ آیا یہ جھل خداوندی کسی وسیب یا قوم کے لیے مخصوص نہ رہا بلکہ اللہ پاک نے احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر صرف انسانوں و جنوں کا ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کا رسول بنا کر بھیجا آپ نے نہ صرف قرآن کے ذریعے تعمیر و ترقی اور ہدایت فرمائی بلکہ مطہر و پاک زندگی کو بطور اسوۂ حسنہ ایک چلتا پھرتا قرآن پاک بنا کر دکھایا، جو انسان براہ راست آپ کی عملی سیرت سے فیض یاب ہوئے وہ اصحاب رسول کی جماعت تھی۔

مترجم عزیزم علامہ مولانا قاری محمد اللہ بخش تونسوی مدظلہ کو اللہ تعالیٰ
 جزائے خیر عطا فرمائے اور علامہ صاحب کے علم و عمل میں مزید ترقی فرمائے
 جنہوں نے بڑی محنت شاقہ سے زیر نظر کتاب کا عربی سے اردو میں ترجمہ فرمایا
 اس سے قبل بھی مولانا کئی کتب کے تراجم اور کئی کتب تصنیف فرما چکے ہیں اور
 مستقبل میں بھی کتب کے تراجم و تصنیف کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے
 پیرومرشد شرف ملت حضرت علامہ شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری نور اللہ مرقدہ
 اور دیگر خدام اہلسنت کی طرح دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے
 آمین --

حافظ حاجی محمد نقشبندی

۱۵ جنوری ۲۰۱۵ء

مقدمہ از مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد

امام الانبیاء، سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ طاہرہ پر کبار علماء دین کام کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے اس معطر سیرت کی خوشبو ہی ایسی ہے کہ جس کی مہک کم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔

اگر ہم سابقہ ادوار میں نظر ڈالیں تو ہمیں مستقلاً یا ضمناً و تبعاً اسی طرح نظماً یا نثرأ کتب سیرت نبویہ ﷺ ضرور نظر آئیں گی مثلاً ”کتاب الشمائل المحمدیہ“ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کی یہ مستقل تصنیف لطیف ہے۔ اسی طرح شیخ ابن ہشام رحمہ اللہ کی تصنیف ”السیرة النبویہ“ حضرت قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کی مشہور و معروف تصنیف ”الشفاء“ علامہ ابو العباس قسطلانی شارح بخاری رحمہ اللہ کی تصنیف ”المواہب اللدنیہ بالمدح المحمدیہ“ علامہ زرقانی رحمہ اللہ کی ”شرح الزرقانی علی المواہب“ علامہ خفاجی رحمہ اللہ اور حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ”شرح شفاء“ الغرض اگر راقم الحروف اسی طرح ان کتب کو شمار کرنا چاہے تو اس کے لیے کئی دفاتر درکار ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کتب کا انحصار محال ہے، محال ہے۔ محال ہے

کیونکہ ہر عاشق رسول ﷺ نے اپنے اپنے انداز و اسلوب میں تحریراً یا تقریراً دربار مصطفیٰ ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور حق تو یہ ہے کہ تا حال بلکہ تا قیامت اس موضوع کا حق ادا ہوگا ہی نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا:

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور

تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

جب صورت حال یہ ہے تو مجھ جیسا غلیظ گناہ گار اس لائق تو نہیں کہ اتنی

بڑی ہستی کی بارگاہ میں کچھ کلماتِ ثناء تحریر کرے۔ ہاں ان کا ایک گناہ گار اُمتی

ہونے کے ناطے یہ ان کی بارگاہ عالیہ میں بطور نذرانہ عقیدت و محبت پیش کرنے

کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ”والاعمال بالنیات“ اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ

اس بلند و بالا بارگاہ میں صرف خلوص و محبت کو ہی دیکھا جاتا ہے وہ کام چاہے مختصر

کیوں نہ ہو اس پر سینکڑوں مثالیں دی جا سکتی ہیں مگر بوجہ طوالت ہم ترک کر

رہے ہیں۔

یاد رہے سال ۲۰۱۴ھ ماہ فروری میں راقم الحروف جب حرمین طیبین کی

زیارت کے لیے گیا تو وہاں ”مکہ مکرمہ“ میں مقیم ایک دوست علامہ فضل معبود

زید مجدہ نے مجھے یہ سیرت طیبہ کی کتاب تحفہ دی میری ان تک رسائی محبوب

العلماء ملک محبوب الرسول حفظہ اللہ کے واسطے سے ہوئی کیونکہ یہ ان کے قریبی

دوست تھے اس عظیم کام میں اس عظیم وساطت پر میں محبوب العلماء حفظہ اللہ کا

شکر یہ ادا کرتا ہوں میں نے وہ کتاب لے کر اس کا مطالعہ شروع کر دیا بھم اللہ

اس جگہ بیٹھے بیٹھے چند ہی دیر میں میں نے اس کتاب پر از اول تا آخر نظر ڈال لی اور عزم مصمم کر لیا کہ اس کا اردو ترجمہ یہاں سے ہی شروع کر دوں۔ واپس وطن لوٹنے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا ادھر کتاب کے آخر میں جب میں نے دیکھا تو وہاں لکھا تھا ”اس کتاب کی طباعت اور دوسری زبان میں اس کا ترجمہ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے“ میں اولاً تو گھبرایا کیونکہ اجازت بحیثیت سند ہوا کرتی ہے لیکن مزید نیچے والی سطر پر جب نظر دوڑائی تو وہاں حضرت مصنف مدظلہ العالی کا موبائل نمبر لکھا ہوا تھا میں نے اپنے موبائل سے وہ نمبر ملا دیا۔

تھوڑی دیر تک عربی میں گفتگو چلتی رہی اسی دوران میں نے انہیں اپنا تعارف کرایا اور ساتھ ملاقات کی خواہش کا بھی اظہار کیا نیز کتاب ہذا کے اردو میں ترجمہ کی اجازت بھی مانگی۔

حضرت مصنف زید مجدہ نے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کا وقت بھی عنایت فرما دیا اور ساتھ ترجمہ کرنے کی اجازت بھی عطا فرمائی ”فجزاہ اللہ خیراً“ میں نے ان سے عرض کی آپ مکہ مکرمہ میں کہاں ہوتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: میں مسجد حرام میں مدرس ہوں صبح آٹھ بجے آپ مسجد حرام میں ”مکبری“ (جہاں مؤذن کعبہ اذان پڑھتا ہے) کے نیچے مجھے ملیں اور اسی جگہ میں پڑھاتا ہوں، ادھر راقم الحروف کا یہ وطن واپس لوٹنے کا دن بھی تھا تھوڑی سی مصروفیات بھی تھیں، بہر حال وقت مقررہ پر میں وہاں پہنچ گیا تقریباً ایک گھنٹہ انتظار کیا مگر حضرت مصنف زیدہ مجدہ اس دن کسی خاص عذر کی وجہ سے شدید لیٹ ہو گئے تقریباً گیارہ بجے کے قریب انہوں نے مجھ سے ٹیلی فون رابطہ کیا اور فرمایا: میں

لیٹ ہو گیا تھا مگر اب میں پہنچ گیا ہوں اب آپ آجائیں لیکن راقم الحروف کے پاس اس وقت بالکل ملاقات کے لیے وقت نہیں تھا لہذا معذرت کر لی لیکن حضرت مصنف زیدہ مجدہ نے ہنتے ہنتے اتنا ضرور فرما دیا کہ جب ترجمہ مکمل ہو کر طبع ہو جائے تو ایک نسخہ مجھے بھی عرب شریف بھیجنا، اللہ اکبر، یہ ان کی تواضع اور انکساری تھی۔ ”فجزاه اللہ خیرا“

یاد رہے میں نے اس ترجمہ کا آغاز اسی روز مسجد حرام شریف میں شروع کر دیا تھا اور وہاں بیٹھ کر چند صفحات کا ترجمہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے ترجمہ شروع کرنے کی تاریخ یہ ہے۔ بروز پیر ۲۴ فروری ۲۰۱۳ء

بعد ازاں جب وطن واپس پہنچ گیا تو پھر تدریس اور دیگر تصنیفی مشاغل کی وجہ سے چند دن یہ ترجمہ رُک گیا روز وقت نکال کر وقفہ وقفہ سے ترجمہ کرتا رہا اور آج یہ ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

میں حضرت محقق العصر علامہ مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو ہر موڑ پر میری رہنمائی کرتے رہے جب بھی کوئی مشکل مقام نظر آتا تو میں ان کی طرف ہی رجوع کرتا رہا اور اس کے ساتھ ساتھ میں ان کے کتب خانہ سے بھی بھرپور استفادہ کرتا رہا، قبلہ مفتی صاحب زید مجدہ نے نہ صرف ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی بلکہ مفید اور بے حد مشوروں سے بھی نوازا اور ساتھ اپنی تقریظ بھی قلمبند فرمائی ہے، نیز میں نے اپنے اس کتاب کا نام قبلہ مفتی صاحب زید مجدہ کی مشاورت سے رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔۔۔ آمین

اور اس کے ساتھ میں شکر گزار ہوں استاذ العلماء فاضل جلیل عالم نبیل
حضرت علامہ مولانا محمد ریاض قسوری حفظہ اللہ ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ لاہور
کا جنہوں نے اپنی بے شمار مصروفیات سے وقت نکال کر راقم الحروف کی تالیف
ہذا پر تقریظ قلمبند فرمائی ”فجزاہ اللہ خیراً“

اور میں شکر گزار ہوں علامہ مولانا حافظ حاجی محمد نقشبندی حفظہ اللہ ناظم
تعلیمات جامعہ نعمانیہ ٹیکسالی گیٹ لاہور کا جنہوں نے اپنی تدریسی اور تبلیغی
سرگرمیوں میں انتہائی مصروفیات کے باوجود راقم الحروف کی التماس پر تقریظ سپرد
قرطاس فرمائی ”فجزاہ اللہ خیراً“

میرے محترم دوست جناب علامہ محمد یونس مدنی قادری رضوی اعوان ،
علامہ محمد فاروق قادری ، مولانا اختر عباس سرگانہ ، محبوب العلماء علامہ ملک محبوب
الرسول قادری ، محمد عمران عنصر قادری حفظہ اللہ ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں
کہ انہوں نے کتاب ہذا کی تیاری میں ہر ممکن مدد فرمائی۔ فجزاہ اللہ خیراً

اس کے علاوہ میں شکر گزار ہوں محترم جناب ملک محمد ولددار احمد اعوان
صاحب صدر آف ملٹری اکاؤنٹس سوسائٹی و صدر جامع مسجد ڈی بلاک سوسائٹی ہذا
کا، اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور عافیت عطا فرمائے، محترم ملک ولددار احمد اعوان
صاحب انتہائی نفیس الطبع صحیح الذہن اور مشفق آدمی ہیں، راقم الحروف کے ساتھ
ملک صاحب دینی و دنیاوی ہر اعتبار سے تعاون کرتے رہتے ہیں، اور مجھے ملک
صاحب ہر اعتبار سے اپنے بھائیوں جیسا سمجھتے ہیں یہ ان کی وسعت قلبی اور
وسعت ظرفی ہے جس پر میں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اور ان

کے بچوں کو دارین کی سعادتیں اور مسرتیں نصیب فرمائے، اور اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں مزید برکت اور وسعت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے والد محترم جناب فضل محمد مرحوم اور والدہ محترمہ رشیدہ بیگم مرحومہ اور ان کے بھائی محترم ملک محمد ظفر اعوان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام فرمائے، یہ کتاب خصوصی طور پر میرے بھائی محترم دلدار صاحب کے والدین مرحومین اور ان کے مرحوم بھائی کے ایصال ثواب کے لیے لکھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ میں اپنے برادر محترم محمد شرافت حسین حفظہ اللہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے تعلیمی مصروفیات سے وقت نکال کر کتاب ہذا کی پروف ریڈنگ میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا بلکہ کئی مقامات پر تصحیح کی توجہ بھی دلائی۔۔۔ "فجزاه اللہ خیرا"

آخر میں میں ان تمام بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے جس طرح سے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا بالخصوص محترم جناب محمد داؤد صاحب مالک مکتبہ نظامیہ، محترم قاری محبوب حسین، محترم حافظ حلیل احمد چولانی، محترم قاری غلام اصغر تونسوی صاحب خطیب جامع مسجد قباء نواب ٹاؤن، محترم جناب مولانا حسن اشرفی صاحب سینئر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول و منظور فرمائے اس کو میری بخشش کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔ والحمد للہ رب العالمین
العبد الاحقر: محمد اللہ بخش تونسوی

مدرس جامعہ اسلامیہ لاہور

0333.4504953

03000656804

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

مقدمہ از مصنف

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے جس

نے اپنے رسول امین ﷺ پر نازل ہونے والی لاریب کتاب میں فرمایا:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ
تُعْزِرُوهُ وَتُقِرُّوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً
وَأَصِيلًا
بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر
اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا تا کہ اے
لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان
لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح

(الفح: ۸، ۹) و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اور درود و سلام نازل ہوں روشن چمکتے چراغ اور کامل شخصیت سیدنا محمد

ﷺ پر جنہیں لوگوں کی کچھ باتیں پہنچیں تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے فرمایا: میں

کون ہوں؟ لوگوں نے کہا، آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، فرمایا: میں محمد بن

عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا مجھے

بہترین مخلوق میں سے کیا اور مخلوق کے دو گروہ بنائے مجھے سب سے اچھے گروہ

میں رکھا اور قبیلے بنائے مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا اور لوگوں کے لیے گھر

بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا میں گھر اور ذات کے اعتبار سے تم سب

سے بہتر ہوں۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

یہ خوشبودار سیرت جسے میں نے جمع کیا ہے یہ افضل الخلق، نفوس بشریہ کے ہادی، نورانی عادات اور بانی اخلاق کے مالک سیدنا محمد ﷺ کی حیات مبارکہ پر مشتمل ہے۔

یہ سیرت طیبہ آپ کی ولادت شریفہ سے وصال مبارک تک ہے اور سوال و جواب کے طریقے پر میں نے اسے مرتب کیا ہے، اس سیرت محمدیہ ﷺ کو میں نے (اپنی ایک طویل کتاب سے) مختصر کیا ہے اور اس کا نام رکھا ہے ”مختصر السیرة الذاتية لخیر البریة ﷺ“ تاکہ یہ آسان ہو اور ہر مسلمان مرد و عورت اس پر باخوبی آگاہ ہو سکے اور اس عظمت والے نبی ﷺ، چمکتے چراغ، صاحب معجزات ربانیہ اور قلوب بشریہ کے ہادی کی سیرت پر مطلع ہو جائیں۔ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے اور میرے معاملہ کو آسان بنائے اور میرے گناہوں کی بخشش فرمائے اور میرے والد کی مغفرت فرمائے اور میری والدہ کی حفاظت فرمائے کیونکہ یہی میرے وجود کا سبب بنے۔

اللہ تعالیٰ میرے شیخ السید علوی مالکی رحمہ اللہ کی بخشش فرمائے۔ میرے بھائی، بیٹے، اہل و احباب اور جنہوں نے اس عظیم کام میں میرے ساتھ تعاون فرمایا اور سب مسلمانوں کی بخشش فرمائے۔ بے شک وہ دعائیں قبول کرنے والا اور لغزشوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی

سیدنا محمد النبی الامی و علی آلہ و صحبہ وسلم تسلیما کثیراً

سیدنا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ رسول اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے تھے آپ تشریف لائے حتیٰ کہ ان کے قریب ہو کر ان کے درمیان جاری گفتگو کو سنا، ایک صحابی نے کہا کیا بات ہے اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، دوسرے نے کہا وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرما کر انہیں کلیم اللہ بنا دیا کتنا اچھا ہے، تیسرے نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کی کیا بات ہے وہ تو کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، ایک اور بولے حضرت آدم علیہ السلام کے کیا کہنے انہیں اللہ تعالیٰ نے صفی اللہ بنا دیا سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ان کی گفتگو کو سن کر اولاً تو انہیں سلام کیا پھر فرمایا: بے شک میں نے تمہاری گفتگو کو سنا ہے اور تمہارا یہ تعجب کرنا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں بالکل ایسے ہے موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بالکل ایسے ہے، عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں بالکل ایسے ہے آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں بالکل ایسے ہے، خبردار سن لو! میں حبیب اللہ ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے، بروز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا لیکن مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، بروز قیامت سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، سب سے پہلے میں جنت کے دروازہ کو کھٹکھاؤں گا اللہ تعالیٰ میرے لیے جنت کے دروازے کھول دے گا مجھے اس کے اندر داخل فرمائے گا

اور میرے ساتھ مومنین فقراء ہونگے مجھے اس پر فخر نہیں اور میں اولین و آخرین میں سے سب سے معزز ہوں مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ (ترمذی)

سابقہ آسمانی کتب اور قرآن مجید میں

مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر خیر

قرآن مجید میں ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي
التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي
كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ
وَعَزَّوْهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ
الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ

(الاعراف: ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے
پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی
جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس
تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا
حکم دے گا اور بُرائی سے منع فرمائے گا
اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال
فرمائے اور گندی چیزیں ان پر حرام
کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور
گلے کے پھندے جو ان پر تھے
اُتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں
اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں
اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے
ساتھ اُترا وہی بامراد ہوں۔

تورات کے دوسرے سفر میں یہ نص موجود ہے میں ان کے لیے ان کے بھائیوں سے تیری مثل ایک نبی بھیجوں گا اور ان کے قلب میں اپنا کلام ڈالوں گا پھر وہ ان سے ہر وہ بات کریں گے جس کا میں انہیں حکم دوں گا، بنی اسرائیل کے بھائی عرب ہیں کیونکہ ان کے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں انجیل میں صریح اور قطعی نص اس بارے میں موجود ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنے بعد ایسے نبی کی بشارت دی جس کا نام احمد ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِي
 إِسْرَائِيلَ يُدْعَىٰ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ
 مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ
 وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي
 اسْمُهُ أَحْمَدٌ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
 قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ

(القاف: ۶)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا
 اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف
 اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب
 تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ان
 رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے
 بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد
 ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن
 نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ
 کھلا جادو ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ
 میں سات یا آٹھ سال کی عمر کا تھا جو دیکھتا یا سنتا اسے سمجھتا تھا، ایک دن ایک
 یہودی نے صبح کے وقت آواز لگائی اے یہود کے گروہ! میرے پاس آکر جمع ہو

جاؤ انہوں نے کہا کہ تیرا خانہ خراب ہو کہا کہتا ہے، اس نے کہا وہ احمد جو اس رات میں پیدا ہونگے ان کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے۔

(رواہ ابیہمقی وابونعیم)

طبقات ابن سعد میں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو قریظہ کے یہود اپنی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے ذکر خیر کا درس دیتے تھے اور آپ کی صفات عالیہ، آپ کا اسم گرامی اور آپ کا ہماری طرف ہجرت کرنا یہ سب وہ اپنے بچوں کو سکھاتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے انہوں نے حسد اور بغاوت شروع کر دی اور کہنے لگے یہ وہ نہیں ہیں۔

(محمد رسول اللہ ص: ۱۲۳ تا ۱۲۶ - شیخ عرجون)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم

اما بعد !

س:

حضرت سیدنا محمد ﷺ کا نسب مبارک بتائیں؟

ج:

آپ ﷺ کا نسب مبارک یوں ہے:

سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن قصی بن کلاب بن مرہ

بن کعب بن لوی غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ

بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

س:

سیدنا محمد ﷺ کب پیدا ہوئے؟

ج:-

حضرت سیدنا محمد ﷺ پیر کے دن بارہ (۱۲) ربیع الاول شریف عام

الفیل، بیس (۲۰) اپریل ۵۷ھ کو پیدا ہوئے۔

س:-

سیدنا محمد ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟

ج:

سیدنا محمد ﷺ مکہ مکرمہ (شرفھا اللہ تعالیٰ) شعب علی میں مسجد حرام کے قریب صفا پہاڑی کے پاس ایک گھر میں پیدا ہوئے اب وہاں مکہ مکرمہ کی لائبریری بنا دی گئی ہے۔

س:

سیدنا محمد ﷺ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی کیا ہے؟

ج:

ان کا اسم گرامی یہ ہے:

سیدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ، آپ کے جد امجد کلاب میں آپ کی والدہ اور آپ کے والد گرامی کا نسب مبارک یکجا ہو جاتا ہے۔

س:

نبی ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت کون سے عجائبات ظاہر ہوئے؟

ج:

چند یہ ہیں:

۱۔ ایوان کسریٰ کا تھر تھرا نا اور پھٹ لجانا۔

۲۔ ولادت باسعادت کے وقت نور کا ظہور جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے

۳۔ ایوان کسریٰ کے چودہ کنگروں کا گرنا۔

۴۔ بحیرہ ساوہ کے پانی کا نیچے چلے جانا۔

۵۔ سید الانبیاء ﷺ کا گھٹنے مبارک ٹیک کر اور سر مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا کر زمین کی طرف تشریف لانا۔

۶۔ واقعہ اصحاب فیل۔

۷۔ فارس میں ایک ہزار سال سے جلتی آگ کا بجھ جانا۔

س:

سیدنا محمد ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات

کب ہوئی؟

ج:

سیدنا محمد ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قافلہ قریش

کے ساتھ ملک شام کی طرف تجارت کے لیے تشریف لے گئے واپسی پر اپنے

والد گرامی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حکم پر گھر والوں کے لیے کھجوریں

خریدنے کے لیے یثرب (سابقہ نام) المدینۃ المنورہ (حالیہ نام) چلے گئے وہاں

جا کر بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں وفات پا گئے اور مدینہ منورہ میں مدفون

ہوئے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تجارت کی طرف جانے سے پہلے آپ کی

زوجہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کے ساتھ حاملہ تھیں۔

س:

سیدنا محمد ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذبح کیوں

کہا جاتا ہے؟

ج:

حضرت سیدنا محمد ﷺ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو خواب میں زمزم کا کنواں کھودنے کا حکم دیا گیا اور کنویں کی جگہ بھی بتا دی گئی آپ نے کنواں کھودنا شروع فرمایا، آپ کو اس جگہ دفن شدہ تلواریں، زیورات اور موتیوں سے مزین سونے کی ہرنیاں کا مجسمہ ملا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزیں کعبہ پر لٹکا دیں اس عمل پر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ صرف آپ کا بیٹا حارث شریک تھا قریش آپ سے جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی شریک کرو آپ نے فرمایا: تمہیں شریک نہیں کروں گا، اس عمل میں صرف مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) خاص کیا گیا ہے لہذا تم میرے اور اپنے درمیان جسے چاہو کسی تیسرے شخص کو لے آؤ تا کہ میں اس سے تمہارا یہ فیصلہ کراؤں۔

پھر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اس وقت یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے دس بیٹے، بیٹیاں (یا صرف بیٹے) عطا فرمادے اور وہ حد بلوغت کو پہنچ جائیں میں ان میں سے ایک کو کعبہ کے پاس ذبح کروں گا پھر جب آپ کے دس بیٹے مکمل ہو گئے اور آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ اگر انہیں بتاؤں گا تو مجھے منع

کریں گے آپ نے اپنی نذر کے بارے میں بتلایا، ان سب نے آپ کی اطاعت کی ہر ایک نے اپنا نام پیالے پر لکھوایا اور وہ پیالہ کاسہ گر (فال نکالنے والا) کو دیدیا پھر وہ قرعہ حضرت عبد اللہ والد گرامی سیدنا محمد ﷺ کے نام نکلا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ان کو ذبح کرنے کے لیے چھری ہاتھ میں لی، ادھر سب قریش اکٹھے ہو گئے انہوں نے آپ کو منع کر دیا تو آپ نے فرمایا: پھر میں اپنی نذر کا کیا کروں؟ تو انہوں نے کہا، ان کی جگہ دس اونٹ ذبح کر دو پھر ان دس اونٹوں کو ملا کر قرعہ ڈالا پھر بھی وہ حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے نام پر نکلا، حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شدید غمگین ہوئے پھر مسلسل دس دس اونٹوں کا اضافہ کرتے رہے اور ہر بار قرعہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلتا رہا حتیٰ کہ جب وہ سو اونٹ ہو گئے تو پھر وہ سو اونٹ ان کی طرف سے ذبح کیے گئے۔

س:-

امام الانبیاء علیہم السلام کو دودھ پلانے کا جن عورتوں کو شرف ملا وہ کتنی ہیں؟

ج:-

وہ چار ہیں:

۱- آپ کی نسبی اور اصلی والدہ محترمہ حضرت سیدہ طاہرہ عقیقہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا۔

۲- آپ کی رضاعی والدہ ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ، انہوں نے چند دن آپ

کو دودھ پلایا۔

۳۔ آپ کی نگہبانی اور پرورش کرنے والی نیک ماں حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا
نیز آپ ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا۔

س:-

حبیب خدا سیدنا محمد ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کب فوت

ہوئیں؟

ج:-

جب رسول خدا ﷺ کی عمر مبارک چھ برس کی تھی اس وقت آپ کی
والدہ محترمہ کی وفات ہوئی، آپ اپنے پیارے شوہر حضرت عبد اللہ بن عبد
المطلب رضی اللہ عنہ کی قبر انور کی زیارت کرنے کے لیے مدینہ منورہ گئیں ان
کے ساتھ ان کی کنیر اُم ایمن رضی اللہ عنہا بھی تھیں اس خوش بخت خاتون کا نام
”برکت“ تھا اور حبشہ سے اس کا تعلق تھا۔

یہ مختصر سا قافلہ حضور ﷺ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب

کے ننھال بنوعدی بن نجار کے ہاں جا اُترا۔

یثرب کے یہودیوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو وہ آپ کے بارے

میں گفتگو کرنے لگے آپ کی حاضنہ (پرورش کرنے والی ماں) حضرت اُم ایمن

نے ان سے وہ باتیں سنیں ان کے دل میں یہود کی طرف سے طرح طرح کے

اندیشے پیدا ہونے لگے۔

حضرت أم ایمن رضی اللہ عنہا نے اپنی سیدہ (حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا) کو آگاہ کیا، اس کے بعد انہوں نے مکہ مکرمہ واپس جانے کی تیاری شروع کر دی حضرت أم ایمن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے ابھی راستہ میں تھے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت ناساز ہو گئی اور مزید خراب ہوتی گئی پھر آپ نے اپنے فرزند ارجمند کو دیکھا اور درد بھری آواز میں کہا:

بارك الله فيك من غلام بابتن الذي من حومة الحمام

نجا بعون الملك العلام فودی غداة الضرب السهام

بمائة من ابل سوام

(اے پاکیزہ لڑکے اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت رکھے اے اس ہستی (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے جنہوں نے مرگ کے گھیرے سے علم والے بادشاہ (اللہ کریم) کی مدد سے نجات پائی جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کیے گئے)

پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے جسم انور میں تھوڑی سی قوت کو اکٹھا کرتے ہوئے مزید کہا:

وكل جديد بال

كل حي يموت

وانا ميتة وذكرى باق

وكل كبير يفنى

وولدت طهراً

فقد تركت خيراً

(ہر زندہ موت کا مزہ چکھے گا ہر نئی چیز پرانی ہو جائے گی اور ہر بڑی چیز فنا ہو جائے گی، میں تو دنیا سے جا رہی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ باقی رہے

گا کیونکہ میں خیر عظیم (رسول کریم ﷺ) کو چھوڑ چلی ہوں اور کیسا ستھرا پاکیزہ
مجھ سے پیدا ہوا)

پھر آپ نے اپنی روح پر انور کو خالق حقیقی کے سپرد کیا اور مقام ابواء
میں مدفون ہوئیں۔

نوٹ

ابواء، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے اور آپ کی
حاضنہ ماں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو مکہ لے کر واپس آگئیں اور آپ
کو آپ کے جد محترم سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیا پھر آپ ﷺ
ہمیشہ اپنے دادا جان کے پاس رہے۔

س:-

سیدنا محمد ﷺ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کب فوت
ہوئے ہیں؟

ج:-

جب مصطفیٰ کریم ﷺ کی عمر مبارک آٹھ سال کی تھی تب آپ کے
جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔

قبل از وصال انہیں شدید مرض لاحق ہوا اور جب وقت اجل کو انہوں
نے قریب آتے ہوئے محسوس کیا تو اپنے بیٹے جناب ابوطالب کو امام الانبیاء
ﷺ کی (نگہبانی کی) وصیت فرمائی۔

کہا جاتا ہے کہ ان اشعار سے انہوں نے وصیت فرمائی:

اوصیک یا عبد مناف من بعدی بمفرد بعد ایبہ فرد

و کنت کالامہ فی الوجد تدنیہ من احسانہا والکبد

فانت من ارجی بنی عندی لرفع فیم ولشد عضد

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا آپ کو اپنے دادا حضرت

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات یاد ہے؟

فرمایا: ہاں! اس وقت میری عمر آٹھ (۸) سال تھی۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عبدالمطلب رضی

اللہ عنہ کی وفات کے دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالمطلب

رضی اللہ عنہ کی چار پائی کے پیچھے بیٹھے رو رہے تھے۔

س:-

قبل از بعثت سیدنا محمد ﷺ کیا کام کرتے تھے؟

ج:-

قبل از بعثت رسول اللہ ﷺ اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ قبیلہ بنو

سعد اور اہل مکہ کی چند قراریط کے عوض بکریاں چراتے تھے۔

نوٹ:-

(مترجم عفا اللہ عنہ کو مصنف کی اس بات سے قطعاً اتفاق نہیں ہے کہ حضور

ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائی ہیں۔ واللہ اعلم)

نیز آپ ﷺ نے تجارت کا کام بھی سرانجام دیا بالخصوص حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمانے سے پہلے ان کے مال کی تجارت فرمائی۔

س:-

بعثت سے پہلے آپ ﷺ کہاں عبادت فرماتے تھے؟

ج:-

سیدنا مصطفیٰ کریم ﷺ غار حراء میں خلوت نشین ہوتے تھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت فرماتے تھے اور مساکین آپ کے پاس آتے انہیں کھانا کھلاتے تھے، یہاں تک کہ جب عبادت سے فارغ ہوتے تو واپس آ کر بیت اللہ شریف کا طواف فرماتے پھر اپنے گھر مبارک تشریف لے جاتے اور ضرورت کے مطابق زادراہ لیتے اور واپس اپنی اعتکاف گاہ تشریف لے آتے۔

جمہور کا قول

جمہور کا قول یہ ہے کہ فکر (سوچ و بچار) کے ذریعے عبادت فرماتے تھے اور بعثت سے پہلے آپ ﷺ کا تنہائیوں میں عبادت فرمانا یہ قدرت الہی میں تفکر، مظاہر طبیعیہ میں تامل اور نظام وجود میں ابداع الہی کے دلائل کی بنیاد ہے اور سنن متناسقہ (منظم) مقدرہ (ہر مخلوق کو اس کے اندازہ کے مطابق کرنا) جو تدبیر کی حکمت پر دلالت کرتی ہیں پر آپ کا گامزن ہونا یہ ملت ابراہیمیہ حنیفیہ کی علامتوں کی بنیاد ہے۔

س:-

جب آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا: اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی

تھی؟

ج:-

اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

(یاد رہے حضور ﷺ نے اعلان تو چالیس سال کی عمر مبارک میں

فرمایا مگر نبی پہلے بھی تھے۔ تفکر فی هذا المقام فانه من منوال الاقدام)

س:-

سیدنا محمد ﷺ کے رضاعی بہن بھائی کون تھے؟

ج:-

آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد ان دونوں کو ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ نے اپنے بیٹے مسروح کے ساتھ دودھ پلایا ہے اسی طرح حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہیں انہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ اور اپنی اولاد (عبداللہ۔ امیر۔ حضرت سیدہ حذافہ یہ شیماء کے لقب سے مشہور ہیں) کے ساتھ دودھ پلایا ہے۔

س:-

سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پاک کے نام کیا ہیں؟

ج:-

رسول اللہ ﷺ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں، آپ کے تین بیٹے

حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے شکم انور سے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱- حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، انہیں کے نام سے آپ کی کنیت ابو القاسم تھی۔

۲- حضرت طاہر رضی اللہ عنہ۔

۳- حضرت طیب رضی اللہ عنہ۔

بعض نے کہا، طیب، طاہر ایک ہی بیٹے کا نام ہے۔ واللہ اعلم

۴- حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ہیں جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے شکم انور

سے متولد ہوئے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ماہ ذوالحجہ میں ۸ ہجری کو پیدا ہوئے ان کی

ولادت کے وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ولد لی اللیلة غلام فسمیته باسم

میرے ہاں بیٹا ہوا ہے میں نے اس کا

نام ابراہیم

نام اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ

السلام والا نام "ابراہیم" رکھا ہے۔

اور یہ دس ربیع الاول ۱۰ ہجری کو انتقال فرما گئے اور جنت البقیع میں

مدفون ہوئے، وصال کے وقت ان کی عمر ۱۸ ماہ تھی جب ان کی وفات ہوئی تو نبی

عليه الصلوة والسلام نے فرمایا:

ان ابراهيم ابني وانه مات في
الثدى وان له لظنرين يكملان
رضاعه في الجنة
ابراهيم میرا بیٹا ہے ان کا وصال دودھ
پیتے ہوئے ہو گیا ہے اب (اللہ تعالیٰ
نے) اس کے لئے دو دایہ مقرر فرما
دی ہیں جو جنت میں ان کی مدت
رضاعت کی تکمیل کرینگے۔
(مسلم)

نیز فرمایا:

وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون
اے ابراهيم! تیرے فراق (جدائیگی)
میں ہم غمگین ہیں۔
(بخاری و مسلم)

آپ کی چار بیٹیاں ہیں اور چاروں حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
کے شکم انور سے متولد ہوئیں، اور وہ یہ ہیں:

۱۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔

۲۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

۳۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا۔

۴۔ سیدہ فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا۔

س۔

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی مبارک بیٹیوں کا مختصر تذکرہ کریں؟

ج:-

تذکرہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو بعثت نبوی ﷺ سے پہلے عتبہ بن ابولہب نے پیغام نکاح بھیجا (بعض روایات میں ہے کہ شادی بھی کر لی تھی) لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی طرف وحی فرمائی تو یہ تعلق، ناٹھ، رشتہ ختم ہو گیا کیونکہ ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل نے (جسے قرآن مجید نے ”حمالة الحطب“ کہا ہے) رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرنے سے تکبر و غرور کیا اور رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کرتے ہوئے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ سید الخلق ﷺ کی بیٹی سے جدا ہو جائے اور عتیبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بُرے اخلاق سے پیش آتا تھا۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے خلاف دعا ضرر فرمائی:

اللهم سلط عليه كلباً من كلابك اے اللہ! اس پر کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما۔

پھر اس کا باپ اور اس کی قوم سفر و حضر میں اس کی حفاظت کرتے تھے کیونکہ انہیں ڈرتھا کہ نبی ﷺ کی دعاء ضرر قبول ہوگئی۔

چنانچہ ایک مرتبہ یہ ایک سفر میں تھا اس کے ساتھی اس کے ارد گرد گول دائرہ بنا کر سو گئے اس کو انہوں نے اپنے درمیان سلایا تاکہ کوئی موذی چیز اس تک نہ پہنچ جائے اللہ تعالیٰ نے ایک شیر بھیجا جو لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا اس

تک جا پہنچا اور ان کے آگے سے اس کو اچک لیا۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح

تھوڑا سا عرصہ ہی گزرا تھا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا پھر قریش نے مسلمانوں کو سخت اذیتیں دینا اور ان کے خلاف زبان درازی کرنا شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیدیا۔

اسلام میں سب سے پہلے ہجرت فرمانے والے حضرت عثمان غنی اور ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ساتھ سخت تکالیف کا سامنا کیا اور اجنبی علاقہ کا سفر فرمایا۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچے کی ولادت

آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ تھا پھر آپ مکہ مکرمہ واپس لوٹ آئیں، پھر دوبارہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم آیا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، اس لیے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو ذات البہر تین بھی کہا جاتا تھا۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کی وفات

6 ہجری میں آپ کے فرزند حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا مرغ کے

ٹھونکے لگانے سے وصال ہو گیا۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا مقام حصہ میں (یا خسرہ کی بیماری لگنے کی وجہ سے) عین غزوہ بدر کے وقت وصال ہو گیا اسی لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس غزوہ میں پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کا حکم فرمایا تھا، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا جب وصال ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی بشارت لے کر مدینہ منورہ تشریف لائے ادھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے تدفین فرما رہے تھے، آپ کی تدفین جنت البقیع میں کی گئی۔

تذکرہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

آپ کو عتبہ بن ابولہب نے پیغام نکاح بھیجا پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد گرامی سید الانبیا ﷺ کی طرف وحی فرمائی تو یہ تعلق ختم ہو گیا اور آپ اپنے والد گرامی حبیب خدا ﷺ کے گھر میں تشریف فرما رہیں، قریش کی طرف سے امام الانبیا ﷺ کو پہنچنے والی تکلیفوں کا آپ اپنی والدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر خوب مقابلہ کرتی رہیں۔

آپ نے اپنی بہن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور آپ اپنی نیک پارسا والدہ کی وفات کے وقت موجود تھیں، آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں بھی شامل تھیں۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح

جب آپ کی بہن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی اور حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ ان کی وفات پر شدید غمگین ہوئے اور سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے بھی

شادی نہ فرمائی جبکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خود ان سے اس چیز کا اظہار

بھی فرمایا پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کا شکوہ بھی

فرمایا تو امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

یزوجه الله خيراً منها ویزوجها الله تعالى حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی

حضرت حفصہ سے بہتر خاتون سے فرمادے

گا اور حضرت حفصہ کی شادی حضرت عثمان

غنی رضی اللہ عنہ سے بہتر کے ساتھ فرمادے گا۔

چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی سیدہ ام کلثوم کا سیدنا عثمان غنی

رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود نکاح فرما لیا اور یہ نکاح ہجرت

کے تیسرے سال ربیع الاول کے مہینہ میں ہوا۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرد مجاہد کی

طرح زندگی گزاری اور چھ سال تک آپ کے ساتھ سائبان بن کر رہیں، ہجرت

کے نویں سال شعبان کے مہینہ میں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی، آپ کی

اولاد نہیں تھی۔ (علموا اولادکم: ۱۷۸)

تذکرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنی خالہ کے بیٹے ابو العاص بن ربیع سے شادی فرمائی، میدان بدر میں ابو العاص بن ربیع قریش کے ساتھ جنگ میں آئے ہوئے تھے پھر انہیں قید کیا گیا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان کے فدیہ میں اپنا وہ ہار بھیجا جو آپ کی شادی کے وقت آپ کی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا، جب امام الانبیاء ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ کو اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں اور آپ کے دل میں انتہائی رحم آ گیا اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

ان اردتم ان تطلقوا لها اسیرها کیا تم ان کے قیدی (شوہر) کو آزاد وتردوا علیہا مالها اور اس کے مال کو لوٹا دو گے؟

سب نے کہا، جی ہاں! ابو العاص کو قید سے آزاد کیا گیا اور نبی ﷺ نے یہ شرط لگائی کہ واپس مکہ جا کر میری بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ واپس بھیج دو گے، ابو العاص نے یہ وعدہ پورا کیا۔

حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

۶ھ میں ابو العاص ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ شام جا رہے تھے کہ مقام عمیس پر مجاہدین اسلام نے قریش کے قافلہ پر چھاپا مارا اور تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا ابو العاص بھاگ کر مدینہ طیبہ چلے گئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی پناہ لے لی آپ نے انہیں پناہ دے دی پھر ابو العاص اپنا قافلہ لے کر مدینہ طیبہ پہنچے

اور قریش کی سب ذمہ داریاں (امانتیں) ادا کر دیں، پھر ان سب سے کہا:
یا معشر قریش هل بقى لاحد اے قریش اب میرے ذمہ کسی کی
منکم عندی مال کوئی امانت تو نہیں؟

سب نے کہا بالکل نہیں، ابوالعاص نے کہا، تو سن لو:

”اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله“

پھر کہا:

والله ما منعتني من الاسلام الا
تخوف ان تظنوا اني اردت ان
اكل اموالكم فلما ارادها الله
اليكم وفرغت منها اسلمت
خدا کی قسم اسلام قبول کرنے میں مجھے
صرف یہ امر مانع تھا کہ تم لوگ مجھے
خائن نہ سمجھو جب اللہ تعالیٰ نے
تمہاری سب چیزیں تم تک پہنچا دیں
اور میں فارغ ہو گیا تو اب میں
مسلمان ہوتا ہوں۔

اس کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضور ﷺ
نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے حق مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر کے حضرت
ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے گھر بھجوا دیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات

۸ھ میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا
کی نماز جنازہ خود امام الانبیاء ﷺ نے پڑھائی۔

تذکرہ سیدہ طییبہ طاہرہ حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا گلاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ کی اولاد میں سے یہ آخری ہیں اور یہ آپ کے وصال مبارک تک بقید حیات رہیں اور آپ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے وصال کے وقت موجود تھیں۔ کائنات کی سردار خواتین میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے ان کا وصال ہوا، نبی ﷺ کی ظاہری حیات طییبہ میں ان کا اہم کردار رہا، اسلام کی دعوت کے سایہ میں ان کی پرورش ہوئی، آپ رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی کے ساتھ صبر و تحمل کے ساتھ قدم بہ قدم رہیں۔

ہر مقام پر آپ کا دفاع کرتی رہیں جبکہ عمر مبارک ابھی پانچ برس تھی، ایام گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ اسلام اور بانی اسلام کے لیے مزید پختہ ہوتی گئیں، جب آپ کی والدہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو آپ پر مزید ذمہ داریوں کا انبار ہو گیا اس لیے آپ کو ”اُم ایہما“ بھی کہا جاتا ہے۔

اپنے والد گرامی امام الانبیاء ﷺ کی حمایت آپ کے لائق صد تحسین نمایاں کارناموں میں سے ہیں جیسا کہ مروی ہے کہ عقبہ بن ابی معیط سرکش کافر نے سید الانبیاء ﷺ کے سرانور پر جیر رکھی جبکہ آپ ﷺ کعبہ مکرمہ کے سایہ میں سر بسجود تھے، سیدہ بتول رضی اللہ عنہا نے جلدی سے جا کر آپ کے سرانور سے اس کو ہٹایا اور عقبہ بن ابی معیط اور جو لوگ اس قبیح عمل میں اس کے ساتھ شریک تھے ان سب پر انتہائی غضب و جلال فرمایا۔

س:-

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے کچھ مناقب تحریر کریں؟

ج:-

امام الانبیاء ﷺ ان سے محبت کرتے، ان کی انتہائی تکریم فرماتے اور راز کی باتیں ان سے کرتے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھیں اور آپ کے قلب انور کے انتہائی قریب تھیں، حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا سید الانبیاء ﷺ کی فہم و مراد مبارک کو سب سے زیادہ سمجھتیں، آپ ﷺ کی ہر پکار پر لبیک کہتی تھیں، آپ کے ہر مطلب و مقصد کو جلدی سے پورا کرتی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ سے پوچھا گیا:

ای الناس احب الی رسول اللہ رسول اللہ ﷺ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب کون تھا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، کہا گیا مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: ان کے شوہر (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) پھر فرمایا: بے شک وہ (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) بہت زیادہ روزے دار اور بہت زیادہ قیام فرمانے والے تھے۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں بے شک خالق کائنات نے رسول

اللہ ﷺ کی اولاد کی حفاظت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے فرمائی اور آپ کی نسل مبارک کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل پاک میں باقی رکھا۔ آپ کے تمام بیٹوں اور تمام بیٹیوں میں صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی ہیں جو اس عالی اور پاکیزہ خاندان کی اصل ہیں۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات

س:-

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک کب ہوا؟

ج:-

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے منگل کے دن ماہ رمضان ۱۱ھ کو اٹھائیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ رات کے وقت آپ کو جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا آپ کی نماز جنازہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور ایک قول کے مطابق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

رسول اللہ ﷺ کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا صرف تین ماہ بقید حیات رہیں اور ایک قول یہ ہے کہ چھ ماہ رہیں اور یہی صحیح ہے اور یہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے وصال مبارک کے وقت آپ کے دو بیٹے جنتی نوجوانوں کے سردار مولا علی رضی اللہ عنہ کے لخت جگر حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

س:-

جلیل القدر صحابی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ خیر کریں؟

ج:-

سیدہ بتول فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شوہر محترم، حسین کریمین کے والد ماجد، اہل بیت اطہار کے اصل واصل، وہ شخصیت جو امام الانبیاء ﷺ کی گود مبارک میں پرورش سے لے کر آپ ﷺ کے رفیق اعلیٰ سے جا ملنے تک کبھی جدا نہ ہوئی، وہ عظیم شخص جو کبھی بت کے آگے نہ جھکے، وہ مبارک ہستی جنہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا فرمائی، ان کے حق میں اس آیات مبارکہ کا نزول ہی کافی ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا (الاحزاب: ۳۳)

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر
والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور
تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ الزہراء، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان پر چادر تطہیر ڈالی۔

پھر فرمایا:

اللهم هؤلاء اهل بيتي
اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خیبر کی فتح

سیدہ الانبیاء ﷺ نے فتح خیبر کے موقع پر فرمایا:

لا عطين الراية غداً رجلاً يفتح
الله على يديه يحب الله ورسوله
ويحبه الله ورسوله

یہ جھنڈا میں کل ایسے شخص کو دوں گا جس
کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا
ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے
محبت کرتے ہیں۔

رات کو لوگ آپس میں غور و خوض کرنے لگے کہ کس خوش نصیب کو یہ
جھنڈا ملے گا جب صبح ہوئی سب لوگ اپنی اپنی امیدیں لے کر نبی پاک ﷺ
کے پاس حاضر ہو گئے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کبھی امیر بننا پسند
نہیں کیا صرف اسی دن، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے چہرے کو
بار بار اوپر کیا تاکہ حضور ﷺ مجھے دیکھیں اور میں آپ کو یاد آ جاؤں اور جھنڈا
مجھے نصیب ہو جائے۔

سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

این علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟
عرض کی گئی، یا رسول اللہ ﷺ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، فرمایا:
انہیں بلا کر لے آؤ تو آپ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے رسول اللہ ﷺ نے ان کی

مبارک آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا وہ فوراً ٹھیک ہو گئیں اور ایسے لگ رہا تھا گویا ان کو کبھی آنکھوں میں تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ان سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہماری مثل (مومن) ہو جائیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عادت کے مطابق ان کے پاس جاؤ اور ان کے علاقے میں پہنچ جاؤ، سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور جو حقوق اللہ ان پر واجب ہیں ان سے انہیں آگاہ کرو، بخدا اگر ایک شخص تمہارے طفیل ہدایت پا گیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح یاب فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

سید عالم ﷺ نے جس دن سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کرائی تو فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے تمہارا نکاح اپنے اہل بیت میں سے سب سے بہترین شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے کر دیا ہے۔

س:-

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مختصراً مناقب و فضائل ذکر کریں؟

ج:-

نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا فرمانے والے آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

سب پہلے نماز ادا کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (احمد)

جب نبی ﷺ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا، ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی امانتیں پہنچانے پر آپ رضی اللہ عنہ کو ہی مقرر فرمایا، آپ تین دن اور تین راتیں مکہ مکرمہ میں رہے حتیٰ کہ جو لوگوں کی امانتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں وہ سب ان تک پہنچا دیں۔

غزوہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے امام الانبیاء ﷺ نے اپنے اہل و عیال اور ازواج مطہرات کی دیکھ بھال کے لیے آپ کو مقرر فرمایا حتیٰ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ!

ان قریشاً تقول ان رسول الله ﷺ
قریش کہیں گے کہ رسول اللہ ﷺ
استشقله فترکہ
انہیں اپنے ساتھ بوجھ سمجھتے ہوئے
چھوڑ گئے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا درجہ میرے ہاں ایسے ہے جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ (متفق علیہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مومن محبت کرتے رہیں اور منافق بغض رکھتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:
لا یحبک الا مومن ولا یبغضک
تم سے محبت صرف مومن کرے گا اور تم
سے بغض صرف منافق رکھے گا۔
الامنافق

سب سے بڑے قاضی

بے شک حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے قاضی تھے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أقرؤنا ابی واقضانا علی
ہم میں سب سے بڑے قاری ابی بن
(البخاری)
کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے
بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

انت منی وانا منک
تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔
(البخاری)

س:-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کون ہیں؟

ج:-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسن اور اور حضرت امام
حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ ان کے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور ان
کی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کی نانی سیدہ
خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

تذکرہ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں، پندرہ ماہ رمضان ۳ھ میں آپ پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ ہیں، سب لوگوں سے زیادہ آپ نبی ﷺ کے مشابہ تھے، آپ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔

ولادت سے پہلے آپ کی بشارتیں دی گئیں

أم المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد دوسرے نمبر پر عورتوں میں اسلام لانے والی خاتون، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ أم الفضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا جسے آپ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا کہ آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے، میری بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اور تو اسے اپنے بیٹے قسم کے ساتھ دودھ پلائے گی اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔

پھر حضرت سیدہ أم الفضل رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت قسم رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا۔

(رواہ الدولابی باسناد حسن)

یوں حضرت قسم بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد (کزن)

بھی ہو گئے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بھائی بھی، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خوبصورت اور انتہائی چمکدار سفید سرخی بہ مائل چہرے والے، بڑی اور بہت سیاہ آنکھوں والے، گھنی داڑھی والے اور رسول اللہ ﷺ کے عین مشابہ تھے۔
 امام احمد بن حنبل اپنی ”مسند“ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ بتول
 امام حسن رضی اللہ عنہ کو یوں لوری دیتی تھیں۔

ان ابنی شبہ النبی ولیس شبہا بعلی

بے شک میرا بیٹا نبی ﷺ کے مشابہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
 مشابہ نہیں ہے۔

حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں
 کسی حاجت کے لیے رات کے وقت نبی ﷺ کے دروازے مبارک کے پاس
 گیا آپ نے کوئی چیز اپنے اوپر ڈالی ہوئی تھی، مجھے نہیں پتا وہ کیا تھی، جب میں
 اپنی ضروری حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ
 کے اوپر کیا ہے؟

آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ایک کندھے پر حضرت
 امام حسن رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے کندھے پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔

پھر فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں:

اللهم انی احبہما فاحبہما واحب من
 یحبہما
 اے اللہ! میں ان سے پیار کرتا ہوں
 تو بھی ان سے پیار کر اور جو ان سے
 پیار کرے ان سے بھی پیار کر۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سید الانبیاء ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے کبھی آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے:

ان ابنی هذا سید لعل اللہ ان یہ میرا بیٹا سردار ہے یقیناً اللہ تعالیٰ یصلح بہ بین فتنین من المسلمین اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ (البخاری)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ میں اپنے مصطفیٰ نانا جان ﷺ کی صفات حسن کی تجلی نظر آتی تھی مثلاً حلم، کرم، فصاحت اور بصیرت۔

آپ نے اپنے والد گرامی سے علم شریعت و قرآن اور علم تاویل حاصل کیا وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو آپ کے ہم عصر تھے سب نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا ہے۔

خلافت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

جب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو لوگوں نے فوراً آپ کے بیٹے امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور آپ کو خلیفہ تسلیم کر لیا، اہل کوفہ نے آپ کو جنگ لڑنے کی بھی رغبت دی مگر آپ لوگوں میں انتشار و اختلاف اور آپ سے پہلے لوگوں کا آپ کے والد گرامی سے مخالفت کرنا، ان سب چیزوں سے آپ بخوبی آگاہ تھے سو آپ نے خلافت حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دے دی اور صلح کرنے پر راضی ہو گئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ میرے بعد خلافت آپ کو سونپی جائے گی مگر آپ نے یہ شرط لگائی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کا حقدار کوئی نہیں ہوگا بلکہ یہ معاملہ لوگوں کے مشورے پر چھوڑ دیا جائے گا، آپ کے دست بردار ہو جانے کے بعد خلافت راشدہ کا اختتام ہو گیا راشدہ جس کے متعلق امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ تیس سال تک رہے گی اور یہ ترکِ خلافت اور صلح نصف جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں ہوئی اور اس سے نبی ﷺ کی وہ غیبی خبر جو آپ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھی:

ان ابني هذا سيد ولعل الله ان
يصلح به بين فئتين من المسلمين
یہ میرا بیٹا سردار ہے یقیناً اللہ تعالیٰ
اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو
گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔
(البخاری)

سچی ثابت ہوگئی۔

سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات

۵۵ھ میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

تذکرہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزند اور آپ ﷺ کے

دوسرے نواسے اور دوسرے پھول ہیں، آپ بنو ہاشم اور جو انان قریش کی زینت

ہیں، آپ کی ماں سیدہ طیبہ طاہرہ کریمہ جگر گوشہ رسول ﷺ حضرت فاطمہ

الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ

آپ پانچ شعبان 4ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، آپ کی کنیت ابو

عبداللہ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے مشہور القابات

آپ کے مشہور القاب یہ ہیں:

۱- زکی (پاکیزہ) ۲- رشید (نیک چلن) ۳- طیب (پاک) ۴- وفی

(وفادار) ۵- سید (سر دار) ۶- سبط (نواسہ) ۷- مبارک (برکت والے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین کریمین رضی اللہ عنہما پر دم فرمانا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات

پڑھ کر دم کرتے تھے:

اعوذ بکلمات اللہ التامة من کل

شیطان وهامة ومن کل عین لامة

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کلمات تامہ

کے ساتھ پناہ دیتا ہوں ہر شیطان

اور زہریلی چیز سے اور ہر بد نظر

آنکھ سے

اسی طرح کبھی یوں دم فرماتے:

اللهم انی اعیذہ بک من الشیطان

اے اللہ میں اسے شیطان مردود کے

شر سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

الرجیم

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے بیٹوں کو لوری دینا

آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جیسے امام حسن رضی اللہ عنہ کو لوری دیتی تھیں ایسے ہی امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی لوری دیتی تھیں اور یوں کہتی تھیں:

ان ابني شبه النبي وليس شبيها بعلي

(میرا بیٹا نبی ﷺ کے مشابہ ہے، علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہے)

حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی حضور ﷺ سے مشابہت

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے سینہ تک

رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ مبارک سے پیٹ مبارک

تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔ (ترمذی)

آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتی صفات

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرح درمیانے قد

والے، سفید چمکدار سرخی بہ مائل رنگ والے، خندہ پیشانی والے، گھنی داڑھی

والے، کشادہ سینہ والے، بڑے کندھوں والے اور ضخیم جوڑوں والے، کشادہ

ہتھیلیوں والے، بڑے قدموں والے، گھنگریالے بالوں والے، مضبوط بدن والے

، خوبصورت آواز والے تھے، حتیٰ کہ آپ کی آواز میں درد اور گنگناہٹ تھی، آپ

بہت بڑے عبادت گزار اور روزے دار تھے، نبوی گود میں آپ نے پرورش پائی۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مبارک دودھ نوش فرمانے سے آپ پر

اپنے نانا جی کی عظمت و اہمیت گرامی کے علم کی تجلیات اور والدہ محترمہ سیدہ خاتون

جنت رضی اللہ عنہما کی عفت و طہارت اور دنیا سے بے رغبتی کا فیض روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا، سید المرسلین ﷺ کو سب اہل بیت سے زیادہ محبت حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے تھی۔

فضائل سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

1۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

احب اہلی الی الحسن والحسین میرے گھر والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب حسن اور حسین ہیں۔
(ترمذی)

2۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک دعوت پر تشریف لے گئے راستہ میں دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے ہیں، فرماتے ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آگے ہو کر اپنے ہاتھوں کو ان کے آگے پھیلا دیا وہ بچہ (امام حسین رضی اللہ عنہ) کبھی ادھر جاتا اور کبھی ادھر بھاگتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں ہنسا رہے تھے حتیٰ کہ انہیں پکڑ لیا اور اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا ہاتھ ان کے سر کے پچھلے حصہ کی ہڈی پر رکھا پھر ان کا بوسہ لیا اور فرمایا:

حسین منی وانا من حسین حسین مجھ سے اور میں حسین سے

احب اللہ من احب حسینا حسین ہوں جو حسین سے محبت کرے اللہ تعالیٰ

سبط من الاسباط اس سے محبت کرے حسین میرے

(ترمذی) نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔

3- حضرت ابو یعلیٰ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:
 من سرہ ان ینظر الی سید شباب جو شخص جنتی جوانوں کے سردار کو دیکھنا
 اهل الجنة فلینظر الی حسین چاہتا ہے وہ حسین کو دیکھ لے۔

(ترمذی)

4- رسول اللہ ﷺ کے مرض الوصال کے وقت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
 تشریف لے آئیں آپ کے دونوں بیٹے حضرت امام حسن مجتبیٰ، حضرت امام حسین
 رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کے بیٹے
 (نواسے) ہیں انہیں وارث بنا دیجئے۔

امام الانبیا ﷺ نے فرمایا:

اما الحسن فله سخا ئی وھیبتی حسن کے لیے میری سخاوت اور ہیبت
 واما الحسين فله شجاعتی و سنو ددی ہے حسین کے لیے میری شجاعت اور
 (ابن عساکر) سرداری (یا میری جوانی) ہے۔

5- نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں شہزادوں کی عدم موجودگی میں بے چین
 اور بے قرار رہتے فوری حکم دیتے ان دونوں کو حاضر کرنے کا، یا خود ان کے پاس
 تشریف لے جاتے، انہیں سینہ انور سے لگاتے اور سونگھتے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنی اولاد پر ان دونوں شہزادوں کو
 ترجیح دیتے حتیٰ کہ وظیفہ میں بھی، چنانچہ ان دونوں کے لیے بدری صحابہ کے برابر
 وظائف مقرر فرمائے۔

ایک دن آپ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ ہزار دیئے جبکہ اپنے

بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فقط ایک ہزار دیا، پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آ کر کہہ دیا، میرے سابق اسلام اور میرے ہجرت کرنے کا آپ کو بخوبی علم ہے اس کے باوجود آپ ان دونوں کو پانچ پانچ ہزار دے رہے ہیں اور مجھے صرف ایک ہزار، یہ اس وقت تو مدینہ کی گلیوں میں کھیلتے کودتے تھے حضرت فاروق اعظم نے اپنے بیٹے کو جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ويحك يا عبدالله هل لك جد اے عبد اللہ! تجھ پر افسوس ہے کیا ان
كجد هما او جدة كجدتهما او أم کے نانا کی طرح تمہارا نانا ہے؟ یا ان کی
كامهما او اب كابيھما نانا کی طرح تمہاری نانی ہے؟ یا ان
(ذہبی فی سیر اعلام النبلاء) کی ماں کی طرح تمہاری ماں ہے؟ یا ان
کے باپ کی مثل تمہارا باپ ہے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دونوں شہزادے جہاد میں برابر شرکت کرتے رہے، دونوں شہزادے اس لشکر میں موجود تھے جس نے افریقہ میں روم سے جہاد کیا اور طرابلس کو فتح کرتے ہوئے مغرب اقصیٰ تک جا پہنچے، اسی طرح دونوں شہزادے معرکہ آسیا اور فتح طرابلس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شریک تھے۔

اسی طرح خلیفہ وقت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دفاع کرنے میں دونوں شہزادے شریک تھے اور ان دونوں بہادر نواسوں کی وجہ سے باغی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کمرہ کے دروازے کی جانب سے اندر نہ جاسکے بلکہ کمرے کے پیچھے دیواروں پر چڑھ کر پھلانگتے ہوئے چھت جا پھاڑی، مگر اس

کے باوجود بھی دونوں شہزادے دفاع کرتے رہے۔

امام ذہبی "سیر اعلام النبلاء" میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایک جنازہ کے ہمراہ تھے، راستہ میں چلتے ہوئے آپ کے قدموں پر گرد چڑھ گئی۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے قدموں کا گرد وغبار صاف کرنے لگے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت آپ یہ کیا کر رہے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا:

فوالله لو علم الناس منك ما اعلم الله کی قسم! جو میں تمہاری شان
لحموك على رقابهم جانتا ہوں اگر لوگوں کو اس کا پتا
چل جائے تو وہ آپ کو اپنی گردنوں
پر اٹھائیں۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان کی مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو علم نبوی ﷺ پڑھاتے اور مسائل دینیہ سمجھاتے حتیٰ کہ ایک نے کسی قریشی شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ہمیں اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کہاں ملیں گے؟ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب تم مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو تو تم اس میں ایک حلقہ دیکھو گے جس میں ایک قوم ہوگی، گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں وہ والا حلقہ ابو عبد اللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہے، نیز انکا ازار (نیچے والی چادر) نصف پنڈلیوں تک ہوگا۔
(سنن ملاحہ)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ انتہائی فیاض اور سخی انسان تھے، جو کچھ ہاتھ میں ہوتا سخاوت کرتے ہوئے راہِ خدا میں دے دیتے۔

ایک دن ایک دیہاتی نے آپ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دستک دیتے ہوئے کہا، تیرے دروازے کے باہر جس نے بھی دروازے کو دستک دی وہ تیری سخاوت کی اُمید سے ناکام نہیں ہوا، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، نماز میں تخفیف فرمائی، گھر سے باہر تشریف لائے اور اس دیہاتی پر فقر و فاقہ کے آثار دیکھے فوراً اپنے غلام کو آواز دی، اور پوچھا ہمارا مال تمہارے پاس کتنا بچا ہوا ہے؟ غلام نے جواباً کہا دو سو درہم بچے ہوئے ہیں، آپ نے مجھے کہا تھا انہیں اہل بیت اطہار پر تقسیم کر دینا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ واپس لے آؤ ان سے زیادہ حقدار آگیا ہے پھر آپ نے وہ دو سو درہم اس دیہاتی کو دے دیئے اور ساتھ معذرت بھی کی کہ یہ تھوڑے ہیں، تو دیہاتی نے فوراً اشعار کی صورت میں کہا:

تم پاک دامن، پاکباز لوگ ہو تمہارا جہاں بھی ذکر ہو تم پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے تم ہی غالب ہو تمہارے پاس کتاب اللہ اور اس کی سورتوں کا علم ہے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت

الاستیعاب، میں امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا رجب ۶۰ھ میں وصال ہوا اور خلافت یزید بن معاویہ کی طرف چلی گئی اور یزید بن معاویہ نے ولید بن عقبہ کو

مدینہ والوں کی بیعت لینے کے لیے مدینہ بھیجا، اس نے رات کے وقت حضرت امام حسین اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا، پھر خود ان کے پاس چل کر آیا اور کہا تم دونوں بیعت کر لو تو ان دونوں بزرگوں نے فرمایا: ہم چھپ کر بیعت کرنے والے نہیں بلکہ صبح علی الاعلان لوگوں کے سامنے بیعت کریں گے، دونوں بزرگ واپس گھر آ کر رات ہی رات یکم رجب کو مکہ مکرمہ تشریف لے گے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ یہ چاروں ماہ مکہ مکرمہ میں گزارے اور آٹھ ذوالحج کو کوفہ کی طرف روانہ ہوئے بس یہی آپ کی شہادت کا سبب بنا۔

بروز ہفتہ دس محرم الحرام 60ھ کو آپ نے جام شہادت نوش فرمایا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان پر کروڑ ہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا کون تھا؟

س:-

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل کون ہے؟

ج:-

جس بد بخت نے آپ کو شہید کیا وہ سنان بن آسن نخعی تھا، بعض نے کہا کہ شمر بن شو جن تھا۔

س:-

رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کتنی تھیں؟

ج:-

فرمان باری تعالیٰ ہے:

أَلَنْبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ نَفْسِهِمْ
(پ ۲۲، الاحزاب: ۶) زیادہ مالک ہے۔

ازواج مطہرات کی تعداد میں اختلاف ہے: اتفاقی اور اجماعی قول یہ ہے کہ وہ گیارہ تھیں، چھ کا تعلق قریش سے تھا اور وہ یہ ہیں:

- ۱- حضرت سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔
- ۲- حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا۔
- ۳- حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا۔
- ۴- حضرت سیدہ رملہ بنت ابوسفیان (أم حبیبہ) رضی اللہ عنہا۔
- ۵- حضرت سیدہ ہند بنت ابی امیہ (أم سلمہ) رضی اللہ عنہا۔
- ۶- حضرت سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا و عنہا جمعین اور چار کا تعلق عرب سے تھا اور وہ یہ ہیں:
- ۱- حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔
- ۲- حضرت سیدہ میمونہ بنت حارث الصملائیہ رضی اللہ عنہا۔

۳۔ حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ (أم المساکین) رضی اللہ عنہا
 ۴۔ حضرت سیدہ جویریہ بنت حارث (المصطلقیہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہن، جمعین
 اور ایک کا تعلق غیر عرب سے تھا اور وہ سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ
 عنہا تھیں۔

آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں دو بیویوں کا وصال ہوا۔

۱۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا۔

۲۔ سیدہ زینب بنت خزیمہ (أم المساکین) رضی اللہ عنہا۔

آپ ﷺ کے وصال مبارک کے وقت نو بیویاں اس دار فانی میں
 بقید حیات موجود تھیں۔

س:-

ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کا مختصراً تذکرہ خیر کریں؟

ج:-

تذکرہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

یہ امام الانبیاء ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ ہیں، آپ نے
 پچیس سال کی عمر میں ان سے نکاح فرمایا جبکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس
 وقت چالیس سال تھی اور آپ کے شوہر ابوہالہ فوت ہو چکے تھے۔ آپ سرداران
 قریش میں سے تھیں، کامل العقل، حسین اخلاق، صاحب فضل اور وسعت مال
 والی عورتوں میں سے تھیں، حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے حسن

اخلاق، نصیحت و امانت اور سچائی سے بخوبی آگاہ تھیں اس لیے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ملک شام کی طرف تجارت کرنے کے لیے اپنا مال عطا فرمایا، رسول اللہ ﷺ سے نکاح کی درخواست انہوں نے خود فرمائی، آپ کی منگنی آپ کے چچا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے کھرا، جبکہ خطبہ نکاح جناب ابو طالب نے پڑھایا پھر شادی ہو گئی، آپ سب سے پہلے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر خواتین میں سے ایمان لائیں۔

فضائل حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایسے گھر کی بشارت

دوں جو خول دار موتیاں کا بنا ہوا ہے اس میں شور و شغب اور نہ کوئی تکلیف ہے“

(مسلم)

روایت ہے کہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کے

پاس تشریف لائے و عرض کی حضرت خدیجہ کو اپنے رب کی طرف سے سلام

دے دیجئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، اللہ تعالیٰ خود سلامتی والا ہے اسی

(ابن ہشام)

سے سلامتی ملتی ہے اور جبرائیل پر بھی سلام ہو۔

تذکرہ اُم المؤمنین حضرت سیدہ سوودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

رسول کریم ﷺ نے ان کے شوہر سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی وفات

کے بعد ان سے نکاح فرمایا: یہ دونوں میاں بیوی قدیم الاسلام ہیں اور دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

پھر جب دونوں مکہ مکرمہ واپس آئے تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے شوہر وہاں فوت ہو گئے تھے اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح سے پہلے شادی فرمائی۔

جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا انہوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ایسا نہ فرمائیں میں اپنے ایام کی باری حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیتی ہوں۔

آپ نے مدینہ منورہ میں ماہ شوال 54ھ میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔
(انوار محمدیہ للنہانی)

تذکرہ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سید الانبیاء ﷺ نے ماہ شوال میں اعلان نبوت کے دس سال بعد ان سے نکاح فرمایا اس وقت سیدہ کی عمر چھ برس تھی اور مدینہ منورہ میں 2ھ ماہ شوال کو ان کی رخصتی ہوئی جبکہ اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مجھ سے نکاح فرمایا اس وقت میری عمر چھ برس تھی اور جب میری رخصتی ہوئی اس وقت میری عمر نو برس تھی۔
(مسلم)

آپ رسول اللہ ﷺ کو (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد) ساری ازواج مطہرات میں سے سب سے زیادہ محبوب تھیں، چنانچہ حضرت عمرو بن

عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل کیلئے بھیجا پھر میں واپس آیا تو میں نے پوچھا آپ کو سارے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا، میں نے کہا، مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: اس کے باپ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) میں نے کہا پھر کون ہے؟ فرمایا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اس طرح آپ چند شخصیات کو گنتے گئے (البخاری)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

صحیحین میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فضل عائشة على النساء كفضل
الثريد على سائر الطعام
(سیدہ) عائشہ کو باقی عورتوں پر ایسے
فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو باقی
کھانوں پر۔

ڈاکٹر عائشہ بنت شاطی کی کتاب ”تراجم سیدات بیت النبوة“ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عالمہ، فقیہہ، فصیحہ، اور کثیر حدیثیں بیان کرنے والی تھیں، آپ کا وصال منگل کی رات سترہ رمضان المبارک 58ھ کو مدینہ منورہ میں ہوا اس وقت آپ کی عمر چھیاسٹھ سال تھی، آپ کی کنیت ام عبد اللہ تھی، یہ کنیت آپ نے اپنی بہن سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام سے رکھی تھی، آپ کی اپنی اولاد نہیں تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

تذکرہ اُم المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما

آپ نے اسلام قبول کیا اور اپنے شوہر صحابی رسول حضرت حمیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت فرمائی، حضرت حمیس بدری صحابی ہیں مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا، جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف ان کا پیغام نکاح بھیجا، آپ نے کچھ جواب نہ دیا، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے درخواست کی آپ نے بھی کوئی جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی درخواست کی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ان الله عزوجل قد زوج عثمان اللہ تعالیٰ نے عثمان کا نکاح تمہاری بیٹی خیراً من ابنتك وزوج ابنتك خيراً سے افضل خاتون سے کر دیا اور تمہاری من عثمان بیٹی کا نکاح عثمان سے افضل شخص سے کر دیا۔

پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود نکاح فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دیا، بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔

حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرما رہا ہے کہ آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر شفقت فرماتے ہوئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمائیں، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آکر کہا ہے کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمائیں یہ بڑی روزے دار، عبادت گزار ہیں اور یہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہونگی۔

ماہ شعبان ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر مبارک چھیا سٹھ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔
(انوار محمدیہ)

تذکرہ حضرت سیدہ اُم المؤمنین حضرت ہند بنت ابوامیہ
(اُم سلمہ) رضی اللہ عنہا؟

ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا آپ اور آپ کے شوہر حبشہ کی طرف اولین مہاجرین میں سے ہیں، آپ نے ہودج میں بیٹھ کر مدینہ منورہ کی طرف سب سے پہلے ہجرت فرمائی آپ کے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ۴ھ میں فوت ہوئے، آپ انتہائی حسن و جمال والی تھیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے انکار کر دیا، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے انکار کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا تو آپ نے مرحباً فر

مایا آپ نے اپنے بیٹے سے کہا تم رسول اللہ ﷺ سے میری شادی کرا دو اس نے آپ کی شادی رسول اللہ ﷺ سے کرا دی۔

۵۹ھ میں آپ کی وفات ہوئی جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں آپ کی عمر مبارک اٹھاسی سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

(ابن ہشام)

تذکرہ أم المؤمنین حضرت سیدہ رملہ بنت ابوسفیان (أم حبیبہ رضی اللہ عنہا)

آپ اولین مسلمان خواتین میں سے ہیں، آپ نے اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہ وہاں جا کر نصرانی ہو گیا اور مرتد ہو کر وہاں مر گیا، لیکن سیدہ أم حبیبہ رضی اللہ عنہا اسلام پر قائم رہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن امیہ الضمری کو حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ حضرت أم حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی جانب سے پیغام نکاح بھیجیں حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے سیدہ أم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا اور آپ کی جانب سے خود شاہ حبشہ نے چار سو دینار حق مہر ادا کیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ فرما دیا، 44ھ مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

(تاریخ الخمیس)

تذکرہ ام المؤمنین حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

یہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی صاحبزادی ہیں۔ اولاً رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کیا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ایک مدت تک ان کے پاس رہیں پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی اور عدت مکمل ہونے کے بعد حکم الہی پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا
زَوَّجْنَاكَهَا (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۷)
پھر جب زید کی غرض اس سے نکل
گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح
میں دے دی۔

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا باقی ازواج مطہرات پر فخر فرماتی تھیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ سے خود اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح کرایا ہے نیز یہ بھی کہتیں:

زَوْجِكُنْ أَوْ كُنْ وَ زَوْجِنِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَ تَمَّارَ نِكَاحِ
اللَّهُ عَن فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ
تمہارے آباء نے کیے ہیں جبکہ میرا
نکاح ساتوں آسمانوں کے اوپر رب
ذوالجلال نے فرمایا ہے۔

5ھ میں رسول کریم ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا، آپ انتہائی پرہیزگار،

صدق و سخاء کی پیکر، صلہ رحمی فرمانے والی، راہ خدا میں بہت زیادہ صدقہ دینے والی اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے تن من دھن قربان کرنے والی خاتون تھیں، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے آپ کا وصال ہوا۔

مدینہ منورہ میں 20ھ کو آپ کی وفات ہوئی، آپ کی عمر مبارک ترین (53) سال تھی، آپ کی نماز جنازہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

(انوار محمدیہ)

أم المؤمنین حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ (أم المساکین) رضی اللہ عنہا آپ اولاً غزوہٴ اُحد میں شہید ہونے والے صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، پھر 3ھ میں نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور آپ کے پاس صرف دو ماہ یا تین ماہ بقید حیات رہیں آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ ہی میں ان کا وصال ہو گیا، جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں۔

آپ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ماں کی طرف سے ہمیشہ ہیں، ان کو أم المساکین اس لیے کہا جاتا تھا کیونکہ آپ مسکینوں کے ساتھ انتہائی رحمت و رقت کے ساتھ پیش آتی تھیں، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ (ابن ہشام)

تذکرہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

آپ پہلے ابو رحمتہ بن عبد العزیٰ کے عقد میں تھیں غزوہ خیبر کے بعد 7ھ میں جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عمرہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے اس وقت آپ نے ان سے نکاح فرمایا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنا معاملہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے حوالہ فرمادیا تھا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حالت احرام میں ان سے نکاح فرمایا، پھر جب آپ مکہ سے واپس آئے تو مقام سرف پر احرام سے فراغت کے بعد ان سے شب زفاف فرمائی (سرف مکہ مکرمہ سے دس میل دور ایک جگہ کا نام ہے اور آج کل اس کو نواریہ کہا جاتا ہے اور یہ مدینہ منورہ جانے والے راستہ پر واقع ہے)

آپ رضی اللہ عنہا کی وفات بھی 51ھ میں اسی مقام پر ہوئی آپ کی نماز جنازہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی اور قبر میں بھی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی اترے (کیونکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ تھیں)۔

آپ کے بارے میں یہ ارشاد الہی نازل ہوا:

وَأَمْرًا مَّوْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا

اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان

(الاحزاب: ۵۰) نبی کی نذر کرے۔

لِلنَّبِيِّ

تذکرہ ام المومنین حضرت سیدہ جویریہ بنت حارث

رضی اللہ عنہا

آپ مسافر بن صفوان المصطلقی کے عقد میں تھیں۔ 5ھ غزوہ مرسیع میں ثابت بن قیس انصاری کے حصہ میں آئیں، انہوں نے اپنے آپ کو مکاتب بنا لیا پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جویریہ بنت حارث میرا نام ہے اور میرا معاملہ آپ پر بالکل مخفی نہیں ہے میں نے اپنے آپ کو مکاتب بنایا ہے میں تمہارے پاس بدل کتابت (مال وغیرہ) مانگنے آئی ہوں، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا بدل کتابت اس شرط پر ادا کر دیتا ہوں کہ تم مجھ سے نکاح کر لو، عرض کی ٹھیک ہے، اس وقت آپ کی عمر مبارک بیس سال تھی۔ 55ھ میں آپ کا وصال ہوا، آپ کی کل عمر مبارک پینسٹھ سال تھی، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

(ابن ہشام)

تذکرہ ام المومنین حضرت سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، آپ پہلے سلام بن مشکم شاعر کی زوجہ تھیں اس کے بعد کنانہ بن ابوالحقیق صاحب حسن القموص (یہ خیبر کا مضبوط ترین قلعہ تھا) کی زوجہ بنیں، غزوہ خیبر میں یہ شخص مارا گیا۔ 7ھ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے عقد نکاح فرمایا، آپ رضی اللہ عنہا قبیلہ قریظہ اور نضیر کی سردار تھیں۔

حکایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عقد نکاح سے پہلے خواب دیکھا کہ چاندان کی گود میں آگرا ہے، یہ چیز آپ نے اپنے سابق شوہر سے ذکر کی اس نے آپ کے چہرے پر طمانچہ مارا اور کہا تو عرب کے بادشاہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مقام صہباء میں ان کے ساتھ شب زفاف فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے آپ کے خاندان کے حوالہ سے طعن کیا (انہیں یہودن کہا) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آئیں آپ نے فرمایا: تم انہیں یہ کیوں نہیں کہتی:

کیف تکونان خیراً منی و زوجی تم مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو؟ حالانکہ
محمد و ابی ہارون و عمی موسیٰ میرے شوہر محمد ﷺ ہیں میرے باپ
ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا
موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو آپ کے وصال مبارک تک عزیز رہیں، 50ھ میں آپ کا وصال ہوا، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔
(ابن ہشام)

تذکرہ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

حضرت ماریہ بنت سمعون رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ باندی اور آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں، یہ آپ کی زوجہ

نہیں ہیں بلکہ آپ کی باندی تھیں، لیکن حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسول اللہ ﷺ کی اولاد کے سلسلہ میں آپ منفرد ہیں، یہ باندی آپ کو مقوقس عظیم قبط نے ہدیہ کی ان کے علاوہ ان کی ہمشیرہ سیرین اور ایک مایورانا نامی غلام، ایک ہزار مثقال سونا، بیس مصری خلعتیں، ایک دلدل نامی نخر اور ایک یعفور نامی گدھا بطور ہدیہ ارسال کیں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت سیرین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے شاعر حضرت حسان بن ثابت کو ہدیہ کر دیں سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس 6ھ میں آئیں، اور آنے والے سال حاملہ ہوئیں آپ سے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ متولد ہوئے، یہ آپ ﷺ کی واحد باندی تھیں جن پر آپ ﷺ نے پردہ پہننے کو لازم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

(علموا اولادکم محبة آل بیت النبی ﷺ: ۲۰۷)

رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد کا بیان

س:-

رسول اللہ ﷺ کے چچا کون کون اور کتنے ہیں؟

ج:-

رسول اللہ ﷺ کے آٹھ چچا تھے اور وہ یہ ہیں۔

(1) ابو طالب ان کا نام عبد مناف تھا، رسول اللہ ﷺ کے والد

گرامی کے یہ سگے بھائی تھے

(2) محمد (3) زبیر (4) مقوم

(5) ضرار (6) ابو لہب اس کا اصل نام عبد العزیٰ ہے۔

یہ سب کفر و ضلال پر مرے ہیں، دو نے اسلام قبول کیا وہ یہ ہیں:

(1) سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔

(2) سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔

(المرجع السابق)

تذکرہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

س:-

صحابی جلیل حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

کریں؟

ج:-

حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور آپ

عام الفیل سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تین

سال عمر میں بڑے تھے بعض نے کہا دو سال عمر میں بڑے تھے آپ سرداران

قریش میں سے ہیں، مسجد حرام کی عمارت کی ذمہ داری آپ پر تھی، آپ کی کنیت

ابو الفضل ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے انصار صحابہ سے بیعت عقبہ میں بیعت لی یہ

آپ کے ساتھ موجود تھے ابھی اسلام قبول نہیں کیا مگر لوگوں سے کہہ رہے تھے

کہ اپنے رسول ﷺ کے ساتھ پختہ بیعت کرو، غزوہ بدر کے موقع پر آپ نے اسلام قبول فرمایا، پھر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عباس کی انتہائی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ
رجل الایمان ما لم یحبکم للہ ورسولہ
وقدرت میں میری جان ہے کسی
فخص کے دل میں ایمان داخل نہیں
ہو گا جب تک کہ وہ تم سے اللہ
عزوجل اور اس کے رسول ﷺ
کی رضا کے لیے محبت نہ کرے۔

پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی کیونکہ ہر شخص کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

(ترمذی)

بروز جمعہ بارہ (12) رجب (33) ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔
اس وقت آپ کی عمر اٹھاسی (۸۸) سال تھی، جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں،
آپ کی قبر میں آپ کو اتارنے کے لیے آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما داخل ہوئے۔ (ابن ہشام)

تذکرہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
س:-

جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا
تذکرہ کریں؟

ج:-

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے چچا بھی ہیں اور
رضاعی بھائی بھی، آپ کو ”اسد اللہ و اسد رسول اللہ“ کہا جاتا تھا۔
”معجم البغوی“ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس
ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے بے شک ساتویں آسمان
میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھا ہوا ہے:

حمزة اسد اللہ و اسد رسولہ
حمزہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول
ﷺ کا شیر ہے۔

بعثت نبوی ﷺ کے دوسرے سال آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔
ایک قول کے مطابق بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار ارقم میں داخل
ہونے کے بعد بعثت کے چھٹے سال آپ مشرف بہ اسلام ہوئے میدان بدر میں
بھی آپ حاضر تھے وہاں آپ نے عقبہ بن ربیعہ کو مبارزہٴ واصل جہنم کیا، سب
سے پہلا جھنڈا آپ نے اٹھایا سب سے پہلا سریہ رسول ﷺ نے حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کی قیادت میں روانہ فرمایا:-

حافظ دمشقی روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

خیر اعمامی حمزة
میرے سارے چچاؤں سے بہتر چچا
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

غزوہ احد میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا، وحشی نے آپ کو شہید کیا، جب رسالت ماب ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ کو مقتول دیکھا تو آپ رو پڑے، جب رسول ﷺ نے دیکھا کہ ان کا مثلہ کیا گیا اونچی آواز سے آپ چیخ پڑے، شہادت کے وقت حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اُسٹھ (59) سال تھی۔

حضرت سیدنا حمزہ اور آپ کی بہن کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہداء احد کونہ ہی غسل دیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی انہیں خونوں سمیت دفن کیا گیا
(احمد و ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیوں کا بیان

س:-

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیاں کتنی ہیں؟

ج:-

چھ ہیں (1) حضرت سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہما آپ

نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ (2) اردوی (3) عاتکہ، ان دونوں کے اسلام لانے میں اختلاف ہے (4) اُم حکیم (البیضاء) (5) برہ (6) اُمیمہ
تذکرہ سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

س:-

رسول کریم ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

کریں؟

ج:-

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بالاتفاق مسلمان تھیں، غزوہ خندق میں آپ حاضر تھیں وہاں ایک یہودی کو آپ نے واصلِ جہنم کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مالِ غنیمت سے حصہ بھی مقرر فرمایا۔

آپ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن ہیں، حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عوام بن خویلد نے آپ سے نکاح فرمایا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 20ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی، آپ کی عمر تہتر (۷۳) سال تھی، جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

(انوار محمدیہ للنہبانی)

جمال مصطفوی ﷺ

س:-

رسالت مآب ﷺ کی صورت مبارکہ کے محاسن بیان کیجئے؟

ج:-

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو سب سے بہترین اور حسین و جمیل بشری صورت میں اور انسانی مخلوق میں سے کامل ترین انسان کی صورت میں پیدا فرمایا، آپ ہی ”خَلْقِي خُلْقِي“ فضائل و کمالات اور محاسن کے منبع و مرکز ہیں، آپ کی مثل نہ آپ سے پہلے کوئی آیا ہے نہ بعد میں کوئی آئے گا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله ﷺ احسن الناس	اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کا
وجهاً واحسنهم خلقاً ليس بالطويل	رخ انور تمام لوگوں سے زیادہ
البائن ولا بالقصر	خوبصورت تھا اور آپ کا خلق مبارک
(متفق عليه)	بھی تمام لوگوں سے زیادہ حسین
	تھا آپ دراز قد والے تھے نہ
	چھوٹے قد والے

آپ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ مربوعاً بعید رسول اللہ میانہ قد والے تھے، آپ
 مابین المنکبین له شعر يبلغ شحمة کے دو شانوں کے درمیان عجیب شان
 اذنیہ رأیته فی حلة حمراء لم ارشیناً کا فاصلہ تھا، آپ کے سر مبارک کے
 قط احسن منه بال کانوں کی لوتک تھے، میں نے

(مسلم)

آپ کو سرخ چادر میں ملبوس دیکھا ہے
 اور میں نے آپ سے حسین و جمیل کوئی
 شے نہیں دیکھی۔

سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کان رسول اللہ ﷺ لیس بالقصیر رسالتاً بظہیر چھوٹے قد والے
 ولا بالطویل ضخم الرأس شنن تھے نہ بڑے قد والے، آپ کا سر
 الکفین والقدمین مشرباً وجہہ مبارک موزونیت کے ساتھ بڑا تھا
 بحمرۃ طویل المسربۃ اذا مشی تکفا آپ کے قدمین شریفین اور ہتھیلیاں
 کالما یضلع من صخر لم ارقبلہ ولا مبارک پر گوشت تھیں چہرہ مبارک
 بعدہ مثله (احمد) سفید تھا جس سے سرخی جھلکتی تھی سینہ

مبارک کے درمیان سے پیٹ
 مبارک تک کے بال لے لے تھے
 جب آپ چلتے تو جھک کر چلتے گویا
 آپ چٹان سے نیچے کی طرف اتر
 رہے ہوں۔

س:-

اجمالی طور پر رسالت مآب ﷺ کے چند معجزات کا ذکر کریں؟

ج:-

(1) قرآن مجید فرقان حمید۔

یہ ایسا معجزہ ہے جو ہمیشہ اور تا قیامت باقی رہے گا کیونکہ تحریف و تبدیلی سے اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر: 9)

قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

(2) چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔

(3) اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو معراج کرانا۔

(4) آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا۔

(5) رسول اللہ ﷺ کی برکت سے قلیل طعام کا کثیر ہو جانا۔

(6) حیوانوں کا آپ ﷺ سے ہم کلام ہونا۔

(7) جمادات کا آپ ﷺ کی اطاعت کرنا اور آپ سے ہم کلام ہونا۔

(8) بڑی بڑی بیماریوں میں مبتلا لوگوں کو ٹھیک کر دینا۔ وغیر ذالک

کاتبین وحی

س:-

آپ ﷺ کی وحی لکھنے والے اصحاب کتنے ہیں؟

ج:-

مشہور یہ دس صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں:

- (1) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
- (2) حضرت سیدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ۔
- (3) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔
- (4) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔
- (5) حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ۔
- (6) حضرت سیدنا ابان بن سعید رضی اللہ عنہ۔
- (7) حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔
- (8) حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔
- (9) حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔
- (10) حضرت سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ۔

س:-

رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی کتنے ہیں؟

ج:-

رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی بہت زیادہ ہیں۔

کچھ کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے اور کچھ کا ذکر احادیث نبویہ علی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہے ان میں سے چند اسماء یہ ہیں:

۱۔ محمد۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَرَعَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(حضرت سیدنا) محمد ﷺ اللہ تعالیٰ

کے رسول ہیں۔

۲۔ احمد۔ فرمان الہی ہے:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّآ تِيْ مِنْۢ بَعْدِي

اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو
میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا

اسْمُهُ اَحْمَدُ (القصف: ۶)

نام احمد ہے۔

۳۔ منزل۔ فرمان خداوندی ہے:

يَّآ يُّهَا الْمَزْمُوْمُ قُمْ اِلَيْهِ اِلَّا قَلِيْلًا

اے جھرمٹ مارنے والے رات
میں قیام فرما سوائے کچھ رات کے۔

(منزل: ۲۱)

۴۔ مدثر۔ فرمان الہی ہے:

يَّآ يُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ

اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے

ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ۔

(المدثر: ۲۱)

۵۔ یس۔ فرمان معبود برحق ہے:

يَسَّ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ
(يس: ۲۰۱)

یاسین، حکمت والے قرآن کی قسم۔

۶۔ نور۔۔ فرمان خالق کائنات ہے:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ
مُبِينٌ
(المائدہ: ۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف
سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

۷۔ عبد اللہ۔۔ فرمان رب کائنات ہے:

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا
يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا
(الجن: ۱۹)

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی
بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ
وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

۸۔ روف رحیم۔ ارشاد الہی ہے:

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ
(التوبہ: ۱۲۸)

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

۹۔ سراج منیر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا
(الاحزاب: ۴۶)

اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے
بلا تا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

۱۰۔ رسول الرحمة۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
(الانبیاء: ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت
سارے جہان کے لیے۔

۱۱۔ شاہد۔ مبشر۔ نذیر۔ فرمان الہی ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
 (الاحزاب: ۴۵)
 بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر
 وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا۔

۱۲۔ طہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى
 (طہ: ۲۰۱)
 طاہا، اے حبیب! ہم نے تم پر یہ قرآن
 اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

۱۳۔ حضرت محمد بن جبیر بن معطم اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان لی اسماء انا محمد وانا احمد
 وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر
 وانا العاشر الذی یحشر الناس علی
 قدمی وانا العاقب لیس بعدہ نبی
 بے شک میرے نام ہیں میں محمد
 ہوں اور احمد ہوں میں ماحی ہوں
 میرے قدموں پر لوگوں کو جمع کیا
 جائے گا اور میں عاقب ہوں جس
 کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

س:-

رسول اللہ ﷺ کے مؤذن کتنے اور کون کون تھے؟

ج:-

چار تھے: تین مدینہ منورہ میں تھے اور ایک مکہ مکرمہ میں:

مدینہ منورہ کے مؤذنین

مدینہ منورہ کے مؤذنین تین تھے اور ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ حضرت سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت سیدنا عمرو بن أم مکتوم رضی اللہ عنہ۔

۳۔ سعد بن عائد (یا سعد بن عبد الرحمن بن عوف) المعروف سعد قرظ یا قرظی، یہ مسجد قباء کے مؤذن تھے۔

مکہ مکرمہ کے مؤذن

مکہ مکرمہ کے مؤذن یہ ہیں:

حضرت سیدنا ابو محذورہ اوس جمحی مکی رضی اللہ عنہ۔

س:-

رسول اللہ ﷺ کے خطیب کون تھے؟

ج:-

خطیب رسول ﷺ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے۔

س:-

دربار نبوی ﷺ کے شاعر کون تھے اور کتنے تھے؟

ج:-

تین تھے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن رواحہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ۔

س:-

بارگاہ نبوی ﷺ کے خدام کون تھے؟

ج:-

بارگاہ نبوی ﷺ کے خدام کچھ مرد تھے اور کچھ عورتیں۔

مرد حضرات یہ ہیں:

- ۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔
- ۲۔ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ۔
- ۳۔ حضرت ایمن بن أم ایمن رضی اللہ عنہ۔
- ۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
- ۵۔ حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ۔
- ۶۔ حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ۔
- ۷۔ حضرت نعیم بن ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ۔
- ۸۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ۔
- ۹۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔
- ۱۰۔ حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ۔
- ۱۱۔ حضرت ابوالمہراء ہلال بن حارث رضی اللہ عنہ۔
- ۱۲۔ حضرت ابوالسح ایاد رضی اللہ عنہ۔

اور عورتیں یہ ہیں:

۱۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا

۲۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا۔

۳۔ حضرت اُم رافع سلمیٰ رضی اللہ عنہا۔

۴۔ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ

باندی حضرت اُم عباس رضی اللہ عنہا۔

س:-

محض محبت کی خاطر دربار نبوی ﷺ کے محافظ کون تھے؟

ج:-

رسول اللہ ﷺ سے محض محبت کی خاطر غزوات میں جنہیں محافظہ کا

شرف ملا وہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

دونوں شخصیات غزوہ بدر میں اس وقت جبکہ رسول کریم ﷺ اپنے

خیمہ میں جلوہ افروز تھے محافظ بن کر کھڑے رہے۔

۳۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ نے غزوہ خندق میں آپ ﷺ کی حفاظت کی۔

۴۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، آپ نے وادی قرئی میں آپ کی محافظت کی۔

۵۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ۔

۶۔ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ۔

ان دونوں نے غزوہ حدیبیہ میں آپ کی محافظت کی۔

س:-

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کون ہیں اور کتنے ہیں؟

ج:-

آپ کے (موالی) کچھ مرد اور کچھ عورتیں تھیں:

مرد حضرات یہ ہیں

۱۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حضرت ابو کبشہ اوس یا سلیم رضی اللہ عنہ۔

۴۔ حضرت شقران صالح حبشی رضی اللہ عنہ۔

۵۔ حضرت ابو یسار زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔

۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ۔

۷۔ حضرت رفاعہ بن زید جذامی رضی اللہ عنہ۔

۸۔ حضرت سفینہ مہران یا کیسان رضی اللہ عنہ۔

۹۔ حضرت مابورا لقبطی رضی اللہ عنہ۔

۱۰۔ حضرت واقد یا ابو واقد رضی اللہ عنہ۔

۱۱۔ حضرت رباح رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔ حضرت یسار رضی اللہ عنہ۔

۱۳۔ حضرت ابورافع اسلم قبطی رضی اللہ عنہ۔

۱۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

۱۵۔ حضرت ندیم رضی اللہ عنہ۔

۱۶۔ حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ۔

۱۷۔ حضرت ابوریحانہ سمعون بن زید رضی اللہ عنہ۔

۱۸۔ حضرت انجھہ حادی رضی اللہ عنہ۔

اور عورتیں یہ ہیں :

۱۔ حضرت سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا۔

۲۔ حضرت سلمہ ام رافع زوجہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم۔

۳۔ حضرت ریحانہ بنت شمعون قرظیہ رضی اللہ عنہا۔

۴۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ سیدنا حضرت ابراہیم بن سید

الانبیاء ﷺ ورضی اللہ عنہ۔

۵۔ حضرت سیرین ہمشیرہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہما۔

(المواہب اللدنیہ)

س:-

رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد کتنی ہے؟

ج:-

ستائیس (۲۷) ہے اور وہ یہ ہیں:

نمبر شمار	غزوہ کا نام	مہینہ	سال
۱-	غزوہ ودان (الابواء)	ربیع الاول	۵۲ھ
۲-	غزوہ بواط (ناحیہ رضوی)	ربیع الثانی	۵۲ھ
۳-	غزوہ عشیہ (بطن یثرب)	جماد الاول	۵۲ھ
۴-	غزوہ بدر (اولیٰ)	جماد الاول	۵۲ھ
۵-	غزوہ بدر (کبریٰ)	سترہ رمضان	۵۲ھ
۶-	غزوہ بنو سلیم (کدر)	پندرہ محرم	۵۲ھ
۷-	غزوہ سویق	-----	۵۲ھ
۸-	غزوہ غطفان	-----	۵۲ھ
۹-	غزوہ امر	-----	۵۲ھ
۱۰-	غزوہ بحران (الفرع)	-----	۵۲ھ
۱۱-	غزوہ أحد	سولہ شوال	۵۳ھ
۱۲-	غزوہ حراء الاسد	ربیع الاول	۵۳ھ

۱۳-	غزوة بنو نضير	ربيع الاول	۵۲
۱۴-	غزوة ذات الرقاع	جماد الاول	۵۲
۱۵-	غزوة بدر (دوم)	شعبان	۵۲
۱۶-	غزوة دومة الجندل	ربيع الاول	۵۵
۱۷-	غزوة الخندق	شوال	۵۵
۱۸-	غزوة بني قريظة	ذی القعدة	۵۵
۱۹-	غزوة بني الحیان	ربيع الاول	۵۶
۲۰-	غزوة ذی قرد (الغابة)	-----	۵۶
۲۱-	غزوة بني المصطلق	شعبان	۵۶
۲۲-	غزوة الحديبية	ذی القعدة	۵۶
۲۳-	غزوة خيبر	ذی الحجة	۵۷
۲۴-	غزوة القناء	ذی القعدة	۵۸
۲۵-	غزوة حنين	شوال	۵۸
۲۶-	غزوة الطائف	شوال	۵۸
۲۷-	غزوة تبوك	رجب	۵۹

س:-

سرایا (جن لشکروں کو جہاد کیلئے رسول کریم ﷺ نے مبعوث فرمایا

خود تشریف نہ لے گئے) کی تعداد کتنی ہے؟

ج:-

چوالیس (۴۴) ہے اور وہ یہ ہیں:

نمبر شمار	سرایا کے نام	سرایا کی قیادت کرنے والے
۱-	سمندر کے کنارہ قریش کے قافلہ کی جانب	حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ
۲-	قبیلہ رابغ کی جانب	حضرت عبید بن حارث رضی اللہ عنہ
۳-	قبیلہ خرار کی جانب	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۴-	سرایا عبد اللہ جحش	حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ
۵-	سریہ سالم بن عمیر	حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ
۶-	کعب بن اشرف یہودی کی جانب	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۷-	قبیلہ قطن کی جانب	حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ
۸-	بئر معونہ کی جانب	حضرت منذر رضی اللہ عنہ
۹-	اہل قرطاء کی جانب	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۱۰-	قبیلہ غمر مرزوق کی جانب	حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ
۱۱-	قبیلہ بنو ثعلبہ کی جانب	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۱۲-	قبیلہ سلیم کی جانب	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	دومہ الجندل کی جانب	۱۳-
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنو سعد کی جانب	۱۴-
حضرت عاصم رضی اللہ عنہ	قبیلہ رجب کی جانب	۱۵-
حضرت عبداللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ	قبیلہ ابورافع کی جانب	۱۶-
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	قبیلہ ابو زرام کی جانب	۱۷-
حضرت کریم بن جابر رضی اللہ عنہ	قبیلہ عنین کی جانب	۱۸-
حضرت عمرو بن أمیہ رضی اللہ عنہ	معاملات حدیبیہ کے لیے۔	۱۹-
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	قبیلہ تریہ کے لیے۔	۲۰-
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	قبیلہ فزارہ کی جانب	۲۱-
حضرت ابن سعد انصاری رضی اللہ عنہ	سرزمین غطفان کی جانب	۲۲-
حضرت ابن ابی العوجاء رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنو سلیم کی جانب	۲۳-
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	عزی بُت کو گرانے کے لیے	۲۴-
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	صواع بُت کو گرانے کے لیے	۲۵-
حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ	لات بُت کو گرانے کے لیے	۲۶-
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنو خزاعہ کی جانب	۲۷-
حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ	قبیلہ ہوازن کے بھاگے ہوئے لوگوں کی جانب	۲۸-

۲۹۔	قبیلہ نخشم کی جانب	حضرت قطبہ رضی اللہ عنہ
۳۰۔	قبیلہ جذام کی جانب	-----
۳۱۔	قبیلہ قرودہ کی جانب	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
۳۲۔	قبیلہ بنو ملوح کی جانب	حضرت غالب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۳۳۔	قبیلہ ذات اطلاق کی جانب	حضرت کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
۳۴۔	قبیلہ ذات سلاسل کی جانب	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۳۵۔	سیف بحر کی جانب	حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
۳۶۔	قبیلہ محارب اور اضم کی جانب	حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ
۳۷۔	حبشہ کی جانب	حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ
۳۸۔	فکس بُت کو گرانے کے لیے۔	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
۳۹۔	قبیلہ عذرہ و بلی کی جانب	حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ
۴۰۔	اہل بنو ناحیۃ البلقاء کی جانب	حضرت أسامہ رضی اللہ عنہ
۴۱۔	وادی قری کی جانب	حضرت زید رضی اللہ عنہ
۴۲۔	قبیلہ بنو ثعلبہ کی جانب	-----
۴۳۔	قریش کے قافلہ کی جانب	-----
۴۴۔	سریہ سوقہ	-----

(ابن ہشام)

س:-

رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک کب ہوا؟

ج:-

پیر کے دن آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا جبکہ وصال کے وقت عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) سال تھی، لوگوں کے پاس تشریف لے آئے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنے حجرہ مبارکہ کا پردہ ہٹایا، دروازہ کھولا پھر لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں سلام فرمایا۔ پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ مبارک کی چوکھٹ پر کھڑے ہو گئے صحابہ کرام آپ کو دیکھ کر خوشی سے جھومنے لگے اور قریب تھا کہ اپنی نماز کو ہی بھول جاتے آپ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اپنی اپنی جگہ پر رہو حالت نماز میں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اس ہیئت کو دیکھ کر حضور ﷺ مسکرائے پھر حجرہ مبارکہ کی طرف واپس لوٹ گئے اور لوگ بھی اس خیال سے گھروں کو چلے گئے کہ رسول اللہ ﷺ صحت یاب ہو گئے ہیں اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی مقام سبخ سے واپس گھر تشریف لے آئے اور جس دن حضور ﷺ مسجد تشریف لے گئے تھے اس دن جب آپ واپس گھر تشریف لائے تو حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں لیٹ گئے اس دوران آل ابوبکر کا ایک شخص (وہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما تھے) آیا اس کے ہاتھ میں تر مسواک تھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول کریم ﷺ اس کی

مسواک کی طرف دیکھنے لگے، میں پہچان گئی کہ آپ مسواک لینا چاہتے ہیں، کہتی ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کیا آپ یہ مسواک پسند کریں گے؟ فرمایا: ہاں، کہتی ہیں میں نے اسے لے کر چبایا اور نرم کر کے آپ کو دیدیا آپ ﷺ نے اتنے اچھے طریقے سے مسواک فرمایا حتیٰ کہ پہلے میں نے اس طرح آپ کو مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، پھر آپ نے مسواک رکھ دی اس کے بعد مجھے اپنی گود میں کچھ بوجھ محسوس ہوا میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا کہ آپ اپنی نگاہ مبارک کو اوپر کی طرف کیے ہوئے فرما رہے ہیں ”بل الرفیق الاعلیٰ من الجنة“ اور ایک روایت میں ہے:

الحقنى بالرفیق الاعلیٰ
اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے
سیدہ فرماتی ہیں آپ ﷺ کو انتخاب کا اختیار دیا گیا اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ نے انتخاب کر لیا۔
اس طرح اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رخصت ہوئے۔

مصطفیٰ کریم ﷺ کو غسل دینے والے افراد

س:-

مصطفیٰ کریم ﷺ کو غسل مبارک کس نے دیا؟

ج:-

جب لوگوں نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی

تو منگل کے دن آپ کی تکفین و تدفین کی تیاری کی گئی۔

آپ کو غسل دینے والے افراد یہ ہیں:

۱۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حضرت سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ۔

۴۔ حضرت سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہ۔

۵۔ حضرت سیدنا أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

۶۔ حضرت سیدنا شقران رضی اللہ عنہ۔

حضرت سیدنا اوس بن خولی خزرجی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ سے کہا:

اشدك الله يا علي و حظنا من

رسول الله ﷺ

اے علی میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ

دیتا ہوں ہمیں بھی کچھ رسول اللہ

ﷺ کے غسل مبارک سے حصہ عطا

فرمائیں۔

حضرت اوس رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ ہیں اور بدری صحابی ہیں۔

حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا آجاؤ وہ رسول اللہ ﷺ

کو اپنے سینے کے ساتھ سہارا دے کر بیٹھے رہے جبکہ حضرت عباس اور حضرت قثم

رضی اللہ عنہما حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوازمات غسل میں شریک

رہے، حضرت أسامہ بن زید اور حضرت شقران پانی ڈالتے رہے۔

غسل دینے والے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینہ سے لگا کر آپ کی قمیص مبارک کے اوپر سے نہلاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔

باہی انت و امی ما اطیبک حیاً و
میتاً
میرے ماں باپ آپ پر قربان
آپ وصال سے پہلے اور بعد میں
کیسے طیب و طاہر ہیں۔

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس لیے فرمایا کیونکہ آپ ﷺ میں اس طرح کی کوئی کثافت موجود نہ تھی جو عام میت میں ہوتی ہے، غسل مبارک سے فراغت کے بعد آپ کو کفن شریف پہنایا گیا، کفن میں صرف تین سفید یمنی کپڑے تھے دو سفید چادریں تھیں اور ایک کفن میں صرف تین یمنی سحولی چادریں تھی (سحول یمن میں ایک جگہ کا نام ہے یہ چادریں وہاں کی بنی ہوئی تھیں)

س:-

رسول اللہ ﷺ پر نماز جنازہ کیسے پڑھا گیا اور آپ کو کس شخص نے

دفن کیا؟

ج:-

منگل کے دن تکفین سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ کا جسد اطہر اسی تخت پر رکھا گیا جس پر آپ ﷺ کا وصال ہوا تھا، اب صحابہ کرام علیہم السلام

رضوان میں اختلاف پیدا ہوا کہ کس مقام میں آپ ﷺ کی تدفین کی جائے، کسی نے کہا مسجد میں، کسی نے کہا آپ کے باقی صحابہ کرام علیہم رضوان کے ساتھ (جنت البقیع میں)، اس پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ما قبض نبی الا دفن حیث قبض نبی کی روح جس جگہ قبض ہوتی ہے وہیں انہیں دفن کیا جاتا ہے۔

پھر آپ ﷺ کے بچھونے کے ارد گرد زمین پر ایک نشان کھینچا گیا (اور نشان کے اندر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے قبر مبارک کھودی) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی طرح قبر کھودتے تھے (یعنی شق والی قبر) جبکہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اہل مدینہ منورہ کی طرح لحد قبر بناتے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو شخص بلائے ایک کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا اور دوسرے کو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف، پھر عرض کی یا باری تعالیٰ تو ہی ان میں سے جسے چاہے چن لے چنانچہ ان دونوں میں سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ پہلے پہنچ گئے انہوں نے آپ ﷺ کے لیے لحد والی قبر تیار کی، اس کے بعد لوگوں نے آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا شروع کر دیا (یہی آپ ﷺ کا نماز جنازہ تھیں) آپ کی اصطلاحی نماز جنازہ نہیں پڑھا گیا)

سب سے پہلے مرد حضرات آئے (اور مردوں میں بھی سب سے پہلے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور بنی ہاشم نے

پڑھی) مردوں کی فراغت کے بعد عورتیں آئیں اور عورتوں کے بعد بچے آئے
اس نماز جنازہ میں امامت کسی نے نہیں کی۔

نبی ﷺ کو قبر میں اتارنے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان
کے نام

آپ کو قبر میں اتارنے والے حضرات یہ ہیں:

۱۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

۲۔ حضرت سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما۔

۳۔ حضرت سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما۔

۴۔ حضرت سیدنا شقران رضی اللہ عنہ۔

حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ
سے کہا اے علی! ہمیں برکت کے لیے حصہ دے آپ نے انہیں بھی اجازت
دے دی، رسالت مآب ﷺ کو قبر میں اتارنے کے بعد آپ کے آزاد کردہ
غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ نے وہ سرخ چادر جسے رسول اللہ ﷺ اپنے
جسم مبارک کے لیے بچھاتے تھے وہ قبر مبارک میں بچھا دی اور قبر مبارک میں وہ
بھی دفن کر دی اور کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بعد اس کو کوئی نہیں استعمال کرے گا
(اس لیے قبر مبارک میں دفن کر دی گئی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

دوسری فصل

خصائص مصطفیٰ ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

نبی اکرم ﷺ کے دنیا اور آخرت میں چند ایسے خصائص و کمالات ہیں جن سے آپ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ممتاز و ارفع ہیں۔
وہ خصائص جو دنیا میں آپ کے ساتھ مختص تھے۔

س:-

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا ہے کہ وہ سیدنا محمد ﷺ پر ایمان لائیں گئے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور با ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور و ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا: کیونکہ تم نے اقرار کیا

وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ

اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے
عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو تم
ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ
تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

(آل عمران: ۸۱)

س:-

اہل کتاب کو آپ کی نبوت کا مکمل علم تھا اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے
سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب
تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا
اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت
منکروں پر۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا ابَّحَ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا
عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
الْكٰفِرِينَ

(البقرہ: ۸۹)

س:-

مصطفیٰ کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

اس پر دلیل لاؤ؟

ج:-

ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب: ۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

س:-

سیدنا محمد ﷺ اول المسلمین ہیں اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ (الزمر: ۱۱)

تم فرماؤ کہ مجھے حکم ہے کہ اللہ کی عبادت کرو نرا اس کا بندہ ہو کر تو مجھے حکم ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں (یعنی اہل اطاعت و اخلاص میں سب سے مقدم ہو)

س:-

رسول اللہ ﷺ انبیاء علیہم السلام کے ان کی اُمت کی بانسبت زیادہ قریب ہیں اس پر دلیل بیان کریں؟

ج:-

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اولی الناس بعیسی ابن سارے لوگوں سے زیادہ میں دنیا و
مریم فی الدنيا والآخرة آخرت میں (حضرت) عیسیٰ بن مریم
(بخاری و مسلم) (علیہ السلام) کے زیادہ قریب ہوں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا یہود یوم عاشورا (دس محرم الحرام) کو روزہ رکھتے ہیں ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا ہم ان کی تعظیم کے پیش نظر روزہ رکھتے ہیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نحن اولیٰ بموسیٰ منکم ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں۔

ایک روایت میں ہے:

ہم تم سے زیادہ حق دار اور قریب ہیں
موسیٰ علیہ السلام کے۔

نحن احق واولیٰ منکم

ایک روایت میں ہے:

میں ان سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام
کے قریب ہوں۔

انا اولیٰ بموسیٰ منہم

(بخاری و مسلم)

س:-

سیدنا محمد ﷺ کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں اور آپ
کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے
زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان
کی مائیں ہیں۔

أَلَنْبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
نَفْسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ

س:-

حبیب مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے پاس بھیج کر

احسان عظیم فرمایا، اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا
 مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ
 كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
 (الجمعة: ۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی
 میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس
 کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک
 کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا
 علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس
 سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

س:-

رسالت مآب ﷺ ساری مخلوق میں سب سے بہتر اور اولاد آدم
 علیہ السلام کے سردار ہیں اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے اولاد ابراہیم علیہ السلام سے
 حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا اور اولاد اسماعیل میں سے بنو کنانہ کو منتخب فر
 مایا اور بنو کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو منتخب فرمایا اور بنو ہاشم سے
 مجھے منتخب فرمایا اور میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں لیکن مجھے اس پر کوئی
 فخر نہیں ہے
 (مسلم)

س:-

رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
(الانبیاء:)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت
سارے جہان کے لیے۔

نیز خود رسالت مآب ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

”مجھے صاحب ہدایت اور صاحب رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے“

س:-

نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے لیے امان ہیں اس کے لیے دلیل کیا

ہے؟

ج:-

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ
فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے
جب تک اے حبیب تم ان میں تشریف
فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا
نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں

(الانفال: ۳۳)

س:-

باری تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں کس نبی کی قسم کھائی ہے؟

ج:-

ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی حیات طیبہ کی قسم کھائی ہے۔

ارشاد فرمایا:

لَعَمْرِكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ
يَعْمَهُونَ (الحجر: طم)

اے حبیب تمہاری جان کی قسم بے شک
وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

س:-

پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کو رب ذوالجلال نے ان کے نام مبارک
سے نہیں پکارا اس پر مثالیں کیا ہیں؟

ج:-

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
مِنْ رَبِّكَ (المائدہ: ۶۷)

اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں
تمہارے رب کی طرف سے۔

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

اے بالاپوش اوڑھنے والے۔

(المدثر: ۱)

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ

اے جھرمٹ مارنے والے۔

(مزل: ۲۱)

نیز فرمایا:

طه

(طہ: ۱)

طاہا۔

نیز فرمایا:

يس

(یسین: ۱)

یا سین۔

س:-

جب قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ خیر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اپنے حبیب سیدنا محمد ﷺ کے نام گرامی کا ذکر فرماتا ہے اس پر دلیل پیش کریں؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ
وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى
وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِيثَاقًا غَلِيظًا (الاحزاب: ۷)

اور اے حبیب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔

س:- رسول اللہ ﷺ کو ان کے اسم گرامی کے ساتھ پکارنے سے اللہ تعالیٰ

نے منع فرمایا ہے اس پر دلیل لائیں؟

ج:۔ ارشاد ربانی ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ
الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ
الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ
تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ
ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا
ہے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم
میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ
لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے
خلاف کرتے ہیں انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا

ان پر دردناک عذاب پڑے۔

(النور: ۶۳)

س:۔ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اونچی آواز لگانے سے اللہ تعالیٰ نے منع
فرمایا ہے دلیل پیش کریں؟

ج:۔

ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ
لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا
تَشْعُرُونَ

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ
کرو اس نبی کی آواز سے اور ان کے
حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں
ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو
کہ کہیں تمہارے عمل اکارت ہو جائیں

اِنَّا الَّذِيْنَ يَغْضُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ
 قُلُوْبَهُمْ لِتَقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاجْرٌ
 عَظِيْمٌ اِنَّا الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ
 وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
 وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ
 لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(الحجرات: ۵۲۲)

اور تمہیں خبر نہ ہو بے شک وہ جو اپنی
 آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ
 کے پاس یہ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے
 پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان
 کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے
 شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے
 پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل
 ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ
 تم ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان
 کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا
 مہربان ہے۔

س:-

اللہ رب العزت نے اپنے حبیب سیدنا محمد ﷺ کو نور بنا کر بھیجا

ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

ارشاد ربانی ہے:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتٰبٌ
 مِنْ رَّبِّكَ
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتٰبٌ
 مِنْ رَّبِّكَ
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتٰبٌ
 مِنْ رَّبِّكَ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف
 سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

(المائدہ: ۱۵)

مبین

س:-

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ پر دائی درود پاک پڑھنے کا حکم دیا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

س:-

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے سبب اگلے اور پچھلے لوگوں کے گناہ معاف کر دیئے ہیں اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيمًا (الفتح: ۳۱)

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے۔

س:-

ہر نبی کی ایک مقبول و مستجاب دعا ہوتی ہے ہمارے نبی کریم ﷺ نے اپنی وہ دعا قیامت کے دن کیلئے مؤخر فرمادی اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکل نبی دعوة لقد دعا بها في
أمته و خبأت دعوتى شفاعته
لأمتى يوم القيامة
(مسلم)

ہر نبی کی ایک مقبول و مستجاب دعا ہوتی ہے ہر نبی نے اپنی امت میں تشریف فرما ہو کر (دنیا میں) وہ دعا مانگی لی میں نے اپنی دعا کو چھپا کر رکھا قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے شفاعت کی دعا کروں گا۔

س:-

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے ان کے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ کو ریاض الجحیم بنا دیا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما بین بیٹی و منبری روضة من
ریاض الجنة
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان
والی جگہ جنت کے باغوں میں سے باغ
(بخاری و مسلم) ہے۔

س:-

سیدنا محمد ﷺ جیسے اپنے آگے سے دیکھتے ہیں ویسے ہی اپنے پیچھے
سے بھی دیکھتے ہیں اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم
ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے فلاں تم
اچھے طریقے سے نماز کیوں نہیں ادا کرتے؟ کیا جب نماز پڑھنے والا نماز پڑھتا
ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ کیسے پڑھ رہا ہے، وہ اپنے لئے (یعنی اپنی نجات کے
لئے) نماز پڑھتا ہے:

انی لا بصر من ودائی کما ابصر بے شک میں جیسے آگے سے دیکھتا
من بین یدی (مسلم) ہوں ویسے ہی پیچھے سے بھی دیکھتا
ہوں۔

س:-

رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا حق ہے کیونکہ شیطان آپ کی
صورت اختیار نہیں کر سکتا اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

من رانی فی المنام فسیرانی فی
اليقظة ولا يتمثل الشيطان بي
(بخاری و مسلم)

جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا
عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ
لے گا کیونکہ شیطان میری صورت
اختیار نہیں کر سکتا۔

وہ خصائص جو آخرت میں آپ ﷺ
کے ساتھ مختص ہوں گے

س:-

رسول اللہ ﷺ کو رب ذوالجلال نے ”شہید“ کے وصف کے ساتھ
متصف کیا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

فرمان الہی ہے:

فَكَيْفَ اِنَّا جِنًا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ
وَجِنًا بِلِسَانِ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا
(النساء: ۴۱)

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے
ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں
ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں

س:-

سیدنا محمد ﷺ قیامت کے دن سب سے پہلے قبر انور سے باہر تشریف لائیں گئے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اناسید ولد آدم یوم القیامة بروز قیامت میں اولاد آدم علیہ السلام
 ویبیدی لواء الحمد ولا فخر وما کاسردار ہوں گا اور حمد کا جھنڈا میرے
 من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہاتھ میں ہو گا مجھے اس پر کوئی فخر نہیں
 تحت لوائی وانا اول من تنشق اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے ما
 عنہ الارض ولا فخر سوا سب انبیاء (علیہم السلام) میرے
 (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، جھنڈے کے نیچے ہو گئے میں سب
 مسلم) سے پہلے اپنی قبر انور سے باہر آؤں گا
 مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

س:-

رسالت مآب ﷺ سارے نبیوں کے امام اور خطیب ہیں اس پر کیا
 دلیل ہے؟

ج:-

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

اذا كان يوم القيامة كنت انا
امام النبیین و خطیبہم و صاحب
شفا عتہم غیر فخر
جب قیامت کا دن ہوگا سب نبیوں کا
امام و خطیب اور صاحب شفاعت میں
ہوں گا مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

(احمد، ترمذی، حاکم،

ابن ماجہ)

س:-

بروز قیامت سارے انبیاء علیہم السلام سیدنا محمد ﷺ کے جھنڈے

کے نیچے ہوں گے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بروز قیامت میں سب لوگوں کا سردار ہوں مجھے اس پر کوئی فخر نہیں

اس دن ہر شخص میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور چھٹکارے کا انتظار کر رہا ہوگا

حمد کا جھنڈا میرے ساتھ ہوگا جب میں چلوں گا تو لوگ میرے ساتھ ساتھ

ہوں گے حتیٰ کہ میں جنت کے دروازے پر آ جاؤں گا اور اس پر دستک دوں گا

آواز آئے گی کون؟ میں جواب دوں گا (سیدنا) محمد ﷺ تو مجھ سے کہا جائے گا مرحبا (خوش آمدید) پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا سجدے میں اس کو دیکھتا رہوں گا۔ (حاکم)

س:-

جنت کا دروازہ سب سے پہلے سیدنا محمد ﷺ کھٹکا نہیں گئے اس پر کیا

دلیل ہے؟

ج:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اکثر الانبياء تبعاً يوم القيامة
وانا اول من يقرع باب الجنة
تبعين ميرے ہوں گے اور سب سے

پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکاؤں گا۔ (مسلم)

نیز انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت

میں جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کو کھٹکاؤں گا، خازن جنت

مجھ سے پوچھے گا کون؟ تو میں کہوں گا (سیدنا) محمد (ﷺ) وہ کہے گا آپ ہی

کے لیے مجھے حکم ہوا ہے، آپ سے پہلے کسی کے لیے میں نے یہ دروازہ نہیں

(مسلم)

کھولا۔

س:-

(بروز قیامت) مصطفیٰ کریم ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمایا

جائے گا اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہو

ں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن سے اذان

سنو تو جواب میں اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر تم مجھ پر درود پڑھو

کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر

دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اس کے بعد تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ

کا سوال کرو پس بے شک یہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں

میں سے ایک بندے کو ملے گا اور مجھے یقین ہے وہ میں ہوں، جس شخص نے

میرے لیے وسیلہ کا (اللہ تعالیٰ سے) سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلا

ل ہو جائے گی۔

(مسلم)

س:-

(بروز قیامت) رسول اللہ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا اس پر

کیا دلیل ہے؟

ج:-

ارشاد ربانی ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدُ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُودًا

ہے کہ تم میں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا

(بنی اسرائیل: ۷۹) کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا پس میں

اور میری امت ایک ٹیلہ پر ہوں گے پھر رب ذوالجلال مجھے سبز حلہ پہنائے گا

پھر مجھے اجازت دے گا تو جو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ میں کہوں گا یہ مقام محمود ہے

(احمد، حاکم، ابن حبان)

س:-

(بروز قیامت) رسول اللہ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا اس پر

کیا دلیل ہے؟

ج:-

ارشاد الہی ہے!

بے شک ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا

إِنَّا عَطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ

کیا ہے۔

(الکوثر: ۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

بيننا انا اسير في الجنة اذ انا بنهر حا
فتاه قباب الدر المجوف فقلت ما
هذا يا جبرئيل قال هذا الكوثر
الذي اعطاك ربك فانه طيبه او
طيبه مسك اذ فر

(البخاری)

اسی دوران میں جنت میں چل رہا تھا
کہ اچانک ایک نہر پر میری نظر پڑی
جس کے دونوں کنارے نرم موتیوں کے
خیمہ ہیں میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا
ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا
یہ حوض کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو
عطا کیا میں نے دیکھا اس کی مٹی یا فرمایا
اس کی خوشبو نہایت خوشبودار مشک تھی۔

س:-

بروز قیامت عرش کی دائیں جانب سید الانبیاء ﷺ کی کرسی مبا
رک لگی ہوگی اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا (بروز قیامت) مجھے جنتی حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کی دا
ئیں جانب کھڑا ہوں گا اس وقت میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں
سے کوئی میرے ساتھ نہیں ہوگا۔
(ترمذی)

س:-

(بروز قیامت) سارے انبیاء علیہم السلام کے متبعین سے زیادہ متبعین
ہمارے نبی ﷺ ہونگے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: بروز قیامت سارے نبیوں سے زیادہ متبعین میرے
ہوں گے

(مسلم)

تیسری فصل

فضائل درود و سلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ اور نبی مجتبیٰ ﷺ پر ہمیں درود

سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے
نبی A پر درود بھیجتے ہیں اس نبی پر

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

اے ایمان والو ان پر درود اور خوب

تَسْلِيمًا

سلام بھیجو۔

(الاحزاب: ۵۶)

درود پاک کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں عنقریب

میں ان میں سے چند کا ذکر کروں گا، جیسا کہ درود و سلام والی کتابوں میں درود

پاک پڑھنے والے کی فضیلت، اور آپ کا نام گرامی سنتے وقت درود پاک نہ

پڑھنے والے کیلئے وعید آئی ہے۔

چند احادیث ملاحظہ فرمائیں

س:-

حدیث مبارک میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک

پڑھنے سے اس کا ثواب دس گنا بڑھ جاتا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ
علیہ عشراً
جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود
پڑھا اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس پر رحمت
نازل فرمائے گا۔

(مسلم، ابو داؤد، نسائی

ترمذی، ابن حبان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ذکر عندہ فلیصل علی
و من صلی علی مرۃ صلی اللہ
علیہ عشراً
جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو وہ مجھ
پر درود پڑھے اور جو مجھ پر ایک بار درود
پڑھے گا اللہ تعالیٰ دس بار اس پر رحمت
نازل فرمائے گا۔

س:-

اخلاص کے ساتھ نبی ﷺ کی ذات بابرکات پر درود پاک پڑھنا
لازم ہے کیونکہ یہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

من صلی علی من اُمتی صلوة
مخلصاً من قلبه صلی اللہ علیہ
بہا عشر صلوات ورفعه بہا عشر
درجات و کتب لہ بہا عشر
حسنات و معانہ عشر سیات
(نسائی، طبرانی، بزار)

میری اُمت میں سے جو شخص اخلاص
کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک
پڑھے گا اللہ تعالیٰ دس بار اس پر رحمت
نازل فرمائے گا، اور اس کے دس درجا
ت بلند فرمائے گا دس نیکیاں لکھ دے گا
اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

ایک روایت میں ہے:

جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل
فرمائے گا دس گناہ مٹا دے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

(احمد، نسائی، ابن ماجہ)

س:-

جو شخص نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کیلئے دعاء
مغفرت کرتے ہیں اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں جو شخص رسالت مآب ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ
تعالیٰ اس پر ستر مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور فرشتے ستر مرتبہ اس کیلئے دعاء
مغفرت کریں گے (احمد، بسند حسن)

س:-

جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ پر درود پاک کثرت سے پڑھنے کے بہت سارے فضائل ہیں دلیل کے ساتھ انہیں پیش کریں؟

ج:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو کیونکہ ابھی ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر رب ذوالجلال کی طرف سے میرے پاس آئے ہیں کہ

ما علی الارض من مسلم یصلی
علیک مرة واحدة الا صلیت انا
وملائکتی علیہ عشراً
روئے زمین پر رہنے والا کوئی مسلمان
جو آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا
میں اس پر دس بار رحمت نازل فرماؤں
ں گا اور میرے فرشتے اس کیلئے دس بار
رودعاء مغفرت کریں گے۔
(طبرانی)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فاكثروا على من الصلوة فيه فان صلا تكم معروضة على

جمعہ کا دن تمہارے سب دنوں سے افضل ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن ان کا وصال ہوا اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن صعقہ ہوگا لہذا جمعہ کے دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچے گا جبکہ آپ تو وفات پا چکے ہونگے؟

ارشاد فرمایا:

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء (احمد۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان ابو داؤد۔ حاکم)

بے شک خالق کائنات نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

س:-

اللہ تعالیٰ کے کچھ چلنے پھرنے والے فرشتے ہیں جو درود پڑھنے والے کا درود آپ کے پاس جا کر پیش کرتے ہیں اس پر دلیل پیش کریں؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا:

ان لله ملائكة سياحين يبلغونني
عن امتي السلام

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ چلنے پھرنے
والے اور سیاحت کرنے والے فرشتے

(نسائی - ابن حبان) ہیں جو میرے امتی کا درود و سلام مجھ

تک پہنچاتے ہیں۔

س:-

اللہ تعالیٰ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارکہ کو لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ

آپ سلام پڑھنے والے کا جواب دے دیتے ہیں اس پہ دلیل لائیں؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ میری روح کو

لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (احمد، ابوداؤد)

(مترجم عنی اللہ عنہ عرض پرداز ہے کہ اس سلسلہ میں مزید وضاحت کے

لیے امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب ”حیۃ الانبیاء“ اور شیخ الاسلام امام جلال الدین

سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب ”انباء الاذکیاء بحیۃ الانبیاء“ ملاحظہ کریں ان شاء اللہ

سب اعتراضات دور ہو جائیں گے)

س:-

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام پڑھنے سے غم دور ہو جاتے ہیں

اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کا چوتھائی حصہ گزر گیا تھا، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، تھر تھرانے والی آگئی اس کے پیچھے آئیگی پیچھے آنے والی، موت آئیگی اپنی تمام تر مشقتوں کے ساتھ موت آئیگی اپنی تمام تر مشقتوں کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لیکن اب میں تو آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا یا رسول اللہ ﷺ میں کتنے وقت تک درود پڑھتا رہوں؟ فرمایا: جتنا چاہو، میں نے عرض کی چوتھائی حصہ تک؟ فرمایا: جتنا چاہو اگر زیادہ وقت تک پڑھو گے تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کی، آدھا حصہ (رات دن کا یا ان میں سے کسی ایک کا) فرمایا: جتنا چاہو اگر زیادہ وقت تک پڑھو گے تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا تو میں نے عرض کی دو تہائی حصہ، ارشاد فرمایا: جتنا چاہو اگر زیادہ وقت تک پڑھو گے تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا، میں نے عرض کی، پھر سارا وقت (ماسوائے اللہ تعالیٰ کے فرائض کے اوقات کے) آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا، فرمایا: اگر ایسا کرو گے تو تمہارے سب غم دور ہو جائیں گے اور

تمہارے گناہ بخش دیئے جائیگے۔ (احمد، حاکم، ترمذی)

س:-

مؤمن کے پاس اگر راہ خدا میں صدقہ دینے کیلئے کچھ نہ ہو تو وہ نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھے یہی اس کے لیے صدقہ ہے اس پر دلیل
دیں؟

ج:-

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان شخص کے پاس راہ خدا میں صدقہ دینے
کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہے:

اللهم صل على محمد عبدك اے اللہ تو رحمت کاملہ نازل فرما اپنے
ورسولك وصل على المؤمنين بندے اور اپنے سچے رسول سیدنا محمد ﷺ
والمؤمنات پر اور رحمت نازل فرما مؤمن مرد اور مؤمن
والمسلمين والمسلمات عورتوں، مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔

پس بے شک یہی اس کا صدقہ ہے۔

نیز فرمایا:

لا يشبع مؤمن خيراً حتى يكون مؤمن کسی نیکی کے کام سے سیر نہیں ہو
منتهاہ الجنة گا یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہی ہو

(ابن حبان) گی۔

س:-

بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس نبی اکرم ﷺ کا ذکر خیر ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے اس پر دلیل وارد کریں؟

ج:-

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

البخیل من ذکر ت عنده فلم یصل علیّ
بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔
(ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم)

س:-

وہ مجلس اور محفل جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا جائے تو بروز قیامت وہی مجلس و محفل ان کے لیے باعثِ خسارہ بنے گی اس پر دلیل پیش کریں۔

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم کسی ایسی مجلس و محفل میں بیٹھے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نہ ہی اپنے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھیں بروز قیامت وہی مجلس

ان پہ باعث خسارہ ہوگی اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو ان کو معاف فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو ان پر کڑی گرفت فرمائے گا۔

(ترمذی۔ احمد۔ حاکم۔ نسائی۔ ابوداؤد)

س:-

روئے زمین کی جس جگہ پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھا جائے وہ آپ تک پہنچ جاتا ہے اس پر دلیل لائیے۔

ج:-

حضرت حسین بن حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حيثما كنتم فصلوا على فان

تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود پاک

پڑھو گے پس بے شک تمہارا درود مجھ

تک پہنچ جاتا ہے۔

صلاتكم تبلغني
(طبرانی فی المعجم الکبیر)

س:-

اے بھائی جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی پاک ﷺ پر درود پاک

پڑھنا مت بھولو، اس پر دلیل ذکر کیجئے۔

ج:-

حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ

عنها سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

اذا دخلت المسجد فقولي بسم الله
والحمد لله، اللهم صل على محمد
وآله وسلم اللهم اغفر لي وسهل لي
ابواب رحمتك، فاذا خرجت من
المسجد فقولي كذ لك الا انه قال
وسهل لي ابواب رزقك

جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہا کرو
اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع سب
تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اے اللہ تو
رحمت کاملہ نازل فرما سیدنا محمد ﷺ
اور ان کی آل اطہار پر اے اللہ!
میری مغفرت فرما اور میرے لیے اپنی
رحمت کے دروازے آسان فرما، پھر

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن سنی،
احمد)

جب تم مسجد سے باہر آؤ تو پھر بھی اسی
طرح کہو مگر آخر میں یوں کہو اے اللہ
میرے لیے اپنے رزق کے دروازے
کھول دے۔

س:-

اے مخاطب! جب مؤذن اذان دے تو تم بھی اس طرح کہتے جاؤ اور
اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھو اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر تم مجھ پر درود پاک پڑھو پس بے شک جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا پھر تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ میں ہوں، پس جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے گا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، احمد)

چوتھی فصل

حبیب خدا ﷺ پر درود و سلام کے
پڑھے جانے والے کلمات طیبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

یاد رہے سرکارِ دو عالم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ قرب پانے کا وسیلہ ہے، لیکن آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہم درود پاک کیسے پڑھیں تو اس کیلئے ہم چند کلمات طیبہ منقولہ کا ذکر کرتے ہیں۔

س:-

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ آپ نے ہمیں درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا ہے ہم کیسے پڑھیں تو جواب میں آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل نے آپ پر ہمیں درود پاک پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم کیسے پڑھیں؟ رسول اکرم ﷺ تھوڑی دیر خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمارے ذہنوں میں خیال آیا ان کو چاہیے تھا کہ یہ سوال نہ کرتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس طرح پڑھو:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل إبراهيم في العالمين انك حميد مجيد (مسلم)

اے اللہ تو رحمت نازل فرما (سیدنا) محمد ﷺ اور ان کی آل پر جیسے تو نے رحمت کاملہ نازل فرمائی (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرما (سیدنا) محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی دونوں جہانوں میں (حضرت سیدنا) ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو لائق حمد اور قابل تعریف ہے، اور سلام پڑھنے کا تو تمہیں پتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟ تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا تم اس طرح کہو:

اللهم صل على محمد وازواجه وذرياته كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد وازواجه وذرياته كما باركت على آل إبراهيم انك حميد مجيد (بخاری۔ ابوداؤد)

اے اللہ! تو رحمت کاملہ نازل فرما (حضرت سیدنا) محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد اطہار پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل (سیدنا) ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد امجاد پر جیسے تو نے برکت

نازل فرمائی آل سیدنا ابراہیم علیہ السلام

پر بے شک تو قابل تعریف اور لائق حمد ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ وہ ہم اہل بیت پر جب درود پاک

پڑھے تو اسے پورا پورا ثواب ملے تو وہ یوں پڑھے۔

اے اللہ! تو اپنی برکتوں اور رحمتوں

اللهم اجعل صلواتك وبركاتك

کو نازل فرما (سیدنا) محمد ﷺ اور

علی محمد وازواجه أمهات

ان کی ازواج مطہرات أمهات

المؤمنین وذریتہ واهل بیتہ کما

المؤمنین اور ان کی اولاد پاک اور

صلیت علی ابراہیم انک حمید

اہل بیت عظام پر جیسے تو نے رحمت

مجید

نازل فرمائی (سیدنا) ابراہیم (علیہ

السلام) پر بے شک تو تعریف والا

(جلاء الافہام لابن القیم)

اور بزرگی والا ہے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود پاک پڑھو تو احسن طریقے سے

پڑھا کرو کیونکہ تمہیں نہیں پتا یہ ان پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام علیہم

الرضوان نے عرض کی تھی (یا رسول اللہ ہم کیسے پڑھیں؟) تو آپ نے ہمیں

یہ درود پاک سکھایا:

اللهم اجعل صلواتك ورحمتك
 وبركاتك على سيد المرسلين
 وامام المتقين وخاتم النبيين
 محمد عبدك ورسولك امام
 الخير وقائد الخير ورسول الرحمة
 اللهم ابعثه مقاماً محموداً يغبطه
 به الاولون والآخرون اللهم صل
 على محمد وعلى آل محمد كما
 صليت على ابراهيم وعلى آل
 ابراهيم انك حميد مجيد وبارك
 على محمد وعلى آل محمد كما
 باركت على ابراهيم وعلى آل
 ابراهيم انك حميد مجيد

(سنن ابن ماجه)

اے اللہ! اپنی رحمتوں اور برکتوں کا
 نزول فرما رسولوں کے سردار، متقین کے
 امام، خاتم النبیین، رحمت والے رسول
 خیر و عافیت کے امام و خیر کے قائد
 تیرے بندہ اور تیرے رسول (سیدنا)
 محمد (ﷺ) پر اے اللہ انہیں مقام محمود
 عطا فرما جس پر اولین و آخرین رشک
 کریں اے اللہ تو رحمت کاملہ نازل فرما
 (سیدنا) محمد (ﷺ) اور ان کی آل اطہار
 پر جیسے تو نے رحمت کاملہ نازل فرمائی
 (سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان
 کی آل پر بے شک تو تعریف اور بزرگی
 والا ہے اور برکتیں نازل فرما (سیدنا) محمد
 (ﷺ) اور ان کی آل پر جیسے تو نے
 برکتیں نازل فرمائیں (سیدنا) ابراہیم
 (علیہ السلام) اور ان کی آل پر بے شک
 تو قابل حمد اور لائق تعریف ہے۔

پانچویں فصل

رسول اللہ ﷺ کی کچھ صحابہ کرام علیہم الرضوان
کیلئے مقبول و مستجاب دعائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

امام الانبياء ﷺ نے اپنے اقرباء اور اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کیلئے دعائیں مانگیں اللہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمائیں، ہم ان میں سے چند دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

س:-

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے رسالت مآب ﷺ کی دعاء خیر کا ذکر کریں۔

ج:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم ﷺ نے اپنے سینہ انور سے لگایا اور کہا:

اللهم علمه الكتاب
اے اللہ اس کو اپنی کتاب کا علم عطا
(البخاری) فرما۔

س:-

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیلئے رسالت مآب ﷺ کی دعاء خیر کیا تھی؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے بہت ساری حدیثیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ابسط رداءك
چادر بچھاؤ۔

میں نے چادر بچھائی آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس میں کچھ ڈالا اور فرمایا: ”ضمہ“ (اسے سینے سے لگالو) میں نے اسے سینے سے لگا لیا اس کے بعد میں کبھی نہیں بھولا۔
(البخاری)

س:-

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کیلئے رسالت مآب ﷺ کی دعاء خیر کا تذکرہ کریں۔

ج:-

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ ابھی میں جوان ہوں میں ان کا فیصلہ کروں گا لیکن میں تو ابھی فیصلہ کرنا نہیں جانتا، تو نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور کہا:

اللهم اهد قلبه وثبت لسانه
اے اللہ! ان کے دل کو ہدایت دے اور

ان کی زبان کو ثابت قدم فرما۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

فوالذی فلق الحبة ماشکت فی
 قضاء بین اثنین
 اس ذات کی قسم جس نے دانے کو
 پھاڑا اس کے بعد میں نے کبھی دو
 آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہو
 (احمد-اصحاب سنن-
 بیہقی-حاکم)

س:-

رسول کریم ﷺ پانی میں اپنا ہاتھ اس لیے ڈبوتے تاکہ اس میں
 برکت اور شفاء آجائے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں
 کہ رسول ﷺ جب صبح کی نماز پڑھا لیتے تھے تو مدینہ منورہ کے خدام پانی سے
 بھرے ہوئے برتن لے آتے اور اس لیے لے آتے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہا
 تھ مبارک اس میں ڈبوئیں کبھی کبھی تو وہ آپ ﷺ کے پاس صبح سخت سردی
 میں برتن لے آتے پھر آپ ﷺ اپنا دست مبارک ان میں ڈبوتے وہ لوگ
 اس پانی سے برکت اور شفاء حاصل کرتے۔
 (مسلم)

س:-

رسول کریم ﷺ کے دست مبارک سے کیا آثار طیبہ ظاہر ہوئے؟

ج:-

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
 مجھے میری خالہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئیں اور عرض کی میرے اس
 بھانجے کو شدید تکلیف ہے (بیمار رہتا ہے) رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر
 ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے وضو فرمایا اور میں
 نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔
 (البخاری)

چھٹی فصل

رسالت مآب ﷺ کے آثار مبارکہ سے
صحابہ کرام علیہم الرضوان کا برکت حاصل کرنا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت سیدنا نے محمد ﷺ سے برکت حاصل کی، کچھ نے آپ کے دست مبارک سے، کچھ نے آپ کے بال مبارک سے، کچھ نے آپ کے بچے ہوئے پانی مبارک سے اور کچھ نے آپ کے نعلین مبارک سے برکت حاصل کی۔

س:-

رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے برکت حاصل کرنے پر دلیل پیش کریں۔

ج:-

حضرت ابو العلاء بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابوقتاہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب آپ تشریف لائے، ہمارے گھر کے سب سے آخری کنارے سے ایک شخص گزرا میں نے اسے حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کے نور سے دیکھ لیا، اور میں جب حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو مجھے ایسے لگتا گویا ان کے چہرے پر سرخ چڑا ہے (یا ایسے لگتا گویا روغن اور تیل لگا ہوا ہے کیونکہ وہ نہایت چمکدار تھا) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرہ پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔ (احمد، مجمع الزوائد)

س:-

رسول اکرم ﷺ نے اکھڑی ہوئی آنکھ کو اپنی جگہ پر لگا دیا اس پر
دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں،
غزوہ أحد والے دن میری ایک آنکھ باہر نکل آئی، پھر نبی کریم ﷺ تشریف
لائے آپ نے اسے اپنی جگہ پر لوٹا دیا وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

(طبرانی - بیہقی - ابن شاہین)

بلکہ دوسری روایت میں ہے وہ دوسری آنکھ سے بھی اچھی ہو گئی۔

س:-

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے قدم مبارک اور
ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا ہے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت رافع بن عمرو مزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں
میں حجۃ الوداع کے موقع پر پانچ پانچ شخصوں کی ٹولیوں میں یا چھ چھ شخصوں کی
ٹولیوں میں تھا، میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم دس ذوالحجہ کو منیٰ میں نبی
ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ گئے، میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے اور شہباءِ نخیر

مبارک پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کی یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ اللہ رب العزت کے سچے رسول ﷺ ہیں، فرماتے ہیں، میں قریب ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ساق (پنڈلی) مبارک کو پکڑا حتیٰ کہ میں نے اپنی ہتھیلیوں کو آپ ﷺ کے قدم مبارک کے نیچے داخل کر دیا اور پھر میں نے ان دونوں پر ہاتھ پھیر کر اپنے جسم پر مل لیا۔

حافظ ابن حجر نے ”الاصابہ“ میں کہا: اس حدیث کو نسائی، بغوی، ابن سکن اور ابن مندہ نے سند عالی کے ساتھ ہلال بن عامر کے طریق سے روایت کیا ہے۔

س:-

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال مبارک سے برکت حاصل کرنے اور ان کی عزت کرنے اور ان کو حاصل کرنے کیلئے حریص ہونے پر دلیل پیش کریں۔

ج:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جمرہ کے پاس تشریف لائے اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی منزل کی طرف تشریف لائے اور پھر اونٹ ذبح فرمائے، پھر حلاق سے فرمایا: پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سے بال کاٹو اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے وہ مبارک بال لوگوں کو عطا فرمادیئے۔

(البخاری)

شارح بخاری علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے انہیں اپنی ذات سے برکت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت اور رب کا قرب حاصل کرنے کیلئے اپنے بال مبارک عطا فرمائے۔

ایک روایت میں ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مبارک گم ہو گئی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ مبارک فرمایا اور اس کے بعد حلق فرمایا، لوگوں (یعنی صحابہ کرام) نے آپ کے بال مبارک حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کی، میں نے آگے بڑھ کر آپ کی پیشانی مبارک کے بال مبارک لے لئے اور انہیں اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے، اس کے بعد میں جس جنگ میں بھی ان بالوں کو ٹوپی میں رکھ کر اور اس ٹوپی کو پہن کر حاضر ہوا مجھے فتح و کامیابی حاصل ہو گئی۔

(مجمع الزوائد، طبرانی، ابو یعلیٰ)

س:-

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسالت مآب ﷺ کے بچے ہوئے پانی مبارک سے برکت حاصل کی اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پانی پیش کیا گیا آپ نے اسے نوش فرمایا آپ کی دائیں جانب ایک جوان صحابی تھے اور بائیں جانب بزرگ صحابہ تھے، آپ ﷺ نے دائیں

جانب والے جوان صحابی سے فرمایا: کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ اپنا بچا ہوا پانی ان بائیں جانب والے بزرگوں کو دے دوں؟ اس جوان صحابی نے عرض کی خدا کی قسم! میں یہ آپ کی برکت والا حصہ کسی کو نہیں دیتا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا وہ بچا ہوا پانی مبارک اس نو جوان کو عطا فرما دیا۔ (البخاری و مسلم)

س:-

جو برتن آقائے نامدار ﷺ کے دھن شریف کو مس ہوتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے بھی برکت حاصل کرتے تھے اس پر دلیل پیش کیجئے۔

ج:-

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ان کے گھر میں پانی کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، سرکارِ دو عالم ﷺ نے مشکیزہ کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مشکیزہ کی اس جگہ کو کاٹ کر برکت حاصل کرنے کیلئے اپنے گھر میں محفوظ کر کے رکھ دیا۔ (احمد)

س:-

رسول اللہ ﷺ کے لباس مبارک سے صحابہ کرام علیہم الرضوان برکت اور شفاء حاصل کرتے تھے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے ہمیں طیالسی کسروانی (ایک قسم کا کپڑا ہے) دکھایا جس کی آستینوں پر ریشم کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک ان کے پاس تھا اور جب ان کی وفات ہوئی تو پھر میں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

نبی ﷺ اس جبہ کو پہنتے تھے، ہم اس جبہ کو دھو کر اس کا دھوون بیماریوں کو پلاتے ہیں اور اس جبہ سے ان کے لیے شفاء حاصل کرتے ہیں۔
(مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

ایک روایت میں ہے جو کوئی بیمار ہوتا ہے تو ہم اس کا دھوون مرلیضوں کو پلاتے ہیں اور اس سے شفاء حاصل کرتے ہیں، یعنی اس لیے کہ اس جبہ مبارک کے ساتھ آپ کا پسینہ مبارک لگا اور اس لیے کہ وہ جبہ مبارک آپ ﷺ کے طیب و طاہر بدن کے ساتھ مس ہوا۔

س:-

صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی پاک ﷺ کی رینٹھ مبارک سے برکت حاصل کرتے تھے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج۔

صحیحین میں صلح حدیبیہ والی حدیث میں ہے کہ عروہ بن مسعود مشرکین کی طرف سے مکہ میں ثالث بن کر آئے، کہنے لگے اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اگر کھنکارتے ہیں تو وہ ریٹھ مبارک ان کے صحابہ میں سے کسی کی ہتھیلی میں آ پہنچتی ہے وہ صحابی اس کو اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتے اور جب رسول اللہ ﷺ ان کو کسی کام کا حکم دیتے تو اس کو بجالانے میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہیں اور جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ وہ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے جنگ کرتے اور جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرماتے تو ان کی آوازیں انتہائی پست ہو جاتیں اور وہ اپنے رسول ﷺ کی تعظیم کی خاطر ٹکٹکی باندھ کر انہیں نہ دیکھتے۔

س۔

رسول اللہ ﷺ کے لعاب مبارک کی برکت سے کڑوا پانی میٹھا ہو گیا اس پر کیا دلیل ہے؟

ج۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پانی کا ایک ڈول لایا گیا آپ ﷺ نے اس سے نوش فرمایا پھر اس کنویں میں اسی پانی سے کلی فرمائی تو اس کنویں کا پانی کستوری کی خوشبو کی طرح میٹھا ہو گیا۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

امام ابو نعیم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والے کنویں میں لعاب دہن مبارک ڈالا مدینہ منورہ میں اس کنویں سے بڑھ کر کوئی کنواں میٹھا نہیں تھا۔

س:-

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے خون مبارک سے برکت حاصل کی اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت عامر اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپنے لگوائے اور وہ چھپنے والا خون مجھے دیا اور فرمایا:

اذهب یا عبد اللہ فغیبہ اے عبد اللہ! اسے لے جاؤ اور غائب کر دو۔

ایک اور روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

اذهب بهذا الدم فوارہ حیث اس خون کو لے جاؤ اور اس کو کسی ایسی لائبریری احد جگہ چھپا دو کہ اسے کوئی نہ دیکھے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اسے لے گیا اور پی گیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اس خون کو کہاں کیا؟ میں نے عرض کی، میں نے اسے غائب کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھے لگتا ہے تم نے اسے پی لیا ہے۔

لعلك شربته

میں نے عرض کی جی ہاں۔

ایک روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس خون کو پینے پر

تجھے کس چیز نے ابھارا؟ کہتے ہیں، میں نے عرض کی:

مجھے یقین تھا کہ آپ کے خون کو جہنم کی

علمت ان دمك لا تصيبه نار

آگ نہیں چھوئے گی اس لیے میں نے

جہنم فشربتہ

اسے پی لیا۔

(طبرانی، بزار، حاکم،

بیہقی، ابو نعیم فی الحلیۃ)

س:-

صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک سے تبرک حا

صل کرتے تھے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو جوتے تھے والے دکھائے،

ابن طہمان کہتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت ثابت

بنانی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے نعلین

مبارک اپنے پاس برکت حاصل کرنے کیلئے محفوظ رکھے ہوئے تھے اور زیارت

کرنیوالوں کو دکھلاتے تھے تاکہ وہ بھی ان سے برکت حاصل کریں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک مسواک مبارک اور تکیہ مبارک کے خدمت گزار تھے۔

(البخاری، ترمذی فی الشمائل)

س:-

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹھنے والی جگہ سے تبرک حاصل کرتے تھے اس پر دلیل کیا ہے؟

ج:-

امام ابن سعد اپنی کتاب ”الطبقات الکبریٰ“ کی جز اول میں ابراہیم بن عبد الرحمن المعروف قاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے اپنا ہاتھ نبی ﷺ کے منبر مبارک کے بیٹھنے والی جگہ پر رکھا پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرا۔

نیز ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر مبارک کے پاس حقوق پر قسم اٹھانے کو مسنون فرمایا ہے، چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اس منبر مبارک کے پاس جھوٹی قسم اٹھائے اگرچہ تر مسواک لینے پر ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے یا فرمایا: اس کیلئے جہنم کی آگ واجب ہوگئی۔

(سنن ابوداؤد)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 من حلف بیمنی آثمۃ عند جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس
 منبری هذا فلیتوا مقعدہ من جھوٹی قسم کھائی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں
 النار (ابن ماجہ) بنا لے۔

س:-

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عطا کئے ہوئے
 عصا مبارک سے روشنی حاصل کرتے اور اسے ٹارچ بنا لیتے تھے اس پر کیا
 دلیل ہے؟

ج:-

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں ایک
 مرتبہ سخت اندھیری رات میں گھر سے باہر نکلا میں نے دل میں کہا کہ آج میں
 رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ نماز میں حاضر ہوں اور
 اپنے دل کو سکون دوں پس جب میں مسجد میں داخل ہوا آسمان سے بجلی چمکی
 مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا اور فرمایا: اے قتادہ! اس وقت آنے پر تمہیں
 کس چیز نے براہیختہ کیا؟ میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر قربان
 ہو جائیں میں آپ ﷺ کی زیارت کر کے اپنے دل کو سکون دینے آیا ہوں۔
 پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لاشی لو اس کے ذریعے تم آرام سے
 گھر پہنچ جاؤ گے جب تم باہر جاؤ گے تو یہ تمہارے لئے آگے اور پیچھے دس دس آدمی

ں کے برابر روشنی کرے گی۔ پھر مجھے فرمایا: جب تم گھر جاؤ گے تو وہاں سخت کھر درے پتھر کی مانند ایک شے دیکھو گے، فرماتے ہیں (جب میں گھر پہنچا تو میں نے اسے دیکھا) میں نے اسے مارا یہاں تک کہ وہ میرے گھر سے نکل گیا۔

اور ایک روایت میں ہے مجھے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بولنے سے پہلے اسے مار دینا کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (احمد۔ طبرانی)

س:-

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے جسم مبارک کا بوسہ لیتے تھے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

امام ابو داؤد اپنی ”سنن“ میں لکھتے ہیں (باب فی قبلة الجسد) یہ باب جسم کا بوسہ لینے کے بیان میں ہے۔

پھر عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ از اُسید بن حفیر رضی اللہ عنہ تک سند ذکر کی۔ حضرت اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دوران میں لوگوں سے گفتگو کر رہا تھا اور مزاح (خوش طبعی) لوگوں میں چل رہی تھی، میں انہیں ہنسا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرے پہلو میں لکڑی چھوئی میں نے عرض کی، مجھے قصاص دیں آپ ﷺ نے فرمایا: لے لو، میں نے عرض کی آپ کے جسم پر قمیص ہے میرے جسم پر قمیص نہیں تھی، نبی اکرم ﷺ نے اپنے جسم مبارک سے قمیص اٹھائی۔ حضرت اُسید رضی اللہ عنہ آپ کے جسم مبارک کا بوسہ لینا شروع ہو گئے

اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں تو یہی چاہتا تھا۔

س:-

تابعین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں سے برکت حاصل کرتے تھے کیونکہ صحابہ کے ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک سے مس ہوئے تھے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا اے انس کیا آپ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے مس کیا ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دیں تاکہ میں ان کا بوسہ لے لوں کیونکہ یہ ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے مس کیے ہوئے ہیں۔ (امام احمد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ساتویں فصل

ان فضائل کے بیان میں جو اُمت محمدیہ ﷺ
کے ساتھ خاص ہیں۔

یہاں کچھ ایسے فضائل بیان ہوں گئے جو ہمارے نبی ﷺ کی امت کے ساتھ خاص ہیں لہذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ ان فضائل کو مضبوطی سے تھا میں کیونکہ مصطفیٰ کریم ﷺ کا فرمان ہے:

انی ترکت فیکم شینین ما ان میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑیں اگر تمسکتہ بہما لن تضلوا کتاب ان دونوں کو تم مضبوطی سے تھامے رکھو اللہ وسنتی گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ۲۔ میری سنت
(حاکم فی المستدرک)

ان میں سے چند فضائل یہ ہیں:

س:-

حضرت سیدنا محمد ﷺ کی وضاحت کے مطابق جب مسلمان کے قریب کھانا رکھا جائے تو وہ کیا کہے؟

ج:-

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے قریب جب کھانا رکھا جاتا تو آپ یہ فرماتے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللَّهِ
اللہ کے نام شروع، اے اللہ ہمارے
رزق میں برکت فرما اور ہمیں جہنم کے
(ابن سنن)
عذاب سے محفوظ فرما۔

س:-

کھانے پینے کے وقت رسول اللہ ﷺ بسم اللہ شریف پڑھنے کو
ضروری قرار دیتے تھے اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کھانا کھانے لگے تو شروع
میں ”بسم اللہ“ شریف پڑھ لے اگر وہ شروع میں ”بسم اللہ“ شریف پڑھنا
بھول گیا ہو تو پھر یہ کہے ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ (ابوداؤد، ترمذی)

س:-

جب مسلمان کھانا کھانے سے فارغ ہو جائے تو سنت نبوی
ﷺ کے مطابق وہ کیا کہے؟

ج:-

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھانا کھانے کے بعد

جب نبی اکرم ﷺ کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یوں فرماتے:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا ایسا شکر جو کثرت
مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مَسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا
والا، برکت والا، پاکیزہ ہونہ کہ ایسا
شکر جو ایک بار کفایت کرے پھر چھوڑ

دیا جائے اور اس سے بے نیازی اختیا
ری کی جائے اے ہمارے رب۔

اور ایک روایت میں ہے جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے
تویوں فرماتے:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں دوسر
غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ
وں سے بے نیاز کیا اور ہمیں سیراب کیا
نہ کہ ایسا شکر جو ایک بار کفایت کرے
اور نہ ہی تیری ناشکری ہے۔
(البخاری)

س:-

نبی کریم ﷺ کی تعلیم کے مطابق جب کسی مسلمان کو چھینک آئے تو
وہ کیا کہے؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ ”الحمد لله“ کہے اور اس کا ساتھی ”یرحمك الله“ کہے پھر جب ساتھی ”یرحمك الله“ کہہ دے تو پھر چھینک والا کہے:

يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال
(البخاری) درست فرمائے۔

س:-

رسول اکرم ﷺ نے ہمیں مجلس کا کفارہ کیا سکھایا ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بندہ ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں لغو باتیں بہت زیادہ ہوں پھر وہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہہ دے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی حمد
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ تیرے سوا
إِلَهَكَ کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش

مانگتا ہوں اور میں تیری طرف رجوع

لاتا ہوں۔

تو اس مجلس میں اس سے جو گناہ ہوا ہے بخش دیا جائے گا۔

(جامع ترمذی)

س:-

رسول اللہ ﷺ کے بیان مبارک کے مطابق جب کوئی مسلمان کسی شخص کو بیماری وغیرہ میں مبتلا دیکھے تو کیا کہے؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بیماری میں مبتلا دیکھے پھر یہ کہے:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَا نِي مِمَّا
ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِيلًا

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں
جس نے مجھے اس مصیبت سے سلامتی
عطا فرمائی جس میں اس نے تجھے مبتلا

کیا اور اس نے مجھے اپنی بہت ساری
مخلوق سے افضل کیا۔

تو یہ مصیبت اس پڑھنے والے تک نہیں پہنچے گی۔ (ترمذی)

س:-

سیدنا رسول اللہ ﷺ نے چغل خوری اور غیبت سے منع فرمایا ہے
اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی ”اللہ ورسوله اعلم“ آپ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تم پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرے۔ کسی نے عرض کی، بتلائیے اگر وہی بات جو میں نے اس کے بارے میں ذکر کی ہے اس میں موجود ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بات تم نے کہی ہے اگر وہ بات اس میں موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے، اگر اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

(مسلم)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یدخل الجنة نمام
جنت میں چغتل خور داخل نہیں ہوگا

(البخاری)

س:-

رسول اللہ ﷺ نے لعن، طعن کرنے پر منع فرمایا ہے اس پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ليس المؤمن با لطان ولا اللعان مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو
ولا الفاحش ولا البذی اور بے ہودہ کلام کرنے والا نہیں
(ترمذی بسند حسن) ہوتا۔

س:-

یتیموں، فقیروں اور کمزوروں کو ڈانٹنے اور جھڑکنے سے رسالتماآب

ﷺ نے مومنوں کو منع فرمایا ہے اس پر دلیل ذکر کریں؟

ج:-

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ
فَلَا تَنْهَرْ (النحی: ۹، ۱۰)

تم یتیم پر دباؤ نہ ڈالو اور منگتے کو نہ
جھڑکو۔

س:-

والدین کو جھڑکنا اور گالی دینا نبی اکرم ﷺ نے اولاد پر حرام فرمایا

ہے اس پر قرآن و حدیث سے دلیل پیش کریں؟

ج:-

ارشاد الہی ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
 وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبُلُغَنَّ
 عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا
 تَقُلْ لَهُمَا آفٍ وَلَا تُنهرُهُمَا وَقُلْ
 لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَأَخْفِضْ لَهُمَا
 جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ
 أَرْحَمُهُمَا كَمَا رَّبَّنِي صَغِيرًا
 (بنی اسرائیل: ۲۳، ۲۴)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس
 کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ
 کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے
 سامنے ان میں سے ایک یا دونوں
 بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے آف
 تک نہ کہو اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان
 سے تعظیم کی بات کرنا اور ان کے لیے
 عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور
 عرض کراے میرے رب تو ان دونوں
 پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے
 بچپن میں پالا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من الکبا ئر شتم الرجل والدیہ
 قالوا یا رسول اللہ ﷺ! هل
 یشتم الرجل والدیہ؟
 والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں
 سے ہے صحابہ کرام نے عرض کی یا
 رسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص اپنے

قال: نعم فيسب ابا الرجل فيسب
 اياه ويسب أمه فيسب أمه
 (ترمذی۔ ابن ماجہ)

والدین کو گالی دیتا ہے؟ آپ نے
 فرمایا، ہاں وہ اس طرح کہ ایک شخص
 دوسرے شخص کے باپ کو گالی دے گا
 تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا
 اور یہ اس کی ماں کو گالی دے گا تو وہ
 اس کی ماں کو گالی دے گا۔

س:-

حضرت سیدنا محمد ﷺ مومنوں کو جھوٹ بولنے سے منع فرماتے تھے
 اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا:

آية المتافق ثلاث: اذا حدث كذب
 ب' واذا وعد اخلف' واذا واثمن
 خان

منافق کی تین نشانیاں ہیں جب وہ
 بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ
 کرے تو وعدہ کی خلاف ورزی
 کرے اور جب اس کے پاس امانت
 رکھی جائے تو وہ خیانت کرے۔
 (بخاری، مسلم)

س:-

رسالت مآب ﷺ حضور قلب کے ساتھ دعا مانگنے پر ہمیں ابھارا کرتے تھے اس پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ادعوا لله و انتم مؤقنون بالاجابة ، تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا
وا علموا ان الله تعالى لا يستجيب مانگو کہ تمہیں اس کے قبول کرنے پر
دعاء من قلب لاه خوب یقین ہو اور خوب جان لو بے

شک اللہ تعالیٰ عاقل دل والے کی

دعا قبول نہیں فرماتا۔

(ترمذی)

س:-

رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق نفلی روزوں کی فضیلت کیا ہے؟

ج:-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد فر

مایا: گذشتہ اور آنے والے سال کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور یوم عاشوراء

کے روزہ کے ثواب کے متعلق سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھے اعلان نبوت کا حکم ہوا نیز فرمایا اسی دن مجھ پر وحی کا آغاز ہوا۔
(مسلم)

س:-

رسول اللہ ﷺ سے منقول مسواک کی فضیلت ذکر کریں۔

ج:-

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السواك مطهرة للفم ومرضاة للرب
مسواک منہ کی صفائی اور رب کی
رضاء کا سبب ہے۔
(احمد)

س:-

رسول اللہ ﷺ سے منقول بیت الخلاء جانے کی دعاء ذکر کریں؟

ج:-

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ
اے اللہ! میں تجھ سے خبیث جن اور
وَالْخَبَائِثِ (بخاری و مسلم)
خبیث جنیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

س:-

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اس کا ذکر کریں۔

ج:-

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلاة الجماعة افضل من صلاة الفرد
بسبع وعشرين درجة
جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا
تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس
درجہ افضل ہے۔
(متفق علیہ)

س:-

نماز کی فرضیت کے متعلق حدیث مبارک بیان کریں۔

ج:-

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

بين الرجل وبين الشرك والكفر
ترك الصلوة
بندہ (مؤمن) کے درمیان اور
شُرک و کفر کے درمیان فرق نماز
ترک کرنے کا ہے۔
(مسلم)

س:-

رسول اکرم ﷺ کی حدیث پاک کے مطابق مساجد کی تعمیر اور ان کو صاف رکھنے کی فضیلت بیان کریں؟

ج:-

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

امرنا رسول اللہ ﷺ ببناء المساجد
فی الدور وان تنظف و تطيب
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھروں
میں مساجد بنانے اور انہیں صاف
(ابو داؤد-ترمذی-ابن ماجہ-احمد)
ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔

س:- رسول اللہ ﷺ کی حدیث طیب کے مطابق ماہ رمضان کے قیام کی فضیلت بیان کریں؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له
ما تقدم من ذنبه
جو شخص ایمان اور ثواب حاصل
کرنے کی خاطر ماہ رمضان کا قیام
کے اس کے سابقہ سارے گناہ
بخش دیئے جائیں گے۔
(بخاری-مسلم)

س:-

مصطفیٰ کریم ﷺ نے ہمیں کون سی دعائے استغفار کی تعلیم دی ہے؟

ج:-

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نامدار

ﷺ نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى
 عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ
 لَكَ بِبِعْثِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي
 فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا
 أَنْتَ

اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی
 معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بند
 ہوں اور حسب طاقت میں تیرے عہد اور
 وعدے پر پابند ہوں بُرے کام سے میں
 تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیری مجھ پر نعمتیں
 ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں
 اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں تو
 مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی
 گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان و ایقان کے ساتھ

دن کو یہ پڑھے پھر شام ہونے سے پہلے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہے اور جو

شخص ایمان و ایقان کے ساتھ رات کے وقت یہ پڑھے پھر صبح ہونے سے پہلے

(البخاری)

پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہے۔

س:-

سرکارِ دو عالم ﷺ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم فرماتے
اس پر کیا دلیل ہے؟

ج:-

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے
رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے
ساتھ حسن سلوک کرنے کا مجھے مسلسل کہتے رہے حتیٰ کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ
کہیں اس کو وارث قرار نہ دے دیں۔ (مسلم)

س:-

رسالت مآب ﷺ کی محبت و اطاعت واجب ہے اس پر قرآن
و حدیث سے دلیل پیش کریں۔

ج:-

ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبِّبْكُمْ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے حبیب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ
تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میرے
فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست
رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا

(آل عمران: ۳۱)

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يؤمن احدكم حتى اكون احب تم میں سے کوئی ایک (کامل) مؤمن
اليه من والده وولده والناس نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو
اجمعين۔ اس کے والد اس کی اولاد اور تمام
(البخاری) لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

س:-

رسول اللہ ﷺ ہمیں رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا حکم دیتے
ہیں اگرچہ وہ قطع رحمی کریں اس پر دلیل بیان کریں۔

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عز و جل مخلوق کو پیدا فرماتا ہے پھر جب (اپنی شان
کے مطابق) ان کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رحم (صلہ رحمی) نے کھڑے ہو کر کہا یہ
قطع تعلقی سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے ارشاد ہوا ہاں! کیا تو اس بات پر
راضی نہیں کہ جو تجھ سے تعلق جوڑے گا میں اس سے تعلق جوڑوں گا اور جو تجھ
سے تعلق توڑے گا میں اس سے تعلق توڑوں گا، رحم نے کہا کیوں نہیں، ارشاد ہوا
یہ تیرا حق ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

تو کیا تمہارے یہ انداز نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعض دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں۔

(محمد: ۲۲ تا ۲۳)

س:-

رسالت مآب ﷺ نے اولاد کو منع فرمایا ہے کہ وہ والدین کو ان کا نام لے کر پکارے یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ ایک لڑکا تھا آپ نے اس لڑکے سے کہا یہ کون ہے؟ اس نے کہا، یہ میرے والد ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے آگے مت چلو اور ایسا عمل نہ کرو جس سے تیرے باپ کو کوئی گالی دے اور باپ کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھو اور اس کو نام لے کر مت پکارو۔

(ابن سنی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

آٹھویں فصل

خیر البریہ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک

سے بیماریوں کا علاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ
اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفاء

(بنی اسرائیل: ۸۲) اور رحمت ہے۔

سید عالم ﷺ کا فرمان ہے:

لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء
براء باذن الله عزوجل
ہر بیماری کیلئے دوا (علاج) ہے پس
جب وہ دوا بیماری کے موافق ہو جاتی
ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مریض
ٹھیک ہو جاتا ہے۔

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نازل
نہیں فرمائی جس کیلئے شفاء نہ اتاری ہو۔
(بخاری و مسلم)

س:-

بیماری کی کتنی قسمیں ہیں ہر قسم کی وضاحت کریں۔

ج:-

بیماری کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ دلوں کی بیماری

۲۔ بدنوں کی بیماری

اور یہ دونوں اقسام قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

پہلی قسم (مرض القلوب) ہے۔

۔ اس کی دو اقسام ہیں:

۱۔ شک و شبہات کی بیماری

ارشاد الہی ہے:

ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے
ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے
لیے دردناک عذاب ہے۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ
مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا
يَكْذِبُونَ

(البقرہ: ۱۰)

۲۔ شہوت و غمی کی بیماری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح
نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں
ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ
کرے ہاں اچھی بات کہو۔

يُنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ
النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ
مَرَضٌ وَقَلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا

(الاحزاب: ۳۲)

دوسری قسم: مرض الابدان

ارشاد خداوندی ہے:

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرْجٌ وَلَا عَلَى
 الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ
 اندھے پر تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر
 مضا لقمہ اور نہ بیمار پر مواخذہ۔
 (الفتح: ۱۷)

س:-

جسمانی علاج کے قواعد کتنے ہیں؟

ج:-

جسمانی علاج کے تین قواعد ہیں:

پہلا قاعدہ: صحت کی حفاظت

ارشاد الہی ہے:

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ
 فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
 تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو
 اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔

(البقرہ: ۱۷۵)

اس آیت کریمہ میں رب ذوالجلال نے مریض کیلئے بوجہ بیماری اس کی
 صحت کی حفاظت کے پیش نظر اور مسافر کیلئے بوجہ سفر اس کی قوت کے پیش نظر
 روزہ چھوڑنے کو مباح قرار دیا ہے۔

دوسرا قاعدہ: تکلیف دہ چیز سے حفاظت

ارشاد ربانی ہے:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ
جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ
لِمَسْتَمِئَاتِ النِّسَاءِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً
فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں
سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم
نے عورتوں کو چھوڑا اور پانی نہ پایا تو
پاک مٹی سے تیمم کرو۔

(النساء: ۴۳)

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے مریض کیلئے اس کے جسم کو
تکلیف دہ چیز پہنچنے سے حفاظت کے پیش نظر پانی کی بجائے مٹی سے تیمم کرنے
کو مباح قرار دیا ہے۔

تیسرا قاعدہ: مواد فاسدہ کو جسم سے باہر نکالنا

ارشاد ربانی ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ
أَذَىٰ مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ
صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ
پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں
کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا
خیرات یا قربانی۔

(البقرہ: ۱۹۶)

اس آیت کریمہ میں مریض اور اس شخص کیلئے جس کے سر میں کچھ تکلیف ہو مثلاً
جوئیں ہوں یا خارش ہو یا ان کے علاوہ کوئی بیماری ہو اللہ تعالیٰ نے یہ مباح قرار
دیا ہے کہ وہ احرام میں اپنے سر کا حلق کروالے تاکہ ان گندے بخارات کی جڑ ہی
ختم ہو جائے جن کی وجہ سے اس کے سر میں یہ تکلیف پیدا ہوئی اور بالوں کے

نیچے اسے پچکاری (حقنہ) لگوانی پڑی پس جب وہ اپنے سر کا حلق کروالے گا تو اس کے جسم کے سب باریک سوراخ کھل جائیں گے پھر یہ بخارات نکل جائیں گے۔

س:-

بیماری کیلئے علاج مصطفوی ﷺ کی کتنی انواع ہیں؟

ج:-

تین انواع ہیں:

۱۔ طبعی دوائیں ۲۔ الہی دوائیں ۳۔ ان دونوں سے مرکب دوائیں۔

پہلی قسم: طبعی دواؤں سے علاج کا بیان

بخار کا علاج:

س:-

بخار کے علاج کیلئے طریقہ نبوی ﷺ کیا ہے؟

ج:-

سیدنا نافع حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما الحمى أو شدة الحمى من فيہم بخار یا بخار کی شدت جہنم کے جوش سے

جہنم فأبردوها بالماء ہوتی ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں مکہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا مجھے ایک دن بخار ہو گیا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زم زم کے پانی سے اسے ٹھنڈا کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہوتا ہے لہذا اسے پانی سے یا زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ (البخاری)

س:-

رسول اکرم ﷺ کے بیان کے مطابق اگر بدن پر بخار چڑھ جائے تو اس کی کیا اہمیت ہے؟

ج:-

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو گالی دے دی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا تسبها فانها تنفي الذنوب اسے گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو
کما تنفي النار من خبث الحديد ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ
لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے (السنن الاربعہ)

س:-

پچیس (دست) کے علاج کیلئے علاج نبوی ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت ابوالتوکل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آکر عرض کی، میرے بھائی کو پیش کی بیماری لگ گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ وہ گیا پھر واپس آیا اور کہنے لگا میں نے اسے شہد پلایا مگر اسے کچھ نفع نہیں ہوا اسی طرح دو یا تین بار وہ آتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ ہر مرتبہ اسے فرماتے رہے اسے شہد پلاؤ پھر آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا:

صدق الله وكذب بطن اخيك اللہ تعالیٰ کا فرمان سچ ہے تیرے بھائی
(بخاری، مسلم) کا پیٹ جھوٹا ہے۔

یہ اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف:

يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز
الْوَالَهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں
(النحل: ۶۹) کی تندرستی ہے۔

س:-

طاعون کی بیماری کیا ہے احادیث نبویہ ﷺ سے بیان کریں؟

ج:-

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ

طاعون کی بیماری کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے
حضرت أسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

الطاعون رجز أرسل علی طائفة من بنی اسرائیل او علی من قبلکم فاذا سمعتم به بأرض فلا تدخلوا علیہ واذا وقع بأرض وانتم بها فلا تخرجوا منها فراراً
طاعون ایک عذاب ہے جسے بنی اسرائیل یا فرمایا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا پس جب تم کسی علاقے کے متعلق یہ سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے علاقے میں طاعون پھیل جائے تو وہاں سے مت بھاگو۔

(بخاری و مسلم)

حضرت حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو جانے والا مومن شہید ہے۔
(بخاری، مسلم)

حضرت سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، طعن کو تو ہم پہنچانتے ہیں مگر طاعون کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ کے طاعون کی طرح ایک طاعون ہے جو پیٹ کے نرم اور پتلے حصہ میں اور بغل میں نمودار ہوتا ہے۔

(احمد، طبرانی، ابن خزیمہ، بسند حسن۔ ابو نعیم)

طاعون کا علاج:

س:-

طاعون کا وہ علاج کیا ہے جو حبیب خدا ﷺ نے بیان کیا ہے؟

ج:-

اسے گزشتہ سوال کے جواب میں ہم نے بیان کر دیا ہے کہ جس علاقے میں یہ پھیلا ہوا ہے وہاں جانا منع ہے اور جن لوگوں کے علاقے میں پھیل جائے ان کا وہاں سے نکلنا منع ہے اور اس کمال درجہ کی احتیاط اس لئے ہے تاکہ وہ پھیل نہ جائے۔

استسقاء کا علاج:

س:-

استسقاء (بیماری کی وجہ سے پیٹ اور جسم میں پانی کا جمع ہونا) کی بیماری کا علاج طریقہ نبوی ﷺ سے بیان کریں؟

ج:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب قبیلہ عکل یا عرینہ کی قوم سے چند لوگ سرکارِ دو عالم ﷺ کے پاس آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی، پس اس چیز کی انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

تم صدقے کی اُونٹنیوں کے پاس جاؤ ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے ایسا کیا پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کو مار ڈالا اور اُونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کی پھر نبی علیہ السلام نے ان کے پیچھے کچھ صحابہ کرام کو بھیجا اور وہ پکڑے گئے پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلانی پھیری گئی اور حکم فرمایا کہ ان کو سورج کی تپش میں ڈال دو، یہاں تک کہ وہ اسی حال میں مر گئے۔

(بخاری و مسلم)

س:-

استسقاء کا معنی کیا ہے اور اس بیماری کا علاج کیا ہے؟

ج:-

یہ ایک ٹھنڈا عجیب و غریب مادہ ہے جس سے انسانی اعضاء میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج

اس بیماری میں مبتلا مریض کو اُونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پلایا جائے۔
(حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بطور علاج بھی اُونٹنیوں کا دودھ پینا حلال نہیں ہے۔ الہدایہ جلد: ۱- ص: ۴۱)

زخم کا علاج

س:-

زخم کا علاج کیا ہے ہدی نبوی ﷺ سے بیان کریں؟

ج:-

حضرت ابو حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے کسی شخص نے پوچھا کہ غزوة احد والے دن نبی اکرم ﷺ کے زخم مبارک کا علاج کیسے کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ کا چہرہ مبارک خون سے آلود ہوا اور آپ ﷺ کا دانت مبارک توڑا گیا اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر موجود خود ٹوٹ گئی تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا (آپ کے چہرہ مبارک سے) خون دھوتی تھیں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لے آتے اور اس زخم پر بہاتے پس جب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون نہیں رُک رہا تو آپ نے چٹائی کا ٹکڑا لے کر اسے جلایا یہاں تک کہ جب وہ راکھ بن گئی تو اس راکھ کو سید عالم ﷺ کے زخم مبارک پر لگایا تو خون مبارک رُک گیا۔ (بخاری و مسلم)

س:-

شہد پینے اور پچھنے لگوانے اور آگ کے داغنے سے علاج کرنے کے بارے میں ہدی نبوی ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الشفاء فی ثلاثة شربة عسل، وشرطة محجم، وکية نار، وأنا أنهی امتی عن الکی

شفاء تین چیزوں میں ہے سینگے کے پھنپھنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں اپنی امت کو آگ داغنے سے منع کرتا ہوں

(البخاری)

مرگی کا علاج:

س:-

مرگی کا کیا علاج ہے ہدی نبوی ﷺ سے بیان کریں؟

ج:-

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا:

ألا أریک امرأة من اهل الجنة قلت: کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟

بلی، قال: هذه المرأة السوداء، أنت میں نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا: یہ

النبی ﷺ فقالت: انی أصرع وانی کالی عورت ہے اس نے سرکارِ دو عالم

اتکشف، فادع الله لی ﷺ کے پاس آکر کہا میں مرگی سے

فقال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله لك ان يعافيك فقالت اصبر فاني اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعالتها

بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہوں اور میرا بدن کھل جاتا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے صبر کر تجھے جنت ملے گی اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ وہ تجھے اس بیماری سے عافیت دیدے اس نے عرض کی میں صبر کرتی ہوں لیکن میرا بدن کھل جاتا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا بدن نہ کھلے تو آپ نے اس کیلئے دعا فرمادی۔

(بخاری و مسلم)

س:-

مرگی کی اقسام اور ہر قسم کے علاج کا طریقہ بیان کریں؟

ج:-

مرگی کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: زمینی ناپاک روحوں کی وجہ سے مرگی

دوسری قسم: اعضاء میں اخلاطِ روسیہ (خون - بلغم - سودا - صفرا) کی وجہ سے مرگی

س:-

قسم اول سے کیا مراد ہے؟

ج:-

وہ ناپاک اور خبیث و شریر روہیں جن کے آثار کا دفاع اور جن کے افعال سے معارضہ، شریف عمدہ اور پاک روہیں ہی کر سکتی ہوں۔

س:-

اس کا علاج کیا ہے؟

ج:-

اس کا علاج دو طریقوں سے ہو سکتا ہے:

پہلا طریقہ:-

خود مرگی میں مبتلا شخص اپنی بھرپور قوت و طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے اور ان ارواح کو پیدا کرنے والے کی طرف سچی توبہ کرے اور ایسی صحیح پناہ مانگے جس پر اس کا دل اور زبان موافق ہوں نیز وہ ہتھیار خود صحیح ہو اور عمدہ ہو، اس کا بازو بھی قوی اور مضبوط ہو۔

اگر ان میں سے کسی ایک میں کمزوری آجائے تو اسلحہ زیادہ دیر تک کار آمد نہیں رہ سکتا اور اگر یہ دونوں چیزیں ہی کسی کے پاس نہ ہوں تو وہ کیسے اپنے دشمن سے جنگ کر سکتا ہے؟

ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر اس کے دل میں توحید الہی، توکل علی اللہ، تقویٰ، توجہ الی اللہ نہ ہو تو سمجھ لیں کہ وہ بغیر اسلحہ کے دشمن سے جنگ کر رہا ہے

دوسرا طریقہ:-

معالج کی جانب سے علاج۔

بشرطیکہ معالج کے پاس وہ دونوں امر ہوں (اسلحہ اور بازو) اب کچھ معالجین صرف ”اخرج منه“ (اے خبیث روح یہاں سے نکل جا) کہتے ہیں اور کچھ معالجین صرف ”بسم اللہ“ کہتے ہیں اور کچھ معالجین صرف ”لا حول ولا قوة الا بالله“ کہتے ہیں جبکہ رسالت مآب ﷺ یوں کہا کرتے تھے ”اخرج عدو الله انا رسول الله“ (اے اللہ کے دشمن نکل جا میں اللہ کا رسول (تجھے حکم دیتا) ہوں۔

(ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ، دارمی)

اکثر معالجین مرگی میں مبتلا شخص کے کان میں یہ آیت پڑھتے ہیں:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا
وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ

کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

(المؤمنون: ۱۱۵)

اسی طرح کچھ لوگ آیت الکرسی اور معوذتین (سورة الفلق ،

سورة الناس) بھی پڑھتے ہیں۔

س:-

اخلاط رویہ کی مرگی کیا ہے؟

ج:-

ایسی بیماری جو انسانی اعضاء کو حرکت کرنے، کام کرنے اور کھڑا ہونے

سے مکمل طور پر روک دیتی ہے۔

س:-

یہ بیماری کس وجہ سے لاحق ہوتی ہے؟

ج:-

یہ ایک ایسا ردی بخار ہے جو کچھ اعضاء کو لگتا ہے جس سے دماغ سکڑ جاتا ہے اور اس کے بعد تمام اعضاء سکڑ جاتے ہیں اور اس بیماری کے ہوتے ہوئے انسان کھڑے ہونے پر قادر نہیں ہوتا بلکہ گر جاتا ہے اور اکثر طور پر اس کے منہ سے جھاگ ظاہر ہوتی رہتی ہے۔

عرق النسا کا علاج

س:-

عرق النسا کیا ہے اور اس کے علاج میں ہدی نبوی ﷺ کیا ہے؟

ج:-

یہ ایک ایسا درد ہے جو سرین کے جوڑ سے شروع ہوتا ہوا ران تک پہنچ جاتا ہے اور بسا اوقات گھٹنوں تک پہنچ جاتا ہے اور جتنا عرصہ یہ موجود رہے اتنا اتنا بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ انسان کی ساری ٹانگ بمع ران لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

دواء عرق النسالية شاة اعرابية تذاب عرق النسا کا علاج یہ ہے کہ جنگلی

ثم تجزاء ثلاثة اجزاء ثم يشرب بکری کی چکتی کو پگھلا کر تین حصے کیا

على ريق في كل يوم جزء جائے اور ہر دن ایک حصہ نہار منہ پیا

(ابن ماجہ)

جائے۔

خارش کا علاج:

س:-

جسم کی خارش کا علاج ہدی محمدی ﷺ سے کیا ہے؟

ج:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو

ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی کیونکہ ان دونوں کو جسم میں خارش تھی۔ ایک اور

روایت میں ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ

عنہما نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی، آپ ﷺ نے ریشم کی قمیص

پہننے کی انہیں اجازت عطا فرمائی اور میں نے جہاد میں ان پر ریشمی کپڑا دیکھا۔

(بخاری و مسلم)

نمونہ کا علاج:

س:-

ذات الجنب (نمونہ کی بیماری) کیا ہے اور اس کا علاج بھی بتائیے؟

ج:-

اطباء کے ہاں ذات الجنب کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم: حقیقی

یہ ایسی گرم سوجن ہے جو پسلیوں کی اندرونی جھلی میں پیدا ہوتی ہے۔

دوسری قسم: غیر حقیقی

ایسا درد جو پہلو کے کناروں میں تکلیف دہ اور غلیظ ریح (ہوا) کی وجہ

سے پیدا ہوتا ہے۔

اس بیماری کا علاج

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

تداووا من ذات الجنب بالقسط البحر

ذات الجنب بیماری کا علاج قسط

بحری اور زیتون سے کرو۔

والزیت

فائدہ

قسط بحری مشہور ہندوستانی لکڑی ہے جس کو خوب کوٹا جائے اور پھر گرم
زیتون کے تیل میں ملا کر درد یا سوجن والی جگہ پر اس کی مالش کی جائے یا اسے
چاٹ لیا جائے۔

سر درد کا علاج:

س:-

پاؤں کی پھٹن کا درد اور درد سر کے علاج کے بارے میں ہدی
مصطفوی رضی اللہ عنہا کیا ہے؟

ج:-

روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس نے بھی درد سر کی شکایت
کی آپ نے اسے یہی فرمایا: کہ پھٹنے لگواؤ اور جس کسی نے پاؤں میں پھٹن کی
درد کی شکایت کی آپ اسے یہی فرماتے کہ پاؤں پر مہندی لگاؤ۔

(البخاری فی التاريخ الکبیر۔ ابوداؤد)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
فرماتی ہیں کہ جب کبھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کانٹا چبھتا یا کوئی زخم ہوتا
تو آپ اس جگہ پر مہندی لگاتے۔

(ترمذی)

تالوکی بیماری کا علاج:

س:-

عذرہ (تالوکی بیماری) کیا ہے اور ہدی محمد ﷺ سے اس کا علاج بیان کریں۔
 ج:- یہ ایک درد (یا زخم) ہوتا ہے جو کان اور حلق کے درمیان خارج ہوتا ہے۔
 اور یہ بیماری اکثر طور پر چھوٹے بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔
 امام ابو عبید فرماتے ہیں، حلق میں خون کی بھر اس کو عذرہ کہتے ہیں۔

اس کا علاج

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے
 ان کے ہاں ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا جس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا اور آپ نے
 فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی اسے عذرہ (تالوکی بیماری) ہے یا کہا اس کے سر میں
 درد ہے تو آپ نے فرمایا:

ویلکن لا تقتلن اولادکن ایما مرۃ تم پر افسوس ہے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو
 اصاب ولدها عنده او وجع فی رأسه جس عورت کے بچے کو عذرہ کی بیماری
 فلتأخذ قسطاً ہندیاً فتحکم بماء لگے یا اس کے سر میں درد ہو تو وہ عورت
 ثم تعطہ ایاه قسط ہندی (پچھے اس کا بیان گزر چکا
 ہے) کو پانی سے رگڑ کر بچے کو پلائے۔

پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بچے کی ماں کو یہی عمل کرنے کا حکم فرمایا اس نے یہ عمل کیا تو اس کا بچہ ٹھیک ہو گیا۔
(اصحاب السنن)

دل کی بیماری (HEART ATTACK) کا علاج:

س:-

مفؤد کیا ہے اور اس کا علاج ہدی محمدی ﷺ سے کیا ہے؟

ج:-

مفؤد دل کی بیماری میں مبتلا شخص کو کہتے ہیں۔

اس کا علاج

حضرت مجاہد، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بیمار ہو گیا رسالت مآب ﷺ میری عیادت کرنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے آپ نے اپنا دست مبارک میرے دونوں پستانوں کے درمیان میں رکھا حتیٰ کہ مجھے اپنے دل میں اس دست مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہوئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

انک رجل مفؤد تم دل کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہو۔

لہذا تم قبیلہ ثقیف کے رہنے والے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبیب شخص ہے اور وہ اس کا علاج کر لیتا ہے اسے چاہیے کہ مدینہ منورہ کی سات عجوبہ

کھجوریں لے کر انہیں گھٹلیوں سمیت کوٹ لے پھر وہ تمہیں کھلایا کرے۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد گرامی سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من تصبہ بسبع تمرات عجوة لم

یضرہ ذالک الیوم سم ولا سحر

(بخاری و مسلم) زہر نقصان دے گا نہ جادو۔

عجوة کھجور مدینہ منورہ کی عمدہ اور لذیذ کھجوروں میں سے ہے کیونکہ یہ جسم

کو طاقت دیتی ہے، اس کا ذائقہ بڑا عمدہ ہے اور انتہائی میٹھی ہے۔

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ

”جو شخص پتھریلی زمین (یعنی مدینہ منورہ) کی سات عدد کھجوریں نہار

منہ کھائے تو شام تک اس پر جادو کا اثر نہیں ہوگا۔

(ابوداؤد۔ احمد)

س:-

نقصان وہ غذاؤں کو ختم کرنے کے بارے میں اور تقویت دینے والی

غذاؤں کے بارے میں ہدی محمد ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

رأيت رسول الله ﷺ يأكل
الرطب بالقثاء

میں نے رسول اللہ ﷺ کو تازہ
کھجور گکڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے

(بخاری و مسلم) دیکھا۔

تازہ کھجور گرم اور تر ہوتی ہے پیاس کی حالت میں اس کے کھانے سے
معدہ قوی اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے جبکہ گکڑی تر اور ٹھنڈی ہے پیاس کو بجھا دیتی ہے
اور معدہ کی جلن کو ختم کرتی ہے۔

س:-

مریض کو حالت مرض میں پرہیز کے متعلق ہدی مصطفوی ﷺ کیا ہے؟

ج:-

پرہیز کے متعلق اصل یہ ارشاد الہی ہے:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ
لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً
فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں
سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا
تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو
پاک مٹی سے تیمم کرو۔

(النساء: ۴۳)

پس اللہ تعالیٰ نے مریض کو پانی استعمال کرنے سے پرہیز کا حکم اس
لیے دیا تاکہ اسے (مزید) تکلیف نہ ہو۔

حضرت أم منذر بنت قيس انصارية رضي الله عنها سے روایت ہے فرماتی

ہیں کہ رسالت مآب ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طبیعت مبارک ناساز تھی، ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے تاجدار کائنات ﷺ ان خوشوں میں سے کھا رہے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کھانے کے لیے خوشہ لیا تو نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا:

مه يا علي فانك ناقه
اے علی ٹھہرو تم ابھی ناقواں ہو۔

أم منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

فصنعت للنبي ﷺ سلقاً وشعيراً
پھر میں نے نبی پاک ﷺ کے لیے
فقال النبي ﷺ يا علي من هذا
چقندر اور جو پکائے آپ نے حضرت
فاصب فانه انفع لك
علی سے فرمایا اے علی اس میں سے کھاؤ
(ترمذی-حاکم)
یہ تمہارے لیے زیادہ مفید ہیں۔

آنکھوں کی تکلیف کا علاج:

س:-

رد کیا ہے اور اس کے علاج کے بارے میں ہدیٰ محمد ﷺ کیا ہے؟

ج:-

ایسی گرم سوزش (یا سوجن) جو آنکھ کی ظاہری سفیدی میں عارض ہوتی

ہے اسے ”رد“ کہتے ہیں۔

اس کا علاج

اس حالت میں دائمی سکون و راحت اختیار کی جائے اور آنکھ کو بالکل نہ چھوا جائے اسی لیے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی زینب سے فرمایا:

لو فعلت کما فعل رسول اللہ ﷺ
 کان خیراً لک واجد ان تشفع
 تنضحین فی عینک الماء ثم
 تقولین "انہب البأس رب الناس
 واشف انت الشافی لا شفاء الا
 شفائك شفاء لا یغادر سقماً
 (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

اگر تو بھی وہ کرتی جو سید الانبیاء ﷺ نے کیا ہے تو تیرے لیے بہتر تھا اور تجھے شفاء بھی مل جانی تھی تو آنکھ میں پانی چھڑکتی اور یہ کہتی اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور کر دے تو مجھے شفاء دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفاء کے بغیر شفاء نہیں ہے مجھے ایسی شفاء دے کہ اس کے بعد بیماری بالکل ختم ہو جائے۔

روزمرہ کی اشیاء خورد و نوش میں مکھی گر جائے تو؟

س:-

اگر اشیاء خورد و نوش میں مکھی گر جائے تو اس کے بارے میں ہدی محمدی

ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

اذا وقع الذباب في اناء احدكم
فاملقوه فان في احدى جناحيه داء
وفي الآخر شفاء
جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی
گر جائے تو اسے اس کھانے میں ڈبکی
دے (پھر باہر پھینک دے) کیونکہ
اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور
(بخاری)
دوسرے میں شفاء ہے۔

حرام چیزوں سے علاج منع ہے:

س:-

حرام چیزوں سے علاج کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہدی

مصطفوی ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج کو نازل کیا ہے اور ہر بیماری کے لیے

علاج بنایا ہے لہذا تم علاج کرو لیکن حرام چیزوں سے علاج نہ کرو“ (ابوداؤد)

س:-

سر میں جوئیں پڑ جائیں تو اس کے ازالے کا علاج ہدی محمدی ﷺ سے کیا ہے؟

ج:-

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے سر میں شدید تکلیف تھی میں نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس حال میں کہ جوئیں میرے چہرہ پر گر رہیں تھیں تو آپ ﷺ نے مجھے سر منڈوانے اور چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے یا ایک بکری ذبح کرنے یا تین دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا

(احمد)

دوسری قسم: روحانی دواؤں سے علاج

نظر بد کا علاج:

س:-

جس شخص کو نظر بد لگ جائے اس کے علاج کے بارے میں ہدی محمد ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العین حق ولو كان شيء سابق
القدر لسبقته العين
نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت
کر سکتی ہے تو وہ نظر ہے۔
(مسلم)

س:-

کیا رسول اللہ ﷺ نے دم کرانے کی اجازت دی ہے؟

ج:-

جی ہاں!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نظر لگانے والے
کو وضو کرنے کا حکم دیا جاتا اور اس پانی سے اسے غسل دیا جاتا جس کو نظر لگی ہے
(سنن ابوداؤد)

سفیان بن عیینہ از عمرو بن عروہ از عامر بن عبید بن رفاعہ زرقی رضی
اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض
کی یا رسول اللہ ﷺ اولاد جعفر کو لوگوں کی نظر بد لگ جاتی ہے، کیا ہم ان کے
لیے دم کروا سکتے ہیں؟ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نعم فلو كان شيء يسبق القضاء
لسبقته العين
جی ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کر
سکتی ہے تو وہ نظر ہے۔

(ترمذی موقل حدیث حسن صحیح)

س:-

ہر بیماری کے لیے دم کے بارے میں ہدی محمد ﷺ کیا ہے؟

ج:-

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے خود بیمار ہو یا اس کا کوئی بھائی بیمار ہو تو وہ یہ پڑھے:

ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس ہمارا رب اللہ وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تیرا
اسمک وامرک فی السماء والارض نام پاک ہے اور زمین و آسمان میں تیرا حکم
کما رحمتک فی السماء فاجعل نافذ ہے لے اللہ جیسے تیری رحمت آسمان
رحمتک فی الارض واغفرلنا میں ہے ویسی اپنی رحمت زمین میں رکھ دے
حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو
انزل رحمة من عندک وشفاء من پاک لوگوں کا رب ہے اپنی طرف سے ہم پر
شفاءک علی هذا الوجع رحمت کا نزول فرما اور اس درد (بیماری) پر اپنی

(ابوداؤد) شفاء سے شفاء کا نزول فرما۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ کے حکم سے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔“

س:-

وہ دم ذکر کریں جو حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ پر کیا۔

ج:-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام نبی پاک ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی:

یا محمد اشکتک اے محمد ﷺ کیا آپ بیمار ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

جی ہاں!

نعم

پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ کلمات کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ
حَاسِدٍ اِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ
اَرْقِيْكَ

میں آپ کو ہر ایذا دینے والی چیز کے
شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ
کے ضرر سے اللہ کے نام کے ساتھ دم
کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے گا
میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ
دم کرتا ہوں۔

(مسلم)

بچھو کے ڈنک کا علاج:

س:-

بچھو کے ڈسے ہوئے مریض پر سورہ فاتحہ پڑھنے کے علاج کے متعلق

ہدی مصطفوی ﷺ بیان کریں۔

ج:-

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ و
 کے چند صحابہ کرام سفر میں گئے یہاں تک کہ عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ
 کے پاس جا ٹھہرے انہوں نے ان سے مہمان نوازی طلب کی تو انہوں نے ان
 کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا اس قبیلہ کے سردار کو بچھونے ڈنک مارا
 ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے لیے ہر ممکن کوشش کی مگر کچھ نفع نہ ہوا پھر ان میں
 سے کسی نے کہا، یہ جماعت جو یہاں ٹھہری ہوئی ہے ہو سکتا ہے ان کے پاس
 کوئی چیز ہو وہ ان کے پاس گئے اور کہا، اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھونے ڈنک
 مار دیا ہے اور ہم ہر قسم کی کوشش کر چکے ہیں اس کو کسی چیز سے فائدہ نہیں ہوا۔ کیا
 تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ بعض صحابہ نے کہا کہ ہاں! اللہ کی قسم
 میں دم کرتا ہوں (یہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے) لیکن اللہ کی قسم ہم نے
 تم سے مہمانی طلب کی تھی تم نے ہماری مہمانی نہیں کی۔ اب میں تم پر بالکل دم
 نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مجھے کوئی انعام دو، انہوں نے بکریوں کی ایک معین تعداد
 (ابن ماجہ شریف میں ہے تمیں بکریاں) پر صلح کر لی پھر وہ گئے اور ”الحمد لله
 رب العالمین“ (مسلم شریف میں ہے سورة الفاتحة) پڑھ کر اس پر دم کیا اور وہ
 تندرست ہو گیا اور اس طرح چلنے لگا گویا اس کو کوئی بیماری نہیں تھی۔

سردار نے کہا، ان سے جس انعام کا وعدہ کیا ہے وہ ان کو پورا پورا دو،
 بعض صحابہ نے کہا اس انعام کو پورا پورا تقسیم کر لو، بعض نے کہا کہ نہیں، یہ دم کی

اجرت ہے اس کو اس وقت تک تقسیم نہ کرو حتیٰ کہ ہم نبی پاک ﷺ تک پہنچ جائیں اور ہم آپ کے سامنے یہ تمام ماجرا بیان کریں، پھر دیکھیں گے کہ آپ ﷺ اس میں کیا حکم فرماتے ہیں، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ سے اس سارے واقعہ کو بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس نے بتایا یہ (زمانہ جاہلیت کا) دم ہے؟ پھر آپ نے فرمایا:

قد اصبتم اقتسموا واضربوا لی تم نے درست کیا، اس کو تقسیم کر لو اور معکم سہماً (بخاری و مسلم) اس سے میرا حصہ بھی نکالو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

خیر الدواء القرآن سب سے بہتر دوا قرآن مجید ہے۔

(ابن ماجہ)

س:-

بچھو کے ڈسے ہوئے شخص پر کون سا دم کیا جائے؟ حدیث نبوی ﷺ

کی روشنی میں بیان کیجیے۔

ج:-

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو اس پر بچھو

نے ڈنک مار دیا رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

لعن الله العقرب ما تدع نبياً ولا الله تعالى لعنت فرمائے بچھو پر یہ نبی کو
غیرہ چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔

پھر آپ نے پانی اور نمک منگوا کر اس کو ایک برتن میں ڈالا پھر جس
انگلی پر بچھو نے ڈنک مارا تھا اس کو پانی میں ڈبویا اور سورہ ”قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ“ اور سورہ ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ پڑھا
یہاں تک کہ وہ درد ختم ہو گیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۲۳۵۲۲ مطبوعہ بیروت)

بینائی کی کمزوری کا علاج:

س:-

نابینا شخص کی بینائی لوٹانے کے لیے نابینا شخص کو رسول اللہ ﷺ نے
جو صلوة الحاجت سکھائی تھی وہ کون سی ہے؟

ج:-

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ
عنه سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض کیا میری بینائی ختم ہو گئی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا
فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو
پھر یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ
 بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ
 إِنِّي أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي
 بَصَرِي

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
 اور میں تیری طرف تیرے رحمت والے
 نبی (سیدنا) محمد ﷺ کے وسیلہ سے توجہ
 کرتا ہوں اے محمد ﷺ میں اپنے رب
 کی طرف اپنی بینائی واپس لوٹانے میں
 تمہیں سفارشی ٹھہراتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ تھوڑی ہی دیر بعد وہ نابینا شخص واپس آئے ایسے
 لگ رہا تھا جیسے کبھی ان کی بینائی ختم ہوئی ہی نہ تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 : اگر تمہیں کوئی حاجت ہو تو تم بھی اسی طرح کر لیا کرو۔

جسم درد کا علاج:

س:-

جسم میں درد اور تکلیف والے شخص پر کونسا دم کیا جائے؟ حدیث پاک
 کی روشنی میں بیان کریں۔

ج:-

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول
 اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم
 میں درد ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسم کے جس حصہ میں تمہیں درد
 اور تکلیف ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ کہو اور سات بار یہ کہو:

أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِدُ میں اللہ کی ذات اور قدرت سے اس چیز
وَإِحَادٍ (مسلم) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو میں

پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔

مصیبتوں کا علاج:

س:-

انسان کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو اس کا علاج کیسے کیا جائے؟ حدیث
مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں جواب دیں۔

ج:-

حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس
فحش کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ
أَجْرِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي
وَالِے ہیں اے اللہ میری مصیبت میں
خَيْرًا مِنْهُ

اجر عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر اس کا
(احمد)

نعم البدل عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ اس کو اجر بھی عطا فرمائے گا اور اس چیز کا نعم البدل بھی عطا

فرمائے گا۔

پریشانیوں کا حل:

س:-

مصیبت اور پریشانیوں کا حل کیسے کیا جائے؟ حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں بیان کریں۔

ج:-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مصیبت کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

اللہ عظیم حلیم کے سوا کوئی عبادت کا	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ
مستحق نہیں ہے اللہ عرش عظیم کے رب	إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا
کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے	اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَدَبُّ الْأَرْضِ
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت	وَدَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
نہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے	(بخاری و مسلم)
اور عرش کریم کا رب ہے۔	

غم کا علاج:

س:-

غم کا علاج کیا ہے؟ ہدی مصطفوی ﷺ سے بیان کریں۔

ج:-

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی غم اور پریشانی لاحق ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ ابْنُ اُمَّتِكَ
 ناصيتيْ بيدك ماضٍ فيّ حُكْمُكَ
 عدلٌ فيّ قضاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ
 اسمٍ هوَ لَكَ سَمِيَةٌ بِهٖ نَفْسِكَ اَوْ
 اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا
 مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَاثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ
 الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِيْعَ
 قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ
 وَفَهَابَ هَيْبِيْ (احمد)

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیری
 بندی کا بیٹا ہوں میری پریشانی تیرے
 دست قدرت میں ہے تیرا حکم میرے
 بارے میں نافذ ہے میرے بارے میں
 تیرا فیصلہ عدل و انصاف والا ہے اور میں
 تجھ سے تیرے ہر ایسے نام کے ساتھ
 جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے یا اس
 نام کو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے
 یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا
 اپنے علم غیب میں تو اس نام کے ساتھ
 مستقل ہے، سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن
 کریم کو میرے دل کی بہار میرے سینہ کا
 نور، میری پریشانی کا جلاء اور میرے
 غموں کو مٹا دینے والا بنا دے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم اور تمام

پریشانیوں کو دور فرما کے ان کو خوشیوں میں تبدیل فرما دے گا۔

قرض کی ادائیگی کا آسان وظیفہ:

س:-

قرض ادا کرنے کا علاج حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بیان کریں۔

ج:-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ابو امامہ نامی ایک انصاری شخص بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو امامہ کیا وجہ ہے آج میں تمہیں اس وقت مسجد میں دیکھ رہا ہوں؟ حالانکہ ابھی نماز کا وقت تو نہیں ہوا، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، کچھ قرضوں نے مجھے گھیر لیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں اگر تم وہ کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم اور قرضوں کو ختم کر دے گا عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا: صبح و شام یہ پڑھا کرو:

اے اللہ! غم اور پریشانی عجز اور سستی	اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ
بزدلی اور کنجوسی، قرضہ کے غلبہ اور	وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ
لوگوں کے غلبہ سے میں تیری پناہ	وَالْكُسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ
مانگتا ہوں۔	وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ

وَقَهْرِ الرَّجَالِ (ابوداؤد)

کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے میرے تمام قرضے ختم کر دیئے۔

س:-

غم اور پریشانیوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے حدیث رسول ﷺ سے بیان کیجئے؟

ج:-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو غموں اور پریشانیوں نے گھیر رکھا ہو وہ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کثرت سے پڑھے۔

ایک روایت میں ہے: لا حول ولا قوۃ الا باللہ، جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (ترمذی و بخاری و مسلم)

گھبراہٹ اور بے چینی کا علاج:

س:-

گھبراہٹ اور بے چینی کا علاج کیا ہے؟ حدیث مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں بیان کریں۔

ج:-

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ

نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ رات کو بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آتی، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو یہ پڑھ لیا کرو:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا
 أَظْلَتُ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا
 أَقْلَتُ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا
 أَظْلَتُ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ
 خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ
 عَلَيَّ أَوْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارِكَ
 وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ
 سایہ فگن ہیں کے پالنے والے اور ساتوں
 زمینوں کے پالنے والے اور جن کو انہوں
 نے اٹھایا ہوا ہے شیاطین اور جن کو انہوں
 نے گمراہ کیا کے رب اپنی تمام مخلوق کے
 شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے
 کوئی چیز مجھ پر زیادتی اور ظلم کرے
 تو غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے
 تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

آگ بجھانے کا وظیفہ:

س:-

آگ کے شعلہ کو کیسے بجھایا جائے؟ ہدی محمد ﷺ سے بیان کریں۔

ج:-

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

اذا رأيتم الحريق فكبروا فان
التكبير يطفئه (زاد المعاد)
جب تم آگ کے شعلے بھڑکتے ہوئے
دیکھو تو تکبیر (اللہ اکبر) کہو کیونکہ تکبیر
آگ کو بجھا دیتی ہے۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین
والحمد لله رب العالمین

تمت بالخیر

جمعۃ المبارک ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ

۱۷ ستمبر ۲۰۱۴ء

بعد صلاة العشاء الآخرة فی مكتب الجامعة الاسلامیة

وانا العبد الضعیف الراجی رحمة ربه الباری

محمد اللہ بخش التونسوی عفا اللہ عنه

المدرس بالجامعة الاسلامیة بلاهور

رقم الجوال

0333.4504953

0300.0656804

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

مصادر و مراجع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

نمبر شمار	مصادر ومراجع
١-	القرآن الكريم
٢-	السيرة النبوية لابن هشام قدم لها وعلق عليها وضبطها طه سعيد الرءوف سعد دار الجيل طبعة بيروت (١٣٩٥هـ - ١٩٤٥م)
٣-	محمد ﷺ الانسان الكامل تأليف الدكتور السيد محمد علوي المالكي رحمه الله دار الشروق للنشر والتوزيع والطباعة الثانية (١٣٠٢هـ)
٤-	مختصر سيرة الرسول ﷺ محمد بن عبد الوهاب دار العربية للطباعة والنشر والتوزيع - بيروت (١٣٨٤هـ) كتب المقدمة محمد حامد الفقي
٥-	سيدنا محمد رسول الله ﷺ شمائله الحميدة وخصاله المجيدة بقلم عبد الله سراج الدين - (توزيع جمعية التعليم الشرعي - حلب - ١٣٠٢هـ - الطبعة الثالثة)
٦-	محمد رسول الله ﷺ منهم ورسالة - بحث والتحقيق محمد الصادق ابراهيم العرجون - دار القلم - دمشق - الطبعة الاولى (١٣٠٥هـ)

٤-	السيرة النبوية دروس وعبر لدكتور مصطفى السباعي (المكتب الاسلامي- الطبعة الخامسة- ١٣٠٠هـ)
٨-	السيرة النبوية تأليف ابو الحسن علي الحسن الندوي- (رادالشروق- جدة- الطبعة الثالثة- ١٣٠١هـ)
٩-	المواهب اللدنية بالمنح المحمدية تأليف العلامة احمد بن محمد العسقلاني تحقيق صالح احمد الشامي- (المكتب الاسلامي- بيروت- الطبعة الاولى- ١٣١٢هـ- ١٩٩١)
١٠-	تاريخ الخميس في احوال انفس النفيس تأليف الشيخ حسين بن محمد الحسن الديار البكري (مؤسسة شعبان للنشر والتوزيع- بيروت)
١١-	مختصر صحيح المسلم للامام ابي الحسن مسلم بن حجاج القشيري النيسابوري للامام النووي تحقيق محمد ناصر الدين الباني- الكتب الاسلامية- بيروت- الطبعة الخامسة ١٣٠٥هـ-
١٢-	علموا اولادكم محبة الرسول ﷺ للدكتور محمد عبده يماني ١٣٠٤هـ- دارالقبلة للثقافة الاسلامية- جدة- مؤسسة علوم القرآن- بيروت الطبعة الاولى
١٣-	علموا اولادكم محبة آل بيت النبي ﷺ للدكتور محمد عبده يماني ١٣٠٤هـ- دارالقبلة للثقافة الاسلامية- جدة- مؤسسة علوم القرآن- بيروت الطبعة الاولى ١٣١٢هـ-

١٣- مناهل العرفان في علوم القرآن بقلم الشيخ محمد عبد العزيز

الزرقاني دارالكتب العربية - الطبعة الثالثة - عيسى البابي الحلبي
وشركاؤه

١٥- عائشة أم المؤمنين دراسة وتحليل لحياتها الحافلة

وشخصيتها الفاضلة على ضوء الكتاب والسنة (بحث مقدمة لنيل
درجة الماجستير) من الطالبة - جواهر محمد سرور ياسلوم - ١٣٢٠هـ -

١٦- المرء مع من احب تأليف ابو محمد الشريف عبد الله بن منسى

العبدلي الطبعة الاولى ١٣١١هـ -

١٧- التاريخ القويم لمكة والبيت الكريم تأليف الشيخ محمد طاهر

الكردي المكي - الطبعة الاولى - ١٣٨٥هـ - مكتبة النهضة الحديثة -
مكة المكرمة -

١٨- دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين تأليف محمد بن علان

الصدیقی الشافعی الأشعري المكي وضع بأعلى الصحائف كتاب
رياض الصالحين للام محيي الدين ابي زكريا يحيى بن شرف
النووي دارلكتب العلمية - بيروت - الطبعة الثالثة -

١٩- الخصائص النبوية المسماة فتح الكريم القريب شرح النموذج اللبيب

في خصائص الحبيب تأليف السيد محمد بن احمد بن عبد الباري
الاهدل الناشر مكتبة جدة - الطبعة السادسة -

- ٢٠- تاريخ المسجد النبوي الشريف تأليف محمد الياس عبد الغنى
الطبعة الاولى - ١٣١٦هـ -
- ٢١- عظيم قدرة عليه السلام ورفعة مكانته عند الله عزوجل تأليف الدكتور
خليل ابراهيم ملا خاطر - الطبعة السادسة - دارالقبلة الاسلامية -
جدة -
- ٢٢- المنتقى المختار من كتاب الاذكار للامام النووي اختيار وترتيب
الشيخ محمد علي الصابوني دارالقلم دمشق - الطبعة الاولى
- ٢٣- الانوار المحمدية من المواهب اللدنية تأليف يوسف بن اسماعيل
النبهاني المطبعة الادبية - بيروت ١٣١٠هـ -
- ٢٤- مسند الامام احمد بن حنبل تحقيق عبد الله بن محمد الدويش -
طبعة دارالفكر
- ٢٥- الترغيب والترهيب من الحديث النبوي الشريف تأليف الحافظ
ذكي الدين بن عبد العظيم بن عبد الهادي المنذرى - ضبط
احاديثه وعلق عليها الدكتور مصطفى محمد عمارة دارالايمان
بيروت - الطبعة الثالثة

٢٦- الطب النبوي لشمس الدين محمد بن ابي بكر بن ايوب الدمشقي
ابن القيم الجوزية راجع الاصل وصححه واشرف على التعليقات
عبد الغنى بن خالق وضع التعليقات الطيبة الدكتور عادل الازهرى
رئيس الامراض الباطنية بالمستشفى الملك وخرج الاحاديث محمود
فرج العقدة من علماء الازهر دارالكتب العلمية- بيروت

٢٧- عارضة الاحوذى بشرح صحيح الترمذى للامام الحافظ ابن العربى
المالكي دارالكتب- بيروت

٢٨- المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى تاليف العالم احمد
بن محمد بن على المقرئ الفيومى عام ٤٤٠هـ
تحقيق الدكتور عبد العظيم الشناوى استاذ علم النحو والصرف
بكلية اللغة العربية جامعة الازهر

٢٩- جلاء الافهام فى الصلاة على خير الانام تاليف شمس الدين ابي
عبد الله محمد بن ابي بكر الزرعى ثم الدمشقي المعروف بابن
القيم الجوزية- دارالكتب العلمية- بيروت- لبنان- توزيع مكتبة
عباس احمد الباز مكة المكرمة

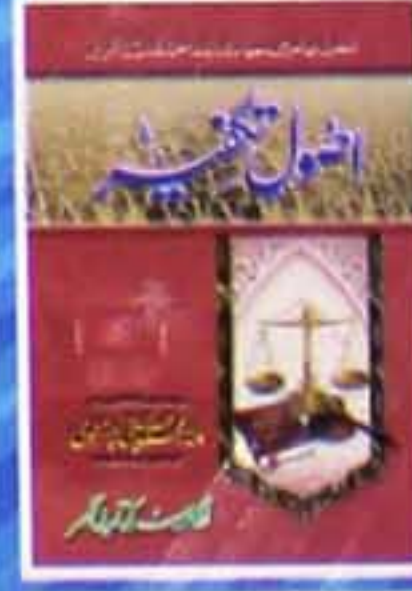
اسلامی نصاب

مؤلف

عباس علی انجم قادری

فاضل

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور



نظامیہ کتاب گھر



زمبابوہ سٹریٹ ۳۰ اردو بازار لاہور Cell: 0301-4377868